اور اللہ (کی خوشنودگی) کیلئے حج اور عمرہ پورا کرو۔ (البقرہ ۱۹۶)

مناسِک حج وعمرہ



ریحانہ جوہر ایم ایس سی، ایم اے اسلامیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

(ترمذی 3585)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مناسکِ حج وعمرہ

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

اس کتاب میں حج وعمرہ کے فضائل اور مناسک کو تفصیلاً اور چارٹ کی شکل میں مختصراً بھی قرآن وسنت کی روشنی میں دیے گئے ہیں۔ احکام جنایات، حج بدل، زیارتِ روضہ اقدس اور ضروری اصطلاحات مستند حوالہ جات کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔

مؤلفہ: ریحانہ جوہر (اسلامک سکالر ومحققہ)
ایم ایس سی، ایم اے علوم اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ (آل عمران:97)

"اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔"

کتاب : مناسک حج وعمرہ

مؤلفہ : ریحانہ جوہر (اسلامک سکالر ومحققہ)
ایم ایس سی، ایم اے علوم اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی)

نظر ثانی : انجینئر جوہر

طبع : اپریل 2026ء

صفحات : 128

پرنٹر : تایا پرنٹنگ پریس، 43-رٹی گن روڈ، لاہور
(0300-4554353 , 0315-4254353)

رابطہ کے لیے : +92 345-4411022, +92 300-4212219

کتاب کی مکمل pdf کاپی ڈاؤن لوڈ کرنے اور سوشل میڈیا کے لنکس کے لیے موبائل کیمرے سے QR Code اسکین کریں۔

QurbeEllahi@gmail.com qurbeellahi.com

linktr.ee/qurbeellahi

facebook.com/qurbeellahi

youtube.com/@qurbeellahi

instagram.com/qurbeellahi

یہ کتاب اللہ کی رضا کے لیے مفت تقسیم کی جاتی ہے

فہرست مضامین

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

طواف کا طریقہ

سعی کا بیان

سعی کا مسنون طریقہ

حلق اور قصر کا بیان

8 ذی الحجہ حج کا پہلا دن

9 ذی الحجہ حج کا دوسرا دن

10ذی الحجہ (یوم نحر) حج کا تیسرا دن

11 ذی الحجہ حج کا چوتھا دن

12 ذی الحجہ حج کا پانچواں دن

❁❁❁❁❁

ماخذ

قرآن پاک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، شعب الایمان، ردمختار، فتاویٰ عالمگیری، علم الفقہ، الباب المناسک، نور الایضاح، حج کا انسائیکلوپیڈیا وغیرہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مؤلفہ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

قرآن پاک اور احادیث سے حج کی فرضیت، افادیت اور فضیلت ثابت ہے جس کی وجہ سے ہر مسلمان کے دل میں خواہش وتڑپ ہوتی ہے کہ وہ بھی اس مقدس فریضے کو احسن طریقے سے ادا کرنے کا علم حاصل کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ مجھ سے حج کا طریقہ سیکھو۔“ (صحیح الجامع: 7882) یہ کتاب اسی حکم کے مطابق حجاج کرام کی سہولت کے لیے آسان زبان، مختصر انداز اور آسان ترتیب کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ لاعلمی کی وجہ سے بہت سی کوتاہیاں اور غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے اجر میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ مجھ ناچیز نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ کیوں نہ ایسی کتاب تالیف کی جائے جس میں عمومی غلطیوں و کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہو اور عازمین حج و معتمر حضرات ان غلطیوں سے بچ سکیں۔

اس لیے حج وعمرہ کے فرائض، واجبات، سنتیں اور مستحبات ترتیب سے مرحلہ وار بیان کیے گئے ہیں۔ حج اور عمرہ کے افعال، ادائیگی کا طریقہ نہایت مفصل، عام فہم اور آسان زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔ جن مسائل سے عموماً واسطہ پڑتا ہے وہ آسان اور مختصر انداز میں تحریر کردیئے گئے ہیں حرم اور مسجد حرام کے بعض مقامات جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔ میقات اور حدود حرم کی معلومات اور اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے حج یا عمرہ کے احکام کی خلاف ورزی کی جنایات بھی دی گئی ہیں۔ حج کا فلسفہ، حکمتیں، فوائد اور حج بدل کی شرائط بھی شامل کی گئیں ہیں تاکہ قارئین کے علم میں اضافہ ہو۔ اس کتاب کا مواد مستند کتب اور احادیث سے لیا گیا ہے۔ اُن کے حوالہ جات دیے گئے ہیں۔ اکثر مقامات پر شرعی اور منطقی دلائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ عمرہ وحج کے طریقے اور افعال کی ادائیگی کو مختصر کر کے ایک چارٹ کی شکل میں علیحدہ سے شامل کردیا گیا ہے، تاکہ یاد رکھنا اور ادائیگی آسان ہوجائے۔ کتاب کے آخر میں کچھ مسنون دعائیں دی گئی ہیں۔ آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور یہ کتاب حجاج کرام اور معتمرین حضرات کے لیے مفید ہو اور رہنمائی کا باعث بنے۔ آمین

ریحانہ جوہر

یکم مئی 2018ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج کا بیان

حج کے لغوی وشرعی معنیٰ:

حج کے لغوی معنی زیارت کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد وہ جامع عبادات اور اعمال ہیں جو مکہ مکرمہ پہنچ کر مسلمان مخصوص اوقات میں خاص طریقوں سے انجام دیتے ہیں۔

حج کا فلسفہ حکمتیں اور فوائد

باقاعدہ سلسلہ حج کا آغاز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے کوئی تین ہزار سال قبل ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مقرر کردہ حج کے طریقوں میں تحریف اور تبدیلی کی جانے لگی اور اس کی شکل مسخ ہوتی چلی گئی اس کا ذکر قرآن پاک کی کئی آیات میں آیا ہے۔سورۃ انفال آیت 35 میں دور جہالیت میں اہل عرب کا طواف کعبہ برہنہ ہو کر تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے ہوئے کرنے کا ذکر آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی منشا کے مطابق حج کی ان قبیح اور بے ہودہ رسموں کا قلع قمع کر دیا۔

حج میں دینی اور دنیاوی بے شمار فوائد ہیں قرآن پاک میں سورۃ حج آیت 18 میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ''اس میں دونوں فائدے ہیں۔'' حج اور عمرہ کے نتیجہ میں انسان کا نفس گناہوں کے اثرات سے پاک ہو جاتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے اعزازات حاصل کرنے کا اہل اور مستحق بن جاتا ہے۔

سورہ البقرہ کی آیات 196 تا 200 میں مناسک حج بیان ہوئے ہیں۔

مناسک حج کا فلسفہ قرآن حکیم کی ان آیات کریمہ سے جھلکتا نظر آتا ہے۔

☆ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے۔“ (البقرہ 158)

☆ ”یہی (حکم) ہے اور جو شخص شعائر اللہ (اللہ کی نشانیوں) کی تعظیم کرتا ہے تو یہ تعظیم دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔“ (الحج 32)

شعائر اللہ کی تعظیم اور ان کا ادب کا اللہ کی نظر میں اتنا مقام ہے کہ اسے دلوں کے تقویٰ (پرہیز گاری) سے تعبیر کیا ہے ورنہ پہاڑ، پتھر اور قربانی کے جانوروں کی حیثیت عام چیزوں جیسی ہے لیکن اللہ کے محبوب اور مقبول بندوں کی نسبت ہونے کی بنا پر ان کی تعظیم و ادب اتنی بڑی عبادت بن گئی کہ اسے دلوں کے تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے اور مناسکِ حج کا جز بنا دیا گیا ہے۔

سعی کی حکمت:

دنیا کے لاکھوں پہاڑوں میں سے صفا و مروہ کو اللہ کی نشانیاں قرار دینے کی حکمت یہ ہے اس کے پیچھے وہ سچی داستان ہے جس کے مرکزی کردار حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جن کی آزمائش اور امتحان کے واقعات کو اللہ نے حج کی صورت میں قیامت تک جاری وساری کر دیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا (وہ ملک شام میں رہتے تھے) جاؤ اپنے شیر خوار بیٹے اور بیوی کو مکہ معظّمہ چھوڑ آؤ۔ اس وقت مکہ معظّمہ بالکل چٹیل میدان تھا، وہاں نہ کوئی عمارت نہ آدم زاد۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور شیر خوار بچے کو وہاں چھوڑ دیا ساتھ ہی تھوڑی کھجوریں اور پانی رکھ دیا۔ بیوی نے بار بار سوال کیا آپ ہمیں یہاں کیوں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ نے صرف اتنا جواب دیا: ”اللہ کے حکم پر۔“ تب بیوی نے کہا کہ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ کچھ آگے جا کر ابراہیم علیہ السلام نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی:

ترجمہ: ''اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں۔ اے میرے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ شوق اور محبت کے ساتھ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں کھانے کو پھل دے تاکہ وہ شکر بجالاتے رہیں۔'' (ابراہیم: 37)

لہٰذا وہ اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہوگیا تو ان کے جسم سے دودھ بھی خشک ہوگیا بچے کو بھوک کی شدت محسوس ہونے پر ماں کی ممتا بے قرار ہوگئی۔ تو وہ پانی کی تلاش میں قریب ترین پہاڑیاں صفا اور مروہ کے درمیان دیوانہ وار دوڑنے لگیں کہ شاید کہیں پانی کا چشمہ مل جائے اس بے چینی کی کیفیت میں انہوں نے سات چکر لگائے اور نشیبی جگہ سے گزرتے ہوئے بچہ نظروں سے اوجھل ہوجاتا تھا لہٰذا وہاں سے وہ دوڑ کر گزرتی تھیں۔

حضرت ہاجرہ علیہاالسلام آخری مرتبہ جب مروہ پر تھیں کہ انہیں ایک آواز سنائی دی اچانک زمزم کی جگہ ایک فرشتہ نظر آیا جس نے اپنے پَر سے زمین کھودی وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جسے ''آب زمزم'' کہتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ علیہاالسلام نے چشمہ کے گرد منڈیر بنا کر اسے حوض کی شکل دے دی لہٰذا خود بھی زمزم پیتیں اور بچہ کو بھی اطمینان سے دودھ پلاتی تھیں۔ آب زمزم بابرکت خوراک بھی ہے اور بہت سی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ (بخاری، مسلم) اللہ تعالیٰ کو سیدہ ہاجرہ علیہاالسلام کی صبر اور عاجزی اتنی پسند آئی کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو مناسک حج میں شامل کر دیا۔ (بخاری: 3364)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ مدت کے بعد قبیلہ ''بنوجرہم'' کے کچھ لوگ وادی کے نشیب سے گزرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے۔ انہوں نے سوچا یہاں ضرور پانی ہوگا۔ جب جا کر دیکھا تو واقعی پانی موجود تھا۔ انہوں نے حضرت ہاجرہ علیہاالسلام سے اجازت لے کر پورا قبیلہ وہاں رہائش پذیر ہوگیا۔ بالغ ہونے کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نکاح قبیلہ جرہم ہی کی ایک لڑکی سے ہوگیا۔ اسی عرصہ میں حضرت ہاجرہ علیہاالسلام کا انتقال ہوگیا۔ (بخاری: 3364، 3365)

قربانی اور رمی کی حکمت:

قربانی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی سچی اور قلبی قربانی کی یادگار ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور بیٹے کی خیریت معلوم کرنے کے لیے شام سے تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تشریف لائے تو خواب میں انہیں اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دو تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام (عمر 13 سال) کو لے کر منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔ شیطان نے کوشش شروع کر دی کہ اس حکم پر عمل نہ ہو۔ لہٰذا جمرہ عقبہ کے قریب شیطان ظاہر ہو گیا تو آپ نے سات کنکریاں ماری، یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، دوسرے جمرہ اور تیسرے جمرہ کے پاس بھی نمودار ہوا تو آپ نے اسی طرح سات سات کنکریاں ماریں۔ اس یاد کو تازہ رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو بھی حج کے مناسک میں داخل کر دیا پھر جب مروہ کے مقام پر باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا اور بیٹا ذبح ہونے کے لیے بخوشی لیٹ گیا اور باپ گردن پر چھری چلانے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے آسمان سے دنبہ لے کر اترے اور باپ بیٹے کی جانثاری کو دیکھ کر بے اختیار کہہ رہے تھے اللہ اکبر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ آواز سنی تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو دنبہ کے آنے کو سمجھ لیا اور انہوں نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ جب اسماعیل علیہ السلام نے ان کلمات کو سنا تو ان کی زبان سے یہ کلمات جاری ہو گئے اللہ اکبر وللہ الحمد. اللہ تعالیٰ کو حمد و ثناء کی یہ ادا اتنی بھائی کہ قیامت تک کے لیے اسے مناسک حج میں واجب قرار دے دیا۔

اس واقعہ کی منظر کشی سورۃ الصافات آیات **102** تا **110** میں ہے۔

ترجمہ: ”جب دونوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا اور ہم نے اسے آواز دی، کہ اے ابراہیم علیہ السلام تم نے خواب کو سچ کر دکھایا، بلاشبہ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ بنا دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم علیہ السلام کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا کہ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو۔

نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' **(سورۃ الصافات: 104 تا 106)**

اللہ تعالیٰ کو باپ بیٹے کی یہ فرمانبرداری اتنی پسند آئی کہ تا قیامت مناسک حج میں جزء عبادت بنا دیا۔ لہٰذا منیٰ کے علاوہ بھی پورے عالم اسلام میں ہر سال **''اس ذبح عظیم''** کی یاد میں کروڑوں جانوروں کی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ صفا ومروہ پر نگاہ ڈالتے ہی ایک مسلمان کے دل میں قربانی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی بندگی کی پوری تصویر نگاہوں میں پھر جاتی ہے۔

کعبہ کی تعمیر کا حکم:

کعبہ جسے اللہ کے حکم سے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے تعمیر کیا تھا **حضرت آدم علیہ السلام** کی اولاد نے اسے آباد کیا یہاں تک کہ طوفان نوح علیہ السلام میں وہ غرق ہو گیا پھر انہی بنیادوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرماتے جاتے تھے۔ جب تعمیر قدرے اونچی ہوگئی تو وہ پتھر لایا گیا جسے **''مقام ابراہیم''** کہا جاتا ہے، اس پر کھڑے ہو کر تعمیر فرماتے تھے اور دونوں یہ دعا پڑھتے جاتے تھے:

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ **(البقرۃ: 127)**

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو بڑا سننے والا بہت جاننے والا ہے۔'' **(بخاری: 3365)**

اس پتھر کی خصوصیت تھی کہ حسب ضرورت اونچا نیچا ہو جاتا تھا۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشان محفوظ ہیں۔ اہل ایمان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ''مقام ابراہیم'' کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔ **(البقرہ: 125)**

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا کہ لوگوں کو حج کی دعوت دو۔ **(الحج: 27)**

تلبیہ: تلبیہ اللہ کی اس پکار کا بندوں کی طرف سے جواب ہے۔ ''اے اللہ میں حاضر ہوں۔''

تعمیر کعبہ کے وقت دونوں باپ بیٹا دو سادہ چادریں زیب تن کیے ہوئے تھے۔ یہ سادہ لباس اللہ کو اتنا پسند آیا کہ حجاج کو حکم دیا گیا کہ اپنے مخصوص لباس اتار کر فقط دو چادریں ایک اوڑھ لیں دوسری باندھ لیں جنہیں ''**احرام**'' کا نام دیا گیا ہے۔

رمل: خانہ کعبہ کے طواف میں حاجیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ پہلے تین چکروں میں ''**رمل**'' (اکڑ اکڑ کر چلنا) کریں اس میں جو حکمت مختلف روایات سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ مسلمان مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد مسلسل جہاد اور ریاضت و مشقت کی بنا پر کمزور ہو گئے تھے، طواف کعبہ کے دوران کفار طعنہ زنی کرنے لگے کہ مدینہ جا کر مسلمانوں کی حالت ابتر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے باخبر کر دیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ کافروں کی بات غلط کرنے کے لیے اکڑ اکڑ کر کندھے ہلا کر چلیں۔ اس وقت سے یہ انداز مناسک حج میں شامل ہو گیا ہے۔

عرفات کی حکمت: ''عرفات'' کے لغوی معنی پہچاننے کے ہیں اور یہ اس یادگار ملاقات کی علامت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے درمیان جنت کے نکالے جانے اور طویل عرصہ کی جدائی کے بعد اس میدان میں ہوئی جس میں انہوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو مقبول بندوں کے اس ملاپ کی اس یاد کو تا ابد زندہ و جاوید رکھنے کے لیے ہر سال نو ذی الحج کو حج کے لیے آنے والے لوگوں کی عرفات میں حاضری کو مناسک حج کا اہم رکن قرار دے دیا۔ مناسک حج اللہ سے محبت، اطاعت اور بندگی اور عشق کا مظاہرہ ہے اور یہ اللہ کی راہ میں قربانیاں دینے اور تکلیفیں اٹھانے والوں کی یاد تازہ رکھنے کا مظہر ہے۔

فوائد حج: حج میں دینی برکات و ثمرات بھی حاصل ہوتے ہیں اس سے عالم اسلام میں دینی رابطے مضبوط ہوتے ہیں اور اس میں دنیاوی فائدے بھی بہت زیادہ ہے۔ اس میں اہل عرب اور مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کی اور دنیا کی معیشت پر اچھے اثرات پڑتے ہیں اور دور دراز سے آئی ہوئی اشیاء کی خرید و فروخت سے مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حج مسلمانوں کا عظیم

الشان اجتماع ہے جو دنیا کو مسلمانوں کی یکجہتی، تعاون اور بھائی چارہ کا ایک مثبت پیغام دیتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: سفر کرو، صحت مند ہو گے۔(رواہ عبدالرزاق)

اصطلاحاتِ حج وعمرہ

آفاقی: میقات سے باہر کے علاقوں میں رہنے والوں کو ''آفاقی'' کہتے ہیں یہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔جیسے پاکستانی، ہندوستانی، عراقی، شامی وغیرہ۔

احرام: حج یا عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کا نام **احرام** ہے۔احرام باندھنے والے مرد کو ''**مُحرم**'' اور عورت کو ''**مُحرمہ**'' کہتے ہیں۔عام طور پر لوگ احرام کی چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں۔

استلام: حجر اسود کو چھونے یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ چومنے کو ''**استلام**'' کہا جاتا ہے۔ طواف کے ہر چکر میں استلام کرنا ضروری ہے۔

اشہرِ حج: حج کے مہینے شوال، ذی قعد اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہیں ان مہینوں میں حج کے مناسک ادا کیے جاتے ہیں۔ایام حج سے مراد **8** سے **13** ذی الحج۔**(البقرہ: 197)**

اضطباع: طواف کے وقت احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو ''**اضطباع**'' کہتے ہیں۔طواف کے سات چکروں میں اضطباع سنت ہے۔

(ابن ماجہ: 2954)

ایّام تشریق: 9 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ تک کے ایّام کو ''**ایّام تشریق**'' کہتے ہیں۔ان پانچوں ایّام میں فرض نمازوں کے فوراً بعد تکبیر تشریق کم از کم ایک بار پڑھنا واجب ہے۔

بیت اللہ: یہ عبادت الٰہی کے لیے دنیا کا پہلا گھر ہے اللہ کے عرش کے نیچے فرشتوں کے طواف اور عبادت کے لیے ''بیت المعمور'' اور زمین پر مومنوں کے لیے ''بیت اللہ'' ہے۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ تمحید: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تکبیر تشریق:

نبی ﷺ نے فرمایا عشرہ ذی الحجہ میں بہت زیادہ یہ تکبیر کہو۔(طبرانی)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

جبل نور: وہ پہاڑ ہے جس میں ''**غارِحرا**'' ہے جہاں نبی ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی یہ منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں آتا ہے۔

جبل الثور/غارثور: جبل ثور مکہ مکرمہ سے تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اس پہاڑ کی مشہور''**غارثور**'' میں آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ متواتر تین راتیں قیام فرمایا تھا۔

جبل رحمت: عرفات میں ایک پہاڑی ہے جہاں آنحضرت ﷺ نے وقوف فرمایا تھا۔

جبل قزح: مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔

جنایت: ممنوعات احرام اور احکام حج کی خلاف ورزی کو''**جنایت**'' کہا جاتا ہے۔

جمرات و رمی: منیٰ میں جن تین ستونوں (**جمرہ عقبہ، جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ**) پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان ستونوں کو''**جمرات**'' کہتے ہیں اور کنکریاں مارنا''رمی'' کہلاتا ہے۔

جنت البقیع: مدینہ منورہ میں موجود **قبرستان** ہے۔ یہاں **اصحاب رسول**، اہل بیت رسول اور کئی معزز شخصیات دفن ہیں۔

جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا وہ قبرستان جہاں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے، خاندان کے لوگ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں۔

حجر اسود: یہ سیاہ پتھر کعبہ کی دیوار میں نصب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ''**حجر اسود**'' اور ''**مقام ابراہیم**'' جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔(**ترمذی: 878**) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حجرِاسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ **(بخاری: 1597)** نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حجرِاسود کا استلام کیا اس نے اللہ کے ہاتھ پر مصافحہ کیا۔'' **(ابن ماجہ: 6957)**

حرم: مکہ مکرمہ شہر کے چاروں طرف کی زمین حرم کہلاتی ہے۔ جس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا اور گھاس وغیرہ اکھیڑنا حرام ہے۔ اس کی حدود پر چاروں طرف نشان لگے ہوئے ہیں۔ حرم کے اندر رہنے والوں کو ''**اہلِ حرم**'' یا ''**مکی**'' اور **میقات** کے اندر رہنے والوں کو ''**میقاتی**'' کہتے ہیں۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی دیوار کی طرف نیم دائرہ جگہ ہے اس کے باہر دیوار ہے یہ جگہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ دورِ جاہلیت میں قریش نے دوبارہ تعمیر کعبہ کے وقت خرچ میں کمی کے باعث اسے باہر چھوڑ دیا تھا اور اس کے اندر داخل ہونا کعبہ شریف میں داخل ہونا ہے۔ طواف کرتے وقت حطیم کے اندر سے نہیں گزرنا چاہیے۔

حل: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حرم سے باہر اور میقات کے اندر والی زمین کو ''حل'' کہتے ہیں حل میں رہنے والوں کو ''**اہلِ حل**'' یا ''**حلی**'' اور ''**حرم**'' میں رہنے والے کو ''**اہلِ حرم**'' کہتے ہیں۔

دم: غلطی سرزد ہو جانے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ دم ہے۔ ''دم'' سے مراد ایک سال کی بکری یا بھیڑ ہے یا اونٹ یا گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ بھی اس کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔

رمل: طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ اکڑ کے شانے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیزی سے چلنے کو ''**رمل**'' کہتے ہیں۔ طواف میں رمل سنت ہے۔ **(بخاری: 1603)**

شوط: **شوط** کے معنی ہیں چکر لگانا بیت اللہ کے گرد ایک چکر لگانا ''**شوط**'' کہلاتا ہے۔

طواف: بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو ''**طواف**'' کہتے ہیں۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ کو **مطاف** کہتے ہیں۔

عرفات: مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب طائف کے راستے پر تقریباً 21 کلومیٹر دور وسیع و

عریض میدان ہے اس کو **"میدان عرفات"** کہتے ہیں جو حرم کی حدود سے باہر ہے۔ 9 ذی الحجہ کو حجاج کرام یہاں جمع ہوتے ہیں۔

قارن: حج قران کرنے والے کو **"قارن"** کہتے ہیں حج قران حج افراد اور حج تمتع سے افضل ہے۔

کفارہ: کسی شرعی کوتاہی کی تلافی کے لئے شریعت نے جو عمل بتایا ہے اسے **"کفارہ"** کہتے ہیں۔

محرَم: ایسے رشتے دار کو کہتے ہیں جس سے زندگی میں کبھی بھی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا ہو۔ جیسے حقیقی بھائی، باپ، دادا، تایا، چاچا وغیرہ۔ عورت کے لئے سفرحج میں شوہر یا محرَم کا ہونا ضروری ہے۔

متمتع: حج تمتع کرنے والے کو **متمتع** کہتے ہیں۔

مستجاب: رکن یمانی اور رکن اسود (حجر اسود) کی درمیانی دیوار کو **"مستجاب"** کہتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہاں پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو دعا پر آمین کہتے ہیں۔

مسجد خیف: میدان منیٰ کے شمال کی جانب ایک بہت بڑی مسجد ہے۔ نبی ﷺ نے یہاں حج کے موقع پر پڑاؤ ڈالا تھا۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے جن میں سعی کرنے والے مرد دوڑ کر گزرتے ہیں۔

مشعر الحرام: مزدلفہ میں ایک مسجد کا نام ہے نیز مزدلفہ کے پہاڑ جبل قزح کو بھی **"مشعر الحرام"** کہا جاتا ہے۔

مطاف، مسعٰی: طواف کرنے والی جگہ کو **مطاف** کہتے ہیں، یہ بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو **مسعٰی** کہتے ہیں۔

معتمر: عمرہ کرنے والے کو **معتمر** کہتے ہیں۔

مفرد: جو شخص صرف حج کا احرام باندھے اس کو **مفرد** کہتے ہیں اور ایسے حج کو **"حج افراد"** کہتے ہیں۔

مقام ابراہیم: کعبہ کے قریب حطیم کے سامنے ایک پتھر شیشے کے فریم میں بند ہے اس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی تھی۔ آج بھی اس پتھر پر حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان باقی ہیں۔

ملتزم: حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی دیوار کو ''**ملتزم**'' کہتے ہیں اس کا عرض تقریباً دو میٹر ہے۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔ **(المعجم الکبیر طبرانی: 11873)**

میزاب رحمت: حطیم کے اندر خانہ کعبہ کی چھت پر بارش کے پانی کے لئے ''**پرنالہ**'' ہے جو سونے کا ہے اس کے نیچے کھڑے ہوکر دعا مانگنی چاہئے یہ دعا کی مقبولیت کی جگہ ہے۔

میقات: وہ مقام ہے جہاں سے حج وعمرہ کرنے والوں کو بغیر احرام آگے جانا جائز نہیں، یہاں سے حج وعمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

وادی محسر: مزدلفہ کے متصل ہی ایک میدان کا نام ہے یہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ حاجیوں کو یہاں سے دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے۔

وقوف: وقوف کے لفظی معنی ''**ٹھہرنے**'' کے ہیں اور حج کے مناسک میں عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا مراد ہے۔

احکامِ شرعیہ کی قسمیں

فرض: وہ حکم شرعی جس کا ثبوت یقینی اور قطعی دلیل سے بلا شبہ ثابت ہو جیسے قرآن کی کوئی واضح آیت یا متواتر حدیث۔ اس کا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جو شخص کسی عذر کے بغیر ترک کردے تو وہ فاسق ہے اور مستحق عذاب ہے۔ فرض کی دو قسمیں ہیں: (1) فرض عین (2) فرض کفایہ۔

فرض عین: جس کا کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے مثلاً نماز پنجگانہ، نماز جمعہ، رمضان کے روزے وغیرہ۔

فرض کفایہ: جس کا ادا کرنا ہر ایک مسلمان پر ضروری نہیں بلکہ چند لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا۔ اگر ایک آدمی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے مثلاً نماز جنازہ، غسل میت وغیرہ۔

واجب: یہ وہ عمل ہے جس کا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے جو کوئی اسے بغیر کسی عذر کے چھوڑے تو وہ فاسق اور گمراہ ہے۔اس کا ایک بار چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چند بار ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ واجب سنت موکدہ سے زیادہ اہم ہے۔ مثلاً نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کا حکم۔

سُنّت: سنت وہ فعل ہے جس کو نبی ﷺ نے اور صحابہؓ نے کیا ہو اس کی دو قسمیں ہیں سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ۔

سُنّت موکدہ: سنت موکدہ وہ فعل جس کو رسول پاک ﷺ یا صحابہؓ نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو۔ سنت موکدہ ادا کرنے پر ثواب اور ترک کرنے پر عتاب و ملامت ہے۔

سُنّت غیر موکدہ: وہ فعل ہے جو رسول پاک ﷺ یا صحابہؓ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے ترک بھی کیا ہو۔ سنت غیر موکدہ ادا کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر عتاب و ملامت نہیں۔ جیسے چار رکعت قبل از نماز عصر و عشاء۔

مُستحب: وہ عمل ہے جس کو رسُول اللہ ﷺ نے کبھی تو کیا ہو، اور کبھی چھوڑ دیا ہو، اور بزرگان دین نے اس کو اختیار کر لیا ہو۔ مُستحب کے کرنے سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے، مگر ترک سے کوئی ملامت نہیں۔

مُباح: مباح وہ ہے جس کے کرنے اور چھوڑنے میں کچھ ثواب و عذاب نہ ہو۔ بلکہ کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

حرام: حرام وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ قطعی کے ساتھ ثابت ہو۔ حُکم اس کا یہ ہے کہ حرام کو ترک کرنے میں ثواب ہے، اور اس کے کرنے میں عذاب اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کو حلال اور جائز جاننے میں کُفر ہے۔ مثلاً شراب نوشی، زنا وغیرہ۔

مکرُوہ: مکرُوہ، وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ ظنّی کے ساتھ ثابت ہو۔ مکرُوہ کی دو قسم ہیں:

(1) مکروہ تحریمی (2) مکروہ تنزیہی

(1) مکروہ تحریمی: وہ ہے کہ جو حرام کے قریب ہو۔ اِس کا حُکم یہ ہے کہ اِس کو چھوڑنے سے ثواب اور اس کے کرنے سے عذاب ہے۔

(2) مکروہ تنزیہی: وہ ہے جس کے کرنے سے اُس کا چھوڑنا بہتر ہے۔

سفر میں نماز کے احکام (نمازقصر)

جب کسی شخص کا ارادہ **93** کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا ہو تو وہ شرعی طور پر مسافر کہلاتا ہے۔ مسافر کو اپنی بستی (آبادی) سے نکلنے کے بعد فرض نمازوں میں قصر کرنا واجب ہے۔ اگر پوری نماز پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ جب تک سفر میں رہے قصر نماز ہی پڑھے۔ یعنی نماز ظہر، عصر، عشاء کے چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے۔ **(بخاری: 1089)** فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں پوری پڑھے۔ اگر کسی مقام پر **15** دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا ارادہ ہو تو قصر ترک کر کے پوری نماز پڑھے۔ فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں اور نفل چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے اور جو پڑھے اس کے لیے زیادہ فضیلت ہے۔ (عالمگیری) مسافر جب مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو پوری نماز یعنی چار رکعتیں پڑھے گا۔

قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے:

قرآن میں ارشاد ہے ''نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرو۔'' **(البقرہ: 144)**

قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا فرض ہے، اگر کوئی شخص جہاز، ریل یا بس وغیرہ میں سفر کر رہا ہے اور نماز پڑھنی ہے اگر قبلہ کے رخ کا پتہ نہ چل رہا ہو اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو پھر اپنے اندازے سے کام لے کر اس طرف رخ کر لے اگر نماز پڑھنے کے بعد اندازہ غلط نکلا تب بھی نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نماز کے دوران ریل یا بس یا جہاز کے رخ بدلنے کا علم ہو جائے تو نمازی کو چاہیے کہ اسی طرح اپنا رخ بدل کر قبلے کی طرف کر

لے۔ بس، ریل، کار یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں کیونکہ نماز میں قیام فرض ہے۔ البتہ نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے مگر ثواب نصف ہو جائے گا۔

نماز کے مکروہ اوقات:

(1) سورج جب نکلنے لگے اور جب تک اس کی زردی اچھی طرح ختم نہ ہو جائے اور روشنی خوب نہ پھیل جائے۔ **(2)** ٹھیک دوپہر کا وقت جب تک کہ سورج ڈھل نہ جائے۔ **(3)** سورج میں سرخی آجانے کے بعد سے سورج غروب ہو جانے تک کا وقت نماز کے مکروہ اوقات ہیں۔ (بخاری: 586) ان اوقات میں نماز فرض یا واجب یا نفل یا سجدہ تلاوت سب ممنوع ہیں۔ اس مسئلہ کو یوں یاد رکھیں کہ سورج نکلنے سے **20** منٹ بعد اور سورج ڈوبنے سے **20** منٹ پہلے اور زوال کے وقت نماز کی ممانعت کے اوقات ہیں نیز نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک۔ عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل پڑھنے منع ہیں۔

وضاحت: ...... اگر اس دن کی عصر کی نماز کسی وجہ سے تاخیر ہوتی ہے تو سورج میں سرخی آجانے کے وقت بھی پڑھ لینی چاہیے، قضا نہیں کرنی چاہیے۔

سفرِ حج وعمرہ کے آداب

سفرِ حج وعمرہ پر جانے سے پہلے دل کو ہر طرح کی ریا کاری سے پاک کر کے صرف اللہ کی رضا کے لیے حج وعمرہ کا ارادہ کریں۔ زندگی میں نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسے اہم فرائض میں کوتاہیوں اور اپنے چھوٹے بڑے گناہوں کی اللہ سے سچے دل سے توبہ واستغفار کریں۔ نماز پنجگانہ ادائیگی کا خاص اہتمام کریں۔ حج کرنے سے دوسرے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے لہٰذا اگر کسی کا قرض دینا ہو یا امانت واپس کرنی ہو یا کوئی مال ناحق لیا ہو تو اسے واپس کر دیں یا ادائیگی کے لیے کسی کو وصیت کر دیں یا معاف کروالیں۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے مل کر ان سے اپنے قصور معاف کرالیں اور ان سے دعا

کرائیں۔سفر سے پہلے استخارہ کرلینا مستحب ہے لیکن یہ حج کے لئے نہیں۔ حج تو سراسر نیکی ہے۔ بلکہ سفر میں اللہ سے خیر طلب کرنے کے لیے نماز استخارہ کریں۔

سفر میں کنگھا، مسواک، قینچی، سرمہ، تیل، سوئی دھاگہ اپنے ساتھ رکھنا سنت ہے۔ اس کے علاوہ ضرورت کی اشیاء احرام کی چادریں، چپل، پاسپورٹ، ائیر ٹکٹ وغیرہ اپنے ساتھ رکھیں۔ اپنے ہم سفروں کے ساتھ حسن سلوک اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد) لہٰذا اپنے ساتھیوں میں سے زیادہ دینی معلومات رکھنے والے کو امیر بنالیں۔ حج کے احکام سیکھنا فرض ہے اور بغیر سیکھے چلے جانا گناہ ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے صدقہ ودَم لازم آتا ہے۔ زیر مطالعہ کتاب کو اپنے ساتھ رکھیں اور وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کرتے رہیں۔ حج وعمرہ کے تمام مسائل ومراحل اس میں بیان کیے گئے ہیں ان کو ذہن میں رکھیں۔ گھر سے نکلنے سے پہلے حسب توفیق صدقہ کریں اہل وعیال کو اللہ کے سپرد کریں۔ سفر پر جانے سے پہلے اور سفر سے واپسی پر دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔ گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی سورہ القریش اور سورہ قدر پڑھ لیں۔ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

''میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔'' **(ترمذی: 3426)**

اس کتاب میں سفر کی دعائیں دی گئی ہیں انہیں پڑھیں۔ دوران سفر تلبیہ، دعائیں اور درود شریف پڑھتے رہیں۔

حج کی فرضیت واہمیت

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے جس کی فرضیت قرآن اور سنت سے ثابت ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾﴾ (آل عمران : 97)

ترجمہ: ''اس میں واضح نشانیاں ہیں (مثلاً) مقام ابراہیم اور جو اس میں داخل ہوگیا وہ امن والا ہوگیا اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق (یعنی فرض) ہے کہ جو کوئی بیت اللہ تک آنے کی قدرت رکھتا ہو وہ حج کے لیے آئے اور جس نے کفر کی روش اختیار کی وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا کافرانہ روش ہے۔

حج کی فضیلت وترغیب:

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (1) کلمہ شہادت (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں) (2) نماز قائم کرنا (3) زکوٰۃ ادا کرنا (4) خانہ کعبہ کا حج کرنا (5) رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری: 8، مسلم: 93)
- رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔''

(مسلم: 1337)

- رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جسے کسی بیماری نے یا کسی واقعی ضرورت نے یا کسی ظالم حکمران نے نہ روک رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے اور چاہے نصرانی۔'' (ترمذی: 812، الدارمی: 1826، مشکوۃ: 2535)
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے، کمزور، اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے۔''

(بخاری: 2876، نسائی: 2627، ابن ماجہ: 2901)

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''**اللہ عزوجل پر ایمان لانا**۔'' پوچھا گیا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''**اللہ کی راہ میں جہاد کرنا**۔'' پوچھا گیا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: ''**حج مبرور**'' (ایسا عمل جو نیکی اور تقویٰ پر مبنی اور مکمل ہو۔) **(مسلم:83)**

- آپ ﷺ نے فرمایا عورت بغیر محرم حج نہ کرے۔ (دار قطنی)
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اگر اس سے بخشش چاہتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔'' **(ابن ماجہ:2892)**
- ''جس شخص نے اللہ کے لیے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے جنا تھا۔'' **(بخاری: 1521)**
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر حج کے لیے نکلا ہوا شخص فوت ہوجائے تو اللہ قیامت کے دن اسے حج کرنے والے کے برابر ثواب دے گا۔'' **(الترغیب: 1267)**
- ایک شخص عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف کر رہا تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس (سواری) نے اس کی گردن توڑ ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے حنوط (خوشبو) نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ احرام کی حالت میں فوت ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔'' **(مسلم: 2892، نسائی: 2858)**
- رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں کثرت سے تلبیہ پکارا گیا ہو اور خوب خون بہایا گیا ہو۔'' (یعنی قربانی کی گئی ہو) **(ترمذی: 827)**
- رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ ''جس بندے کو میں نے جسمانی صحت اور روزی میں وسعت دی ہے وہ پانچ سال گزرنے کے بعد بھی میرے پاس نہیں آتا (حج و عمرہ نہیں کرتا) تو وہ محروم ہے۔'' **(بیہقی، ابن حبان: 3703)**

حج میں خرچ کرنا:

’’حج پر کیا ہوا خرچ جہاد فی سبیل اللہ میں کیے ہوئے خرچ کے برابر ہے۔ ایک درہم کا اجر سات سو گنا تک ہے۔‘‘ (مسند احمد: 354/5)

حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے:

حج فرض ہونے کی ساری شرائط موجود ہوں تو حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج ایک بار ہے جو اس سے زائد کرے گا تو یہ نفل ہے۔

(ابوداؤد: 1721)

اگر کوئی شخص دوبارہ حج کی نذر مان لے تو اُس کے لیے دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا۔

حج فرض ہونے کے بعد جلد ادا کرنا ضروری ہے:

حج فرض ہوجانے کے بعد فوراً اسی سال ادا کرلینا چاہیے۔ فرض ہوجانے کے بعد بلاوجہ تاخیر کرنا اور ایک سال سے دوسرے سال پر ٹالنا گناہ ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

’’جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اُسے جلدی حج کرنا چاہیے ہوسکتا ہے کہ وہ بیمار پڑ جائے یا سواری گم ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور ضرورت پیش آجائے۔‘‘

(ابن ماجہ: 2883، ابوداؤد: 1732)

سواری گم ہونے سے مراد یہ ہے کہ سفر کے ذرائع باقی نہ رہیں، راستہ پُرامن نہ رہے یا اور کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ پھر حج کرنے کا امکان نہ رہے اس لیے حج فرض ہونے کے بعد جلد ادا کرنا چاہئے۔

حج کے فرض ہونے کی شرائط

شرائط حج یہ ہیں: (1) مسلمان ہونا۔ (2) عاقل ہونا۔ (3) بالغ ہونا۔ (4) استطاعت رکھنا۔ استطاعت سے مراد ہے کہ اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کا خرچ دینے کے بعد گھر سے مکہ مکرمہ تک آمد ورفت اور دوران حج کے دیگر اخراجات رکھتا ہو۔ صحت وتندرستی ہو،

راستہ پرامن ہو، عورت کے لیے محرم یا خاوند ہو۔ **(بخاری: 1862)** (اگر کوئی عورت بغیر محرم کے حج کرے تو حج ہوجائے گا لیکن حدیث کے خلاف کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔) **(5)** زمانہ حج کا ہونا حج کے یہ تین مہینے ہیں شوال، ذیقعد اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن جن میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اگر استطاعت کے بعد ان مہینوں کے آنے سے پہلے کوئی مر گیا تو گنہگار نہیں ہوگا۔ **(6)** عورت کا حالت عدت میں نہ ہونا۔ **(مؤطا امام مالک: 1211)** (عدت چاہے شوہر کی وفات کی ہو یا طلاق کی)

حج کے احکام:

1: فریضہ حج ادا کرنے کے لیے جن لوگوں سے اجازت لینا شرعاً ضروری ہے، مثلاً کسی کے والدین ضعیف یا بیمار ہوں اور اس کی مدد کے محتاج ہوں یا کوئی شخص کسی کا مقروض ہو یا ضامن ہو تو ایسی صورت میں ان سے اجازت لیے بغیر حج کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

2: حرام ذرائع سے کمائے ہوئے مال سے حج کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر اس مال سے حج کرلیا تو فرض ادا ہوجائے گا لیکن حج کا اجر و ثواب حاصل نہ ہوگا۔

3: حج فرض ہوجانے کے بعد کسی نے تاخیر کی اور پھر وہ معذور ہوگیا، نابینا، اپاہج یا سخت بیمار ہوگیا اور سفر حج کے قابل نہ رہا تو وہ اپنے مصارف سے دوسرے کو بھیج کر حج بدل کرائے۔

فرض حج ساقط نہیں ہوگا:

اگر کسی شخص پر حج فرض ہوگیا پھر بھی اس نے حج نہیں کیا پھر حالت بدل گئی اور وہ تنگدست ہوگیا تو تنگدست ہوجانے سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی بلکہ برقرار رہے گی۔ ایسا شخص استطاعت کا انتظار کرے جب استطاعت حاصل ہوجائے تو حج کرے ورنہ موت کے وقت حج بدل کی وصیت کرجائے پھر تہائی ترکہ سے اس کی جانب سے حج بدل کرادیا جائے۔

حج کے فرائض یا ارکان

حج کے فرائض یا ارکان تین ہیں: ان کو ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مخصوص مقام اور وقت میں ادا کرنا ضروری ہے۔ان فرائض میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ جائے تو حج ادا نہیں ہوگا۔دم وغیرہ دینے سے بھی ازالہ نہیں ہوگا۔

(1) احرام: اس میں حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

(2) وقوف عرفات: (ابوداؤد: 1949) **9 ذی الحجہ کے زوال آفتاب کے بعد سے 10 ذی الحجہ کی صبح صادق تک کے دوران کسی بھی وقت عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔اگرچہ ذرا سی دیر کے لیے ہو۔**

(3) طواف زیارت: (الحج: 29، بخاری: 1733) **10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک سر کے بال منڈوا کر یا ترشوا کر طواف کرنا، لیکن 10 ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے۔**

حج کے واجبات

ان واجبات میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے یا بے وقت کیا جائے تو حج تو ادا ہو جاتا ہے البتہ دم (ایک بکرا ذبح کرنا) واجب ہو جاتا ہے۔لیکن دم سے گناہ معاف نہیں ہوگا جب تک توبہ نہ کریں۔

(1) میقات سے احرام باندھنا: (بخاری: 1524، نسائی: 2654) **(الف)** اگر کوئی میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لے تو جائز ہے۔ **(ب)** جو کوئی بغیر احرام باندھے میقات سے آگے بڑھ جائے تو اس پر ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگی۔

(2) 9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہو کر رات مزدلفہ میں ٹھہرنا (البقرۃ: 198، ترمذی: 891) اور وہاں مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

(3) وقوف مزدلفہ: 10 ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کچھ دیر مزدلفہ

میں ٹھہرنا یعنی نماز فجر کے بعد وقوف کی نیت سے ٹھہرنا۔ **(مسلم: 1218)**

(4) صفا و مروہ کے درمیان حج کی سعی کرنا۔ **(مسند احمد: 27911، حاکم: 70/21)**

(5) سر منڈوانے سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی اور 11، 12، 13 کو تینوں جمرات کی رمی۔

(سورہ الفتح: 37، بخاری: 727)

(6) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

(7) قران اور تمتع کا احرام باندھنے والوں کو قربانی کرنا۔

(8) پہلے رمی پھر قربانی اور پھر حلق یا تقصیر تینوں کو ترتیب وار کرنا۔

(9) آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) کے لیے طواف وداع کرنا۔ **(مسلم: 3219)**

حج کی سنتیں

ان کے ترک سے دم لازم نہیں آتا البتہ انسان بہت سے اجر سے محروم ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں۔ **(ابن ماجہ: 1846)**

(1) آفاقی مفرد کو طواف قدوم کرنا اور آفاقی قارن کو عمرہ کے بعد طواف قدوم کرنا

(2) امام کو تین مقام پر خطبہ پڑھنا۔ 7 ذی الحجہ کو مکہ میں ظہر کی نماز کے بعد، 9 ذی الحجہ کو مسجد نمرہ میں نماز سے پہلے اور 11 ذی الحجہ کو منیٰ میں ظہر کی نماز کے بعد۔

(3) 8 ذی الحجہ کو فجر کے بعد مکہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہونا۔ رات کو منیٰ میں قیام کرنا اور منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ (ظہر، عصر، مغرب، عشاء 9 ذی الحجہ کی فجر)

(4) 9 ذی الحجہ کو آفتاب نکل آنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو جانا۔

(5) وقوف عرفات کے لیے غسل کرنا۔

(6) عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا اور صبح کی نماز کے بعد وقوف کرنا۔

(7) آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو چلے جانا۔

(8) منیٰ سے مکہ واپسی پر محصب (مکہ اور منیٰ کے درمیان میدان) کے مقام پر ٹھہرنا اگرچہ

ذرا سی دیر کے لیے ٹھہرے۔ **(مسلم:1312)**

حج مبرور:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **''عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے جو اس کے اور اس سے پہلے عمرہ کے درمیان کیے گئے ہیں اور حج مبرور کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔''** **(ترمذی: 933)** **حج مبرور** سے مراد نیکیوں والا حج ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے سنت کے مطابق کیا جائے اور اس میں کوئی فحش یا بیہودہ بات اور لڑائی جھگڑا شامل نہ ہو علماء کرام کے مطابق حج کے بعد اگر دینی حالت بہتر ہو جائے تو یہ حج مبرور ہے۔

حج کی تین اقسام

عمرہ کو حج میں جمع کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے حج کی تین اقسام ہیں۔ (مسلم: 2921)

(1) حج افراد (2) حج قران (3) حج تمتع

آفاقی کے لیے ان میں سے کسی ایک کی نیت کرنا ضروری ہے۔ ان تینوں اقسام میں حج تمتع نسبتاً آسان ہے فضیلت کے اعتبار سے حج قران تینوں میں سے افضل ہے۔ پھر تمتع پھر افراد۔ **(درمختار، ردالمختار)**

حج اِفراد

اِفراد کے لغوی معنی **اکیلا یا تنہا** کام کرنا۔ حج افراد کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے (شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ کے پہلے دس دن) شروع ہو جانے کے بعد آدمی صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اور اس میں عمرہ کی نیت نہ کرے، مکہ مکرمہ پہنچ کر صرف طواف کرے۔ اس طواف کو **''طواف قدوم''** کہتے ہیں اور یہ طواف **سنت** ہے۔ طواف کے بعد احرام ہی کی حالت میں مکہ مکرمہ میں رہے اور اسی احرام سے حج کرے اور **10 ذی الحجہ** کو **حلق یا قصر** کے بعد احرام کھول لے اب احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ حج اِفراد کرنے والے کو **مفرد** کہتے ہیں۔ اس حج میں عمرہ

شامل نہیں ہے اس احرام سے کوئی عمرہ نہیں کر سکتے، البتہ نفلی طواف کر سکتے ہیں۔ حج اِفراد والے پر قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

غیر آفاقی یعنی اہل مکہ (مکی) اور اہل حل (حلی) مثلاً جدہ وغیرہ اور میقات پر رہنے والے (میقاتی) ان لوگوں کے لیے صرف حج افراد ہے تمتع اور قران نہیں۔ (البقرۃ: 196) اگر تمتع یا قران کریں گے تو دم واجب ہوگا۔

حجِ قِران

قِران کے لغوی معنی ہیں دو چیزوں کو ملانا۔ شرعی اصطلاح میں ''**قِران**'' سے مراد عمرہ اور حج دونوں کو ایک احرام کے ساتھ ادا کرنا ہے اور ایسا شخص حج کے مہینوں میں ایک ہی احرام میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرے، ایسا حج کرنے والے کو ''**قارن**'' کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام میں پہلے عمرہ کرے، یعنی یہ شخص پہلا کام۔ **(1)** بیت اللہ کا طواف کرے اس کے بعد دوسرا کام **(2)** صفا مروہ کی سعی کرے لیکن اس کے بعد تیسرا کام۔ **(3)** سر کے بال آج نہ منڈوائے بس طواف اور سعی کے بعد اس کا عمرہ پورا ہو گیا۔ البتہ اس کا احرام حج تک بندھا رہے گا اور احرام کی تمام پابندیاں برقرار رہیں گی۔ اسی احرام سے یہ حج کرے گا اور **10** ذی الحجہ کو سر منڈوا کر یا بال کٹوا کر احرام کھولے گا۔ **(ابن ماجہ: 2975)** قران والے کے لیے افضل یہ ہے کہ عمرہ کر لینے کے بعد طواف قدوم کر کے حج کی سعی بھی اسی دن کر لے اور نیت کرے کہ یہ حج کی سعی کر رہا ہوں، اب دس ذی الحج کو حج کی سعی نہیں کرنا ہوگی۔ **قارن پر قربانی واجب** ہے اگر قربانی کرنے کی استطاعت نہ ہو تو پھر دس روزے رکھے۔ تین روزے احرام باندھنے کے بعد سے **8** ذی الحجہ تک اور سات روزے ایامِ تشریق (**13، 12، 11** ذی الحج) کے بعد (خواہ مکہ میں رکھے یا گھر آ کر رکھے۔) **(البقرۃ:196)**

حج قِران افضل ہے:

حج قِران افضل ہے۔ بظاہر یہ ایک احرام ہے مگر حکماً دو احرام ہیں لہٰذا اگر اس حج میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا کفارہ بھی دگنا دینا پڑتا ہے احرام کی جنایت پر دو کفارے اور باقی جنایتوں پر ایک کفارہ واجب ہوگا۔ اس لیے اس میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، جو حضرات آخری تاریخوں میں یعنی حج کے قریب مکہ جائیں تو وہ حج قران کا احرام باندھ لیں تو ان کے لیے اچھا موقع ہے۔

احرام کی چادریں بدل سکتے ہیں:

احرام کی چادریں اگر گندی یا میلی ہوں تو بدل لیں مگر اس چادر کی جگہ دوسری چادر ہی باندھیں، سلا ہوا کپڑا نہ پہنیں، چادر کے بدلنے سے احرام پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

حج تمتع

حج کی یہ قسم تمام قسموں میں سب سے آسان ہے کیونکہ اس میں احرام کی مدت مختصر ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں عمرہ کیا جاتا جسے **''عمرہ تمتع''** کہا جاتا ہے اور دوسرے حصے میں حج کیا جاتا ہے عمرہ اور حج ملا کر **''حج تمتع''** کہتے ہیں ایسا حج کرنے والے کو **متمتع** کہتے ہیں، اس میں حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کرنے کی نیت سے احرام باندھیں، مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام سے عمرہ کریں اور عمرہ کے تینوں کام کریں، یعنی **(1)** پہلے بیت اللہ کا طواف کریں۔ **(2)** پھر صفا، مروہ کی سعی کریں۔ **(3)** پھر سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں۔ ان تینوں کاموں کے بعد احرام کھول دیں آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔ اب مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے رہیں، **8** ذی الحجہ کو مکہ سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائیں، **9** کو عرفات آئیں، رات کو مزدلفہ جائیں، **10** ذی الحجہ کو واپس منیٰ آ کر پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کریں۔ پھر حلق یا قصر کے بعد احرام کھول دیں۔ حج تمتع کرنے

والے پر قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی کی وسعت نہ ہوتو **10** روزے رکھیں۔ جیسا کہ حج قران میں بتایا گیا ہے۔ **(ترمذی:824)**

حج تمتع کرنے والا حج سے پہلے مزید عمرے کرسکتا ہے اس کے لیے حدودِ حرم سے باہر جا کر مسجد عائشہ یا جعرانہ سے احرام باندھے۔

عمرہ کا بیان

عمرہ کے لغوی معنی ہیں **زیارت کرنا**۔ شرعی اصطلاح میں میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنا۔ عمرہ کو **حج اصغر** بھی کہتے ہیں۔ عمرہ حج کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے اور حج سے علیحدہ بھی۔ عمرہ کرنے والے کو **معتمر** کہتے ہیں۔ حنفی مسلک میں عمرہ زندگی میں ایک بار کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔

حج اور عمرے کا حکم اور ان کی حکمت:

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: ''اللہ کی رضا کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو۔'' **(البقرۃ:196)**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج و عمرے کرتے رہا کرو کیونکہ انہیں پے در پے ادا کرنا تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کو دور کردیتی ہے۔ حج مبرور کا بدلہ صرف جنّت ہے۔'' **(ترمذی:810، ابن ماجہ:2887، نسائی:2632)**

حج وعمرہ کے نتیجے میں انسان کا نفس گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے اور دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے اعزازات حاصل کرنے کا مستحق ہوجاتا ہے۔

عمرہ کی فضیلت اور ثواب:

☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا

(ثواب کے لحاظ سے) ایک حج کے برابر ہے۔(مسلم:3038،ابن ماجہ:2991)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔(بخاری:1863)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ صرف جنت ہے۔

(بخاری:1773،مسلم:3289،مشکوٰۃ:2508،ترمذی:810،ابن ماجہ:2888)

ایک سفر میں زیادہ عمرہ کرنا درست ہے:

حاجی کے لیے مناسب ہے کہ ارکان حج ادا کرنے کے بعد جتنے دن مکہ میں قیام کا موقع ملے اسے غنیمت سمجھے اور کثرت سے عمرہ اور طواف کرتا رہے۔ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرے کرنا درست ہے۔رسول اللہ ﷺ نے بار بار عمرہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔
(بخاری:1683)

فرائض عمرہ:

عمرہ کے فرائض دو ہیں۔(1) احرام باندھنا۔(2) طواف کرنا۔

واجبات عمرہ:

عمرے کے واجبات دو ہیں۔

(1) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔(2) حلق یا قصر کرنا۔

اوقات عمرہ: عمرہ سال بھر میں جب چاہیں کر سکتے ہیں مگر ذی الحجہ کی 9،10، 11، 12، 13 ان پانچ دن میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔

جس طرح نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ (**اَللّٰہُ اَکْبَر**) سے ہوتی ہے اسی طرح حج اور عمرہ کی ابتدا احرام سے ہوتی ہے۔احرام باندھنے کے بعد بہت سی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

حج اور عمرہ میں فرق:

بیت اللہ کے ساتھ دو بڑی عبادتیں تعلق رکھتی ہیں۔(1) حج (2) عمرہ

حج فرض ہے اور **عمرہ سنت**۔حج کے لیے ماہ ذالحجہ کے پانچ دن مخصوص ہیں **8** ذی الحجہ سے **12** ذی الحجہ تک۔عمرہ جو حج کے پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں کر سکتے ہیں۔احرام کے احکام حج اور عمرہ میں ایک جیسے ہیں عمرہ کے تین کام ہیں: **(1)** میقات یا اس سے پہلے عمرے کا احرام باندھیں۔**(2)** مکہ معظّمہ آ کر بیت اللہ کا طواف کریں۔**(3)** صفا و مروہ کی سعی کریں۔اس کے بعد سر کے بال منڈوا کر یا کٹوا کر احرام کھول دیں۔جبکہ حج میں وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، رمی، قربانی، طواف زیارت، سعی اور طواف وداع شامل ہیں۔

میقات کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات مقرر فرما دیئے ان مقامات کو **''مواقیت''** کہتے ہیں **''میقات''** کی جمع **''مواقیت''** ہے۔مواقیت سے باہر پوری دنیا **''آفاق''** ہے آفاق میں رہنے والے کو **''آفاقی''** کہتے ہیں۔

میقات سے بغیر احرام گزرنا جائز نہیں:

جو شخص آفاق سے مکہ مکرمہ یا حدود حرم میں آرہا ہو اسے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھ لینا ضروری ہے اگرچہ حج یا عمرہ کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی کیونکہ بیت اللہ کا اس پر حق ہے کہ اگر حج کا زمانہ ہو تو حج ورنہ عمرہ کر کے احرام کھول لے یعنی پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کرے پھر اپنے دوسرے کاموں میں مشغول ہو۔اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے کسی بھی میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر دوبارہ مکہ مکرمہ آئے اگر ایسا نہ کرے تو دم واجب ہوگا۔

آفاقی کے لیے میقات:

آفاقی کے لیے مواقیت کی تعداد پانچ ہیں۔**(بخاری:133، مسلم:2803)**

(1) یلملم: یہ یمن اور عدن والوں کی میقات ہے۔ پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے بحری جہاز کے ذریعے اسی میقات سے گزر کر جدہ آتے تھے۔

(2) بیئر علی: مدینہ منورہ سے آنے والوں کا میقات ہے۔ یہ مدینہ سے تقریباً 6 سے 7 کلومیٹر اور مکہ سے 450 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کا پرانا نام **ذوالحلیفہ** ہے۔

(3) جُحفہ: یہ مصر، شام، مراکش اور مغرب کی طرف سے تمام ممالک والوں کے لیے میقات ہے۔ یہ مکہ سے **183** کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(4) ذات عرق: یہ عراق والوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ سے **94** کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(5) قرن المنازل (موجودہ نام سیل ہے): یہ نجد طائف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ (بخاری: 1529) یہ مکہ سے تقریباً **94** کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ **پاکستان، ہندوستان** اور **بنگلہ دیش** کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے **''قرن المنازل''** والے میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں لہٰذا انہیں قرن المنازل سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔

اگر کسی شخص کا حج سے پہلے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ ہو تو اسے چاہیے قرن المنازل سے احرام نہ باندھے بلکہ جدہ اتر کر مدینہ منورہ احرام کے بغیر چلا جائے پھر وہاں سے واپسی پر مدینہ منورہ کے میقات یعنی ذوالحلیفہ (بیئر علی) سے احرام باندھے۔

اہل حرم اور اہل حل کے لیے میقات:

اہل حرم: (مکہ میں رہنے والے یعنی مکی) حج کے لیے تو اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے جبکہ عمرہ کے لیے انہیں حدود حرم سے باہر یعنی حل (مقام جعرانہ یا تنعیم مسجد عائشہ) سے احرام باندھنا ہوگا۔ اہل حل اور اہل حرم صرف حج افراد کریں گے۔

اہل حل: حرم کی حدود سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے (مثلاً جدہ وغیرہ) عمرہ اور حج دونوں کے لیے اپنی رہائش گاہ یا حدود حرم سے پہلے احرام باندھیں گے۔ (بخاری: 1524، 1529، نسائی: 2655) لہٰذا **میقاتی** (میقات میں رہنے والے) اپنے گھر سے احرام باندھیں

گے حلی اور میقاتی میں سے کوئی مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہو اور اگر حج یا عمرہ کی نیت نہیں تو وہ بغیر احرام کے آسکتا ہے (لباب المناسک)۔

بیرون ممالک سے جدہ پہنچنے والے:

بیرون ممالک مثلاً پاکستان، ہندوستان، امریکہ وغیرہ سے حج یا عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ آنا ہو تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدہ سے پہلے احرام باندھ لیں جدہ بغیر احرام داخل ہونا گناہ بھی ہے اور دم بھی دینا ہوگا۔ اگر جدہ اترنے کے بعد کسی میقات پر جا کر احرام باندھیں تو دم ساقط ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی کی پہلے عمرہ کی نیت نہ ہو جدہ پہنچ کر اس کا عمرہ کا ارادہ ہو جائے تو جدہ سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جانا جائز ہے۔

اگر جدہ سے سیدھا مدینہ جانا ہو اور اب مدینہ سے مکہ حج کے لیے آنا ہو تو اسے مدینہ سے واپسی پر حج کی تینوں اقسام میں سے جس کا چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔ جو شخص حج کے بعد مدینہ گیا پھر مدینہ سے واپس مکہ آنا ہو تو پھر اسے عمرے کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے۔

مدینہ سے چلتے وقت اپنی قیام گاہ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں ورنہ بیر علی سے باندھ لیں جو مدینہ کا میقات ہے۔ (احرام باندھنے کا طریقہ صفحہ نمبر 37 پر ملاحظہ فرمائیں۔)

احرام کا بیان

حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کو "احرام" کہتے ہیں احرام کی چار قسمیں ہیں۔

(1) حج افراد کے لیے (2) حج قران کے لیے (3) حج تمتع کے لیے (4) عمرہ کے لیے

احرام کے فرائض: احرام کے دو فرائض ہیں (1) عمرہ کی نیت کرنا یا حج کی نیت کرنا یا حج اور عمرہ (قران) دونوں کی نیت کرنا (2) زبان سے تلبیہ پڑھنا۔ اگر دل میں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔

احرام کے واجبات: احرام کے دو واجبات ہیں (1) میقات (یا اس سے پہلے) سے احرام باندھنا (2) ممنوعات احرام سے بچنا۔

احرام کی سنتیں: غسل کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، بغل اور زیر ناف بال صاف کرنا،

حالت بدلنے پر تلبیہ کا تکرار کرنا، تلبیہ کے بعد دعا اور رسول ﷺ پر درود پڑھنا۔

احرام باندھنے کا طریقہ

مناسک حج اور عمرہ کا پہلا عمل احرام باندھنا ہے۔ گھر سے روانگی سے پہلے مستحب ہے کہ بدن کے غیر ضروری بال بڑھے ہوں تو صاف کرلیں مثلاً زیر ناف بال، بغلوں کے بال، ناخن تراش لیں، وغیرہ۔ اس کے بعد غسل کرلیں، احرام باندھنے کے لیے غسل سنت ہے۔ (ترمذی: 830) اگر کسی وجہ سے غسل نہ کرسکیں مگر بدن پاک ہو تو وضو کرلینا بھی کافی ہے۔ اس کے بعد مرد حضرات اپنے بدن سے سلے ہوئے کپڑے نکال کر احرام کی دو چادروں (بہتر ہے اگر سفید ہوں) میں سے ایک چادر ناف سے اوپر کر کے تہبند کی طرح باندھیں تاکہ ناف ڈھکی رہے اور ٹخنے کھلے رہیں۔ ٹخنے ہمیشہ ہی کھلے رکھنے چاہئیں۔ جو چادر باندھیں اس چادر کے دونوں پلّے اوپر نیچے کر کے چاروں طرف سے اڑس لیں کہ مضبوط ہو جائیں، کوئی کانٹا اور بکسوا (سیفٹی پن) وغیرہ بھی نہ لگائیں۔ دوسری چادر دونوں کاندھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں۔

نوٹ:...... بعض حضرات یہیں سے احرام باندھتے وقت دایاں کندھا کھول لیتے ہیں، جو خلاف سنت ہے۔ (بخاری: 359) یہ طواف کے وقت کھولا جائے گا اور طواف کے بعد ڈھانپنا ضروری ہے۔

احرام کے دو رکعت نفل:

احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو ورنہ بغیر نفل پڑھے احرام باندھ لیں۔ نفل پڑھتے وقت اسی چادر کے پلو سے سر ڈھانپ لیں اور نفل کی پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا افضل ہے، نفل پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا مانگیں، اس کے بعد (مرد) سر ننگا کرلیں اور پاؤں میں ہوائی چپل پہن لیں یا ایسا جوتا پہن لیں جس میں سے پاؤں کے اوپر کی بیچ کی ہڈی اور پاؤں کے دونوں طرف کا حصہ کھلا رہے۔

احرام کی نیت:

''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔'' (بخاری:6953)

حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کو ''احرام'' کہتے ہیں۔ ائیر پورٹ پہنچ کر آپ جہاز میں سوار ہو جائیں اور جب جہاز فضا میں بلند ہو جائے یا جہاز جب میقات کے قریب آئے، (عام طور پر پائلٹ میقات سے گزرنے سے پہلے اعلان کر دیتا ہے) اس وقت نیت کریں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ بہتر ہے اگر نیت کے یہ الفاظ کہیں۔

عمرہ یا حج تمتع کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔''

یا اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ عُمْرَۃً. ترجمہ: ''اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔''

حج قِران والے اس طرح نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ.

ترجمہ اے اللہ! میں حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں پس ان دونوں کو میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔''

یا اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ عُمْرَۃً وَحَجًّا. (مسلم:2995)

حج اِفراد کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔“

یا اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ حَجًّا. ترجمہ: ”اے اللہ! میں حج کے لیے حاضر ہوں۔“

تلبیہ: نیت کرنے کے بعد یہ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

ترجمہ: ”میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

(بخاری: 1549، مسلم: 2814، ترمذی: 828، ابن ماجہ: 2919)

نیت کرنے کے بعد ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے اور تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔

مردوں کے لیے تلبیہ کا بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ **(بخاری: 1548)**

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ حج افضل ہے جس میں تلبیہ اونچی آواز سے پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔ **(ترمذی: 828، ابن ماجہ: 2924)**
- خواتین آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھیں، مگر اتنی آواز ہو کہ خود سن سکیں۔ تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ط

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیرے غصہ اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ **(بیہقی: 46/5)**

اس کے بعد جو چاہیں دعا مانگیں۔

اب آپ کا احرام بندھ گیا احرام کی پابندیاں لگ گئیں تلبیہ پڑھ لینے کے بعد آدمی ''مُحرِم'' کہلاتا ہےاورعورت ''محرمہ'' کہلاتی ہے۔اب اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً بلندی پر چڑھتے اوراترتے ،فرض نمازوں کے بعدغرض کہ ہر حالت بدلنے پر تلبیہ پڑھیں۔دوران سفرتلبیہ ذکرواستغفارکثرت سے پڑھتے رہیں۔

تلبیہ کی مدت:

تلبیہ کی مدت حج میں قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک ہے۔(**بخاری،مسلم: 3137،ابوداوٗد**)عمرہ میں تلبیہ کی مدت حجراسود کے استلام تک ہے۔(**ابوداوٗد: 1817،ترمذی:919**)

وضاحت: احرام باندھنے کے بعدگھر پر یاایئرپورٹ پر یاجہاز میں بیٹھتے وقت نیت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگرکسی وجہ سے جہاز کے جانے میں تاخیر ہوجائے تونیت کرکےتلبیہ پڑھ لینے سےآپ پر احرام کی پابندیاں لگ جائیں گی تواس طرح آپ کودشواری ہوگی۔

خواتین کااحرام:

خواتین کا احرام مردوں کے احرام کی طرح ہےیعنی وہ بھی غسل کرلیں۔(مسلم) اگر غسل نہ کرسکیں تووضوکرلیں اور سلے ہوئے کپڑے جس رنگ کے چاہیں پہن لیں اوراوپر کوئی ڈھیلا عبایہ پہن لیں یا چادراوڑھ لیں تاکہ سراورتمام اعضا چھپ جائیں۔

چہرہ ڈھانکنا عورت کے لیےبھی منع ہے۔(**بخاری: 1545**)عورت کونامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے لہٰذا نامحرم مردوں کے سامنے اپنے چہرے پرایسی چیز لٹکانا جائز ہے جو چہرے کو ڈھانپ تولے مگر چہرے کوچھوئےنہیں۔خواتین اپنے سرکومردوں کے سامنے کھلنے سے بچانے اورسر کے بال ٹوٹنے سے بچانے کے لیے سر پر رومال باندھ لیں جو پیشانی سے اوپر رہے خواتین وضوکرتے وقت اس رومال کوکھول کر بالوں پرمسح کریں، پھر دوبارہ رومال باندھ لیں اب دورکعت نفل پڑھ لیں اگرکوئی خاتون حیض ونفاس (ناپاک حالت) میں ہےتواس کے لیےبھی مستحب ہے کہ غسل کرلے۔(**مسلم: 2908**) ورنہ وضوکرلے وہ نفل نہ پڑھے اور

جہاز میں میقات کے قریب احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ اب آپ کا احرام بندھ گیا۔ (مسلم : 2908) اور احرام کی پابندیاں لگ گئیں مگر مکہ مکرمہ پہنچ کر بھی جو خاتون ناپاک حالت میں ہے جب تک پاک نہ ہو جائے مسجد حرام میں نہ جائے، قرآن اور نماز نہ پڑھے اپنی قیام گاہ پر تسبیحات اور درود پڑھتی رہے۔ جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف اور سعی کرے۔

عذر کے خوف سے مشروط احرام باندھنا:

حضرت ضیاء بنت زبیرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: میں (بیماری کی وجہ سے) خود کو مشکل سے اٹھا پاتی ہوں اور حج بھی کرنا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج کا احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ (اے اللہ!) جہاں تو مجھے روک لے گا وہی میرے احرام کھول دینے کا مقام ہوگا۔'' لہٰذا انہوں نے ایسا ہی کیا اور حج کر لیا۔ (مسلم: 2905)

اگر کسی محرم کو اپنی بیماری یا دشمن کے خوف کی یا کسی اور رکاوٹ کی وجہ سے حج کی عدم ادائیگی کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ احرام باندھتے وقت یوں کہے: اے اللہ! ''اگر کوئی عذر مجھے لاحق ہوا تو میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک لے گا۔''

اس شرط کا فائدہ یہ ہے کہ اگر محرم کو کوئی ایسا عارضہ پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکے تو اس کے لیے حلال (احرام کھول لینا) ہو جانا جائز ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں۔

احرام کی پابندیاں

احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل کام ممنوع (منع) ہیں۔

1: مردوں کے لیے سر اور چہرہ کو کسی چیز سے ڈھانپنا، عورتوں کے لیے چہرہ ڈھانپنا۔

2: جسم کے کسی بھی حصے کے بال منڈوانا، اکھاڑنا یا دور کرنا، اگر سر یا داڑھی کے بال خارش

کے دوران گر جائیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

3: ناخن کاٹنا چاہے ہاتھوں کے ہوں یا پاؤں کے، خوشبو لگانا یا خوشبودار تیل یا صابن لگانا۔

4: مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا مثلاً قمیص پاجامہ ٹوپی موزہ دستانے بنیان وغیرہ یا ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی ہڈیاں چھپ جائے۔ **(ترمذی:833)**

5: خشکی کے جانور کا شکار کرنا، شکاری کی مدد کرنا یا شکار کی طرف اشارہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے ایمان والو! احرام کی حالت میں تم شکار نہ کرو اور خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام کیا گیا ہے۔'' **(المائدۃ:95، 96)**

6: جماع کرنا۔ مباشرت کرنا، شہوت سے دیکھنا، قتل وفساد، لڑائی جھگڑا کرنا۔

(البقرۃ:197، مسلم:1350)

7: حدودِ حرم میں درخت یا گھاس یا پودے کاٹنا یا مکھی، مچھر، جوں، ٹڈی وغیرہ مارنا۔

8: محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کرا سکتا ہے نہ ہی وہ پیغام نکاح بھیجے۔

(مسلم:1409، ترمذی:840)

ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرنا گناہ ہے جن کی تفصیل جنایات کے باب میں دی گئی ہے۔

حالت احرام میں جائز کام:

- نہانا سر دھونا، مگر صابن وغیرہ سے نہ دھوئے۔ احرام کے کپڑے بدلنا اور دھونا۔

(بخاری:1545)

- موذی جانوروں کو مارنا مثلاً چیل، کوا، چوہا، سانپ، بچھو، کاٹنے والا کتا۔

(بخاری:3314، مسلم:2871)

- بحری شکار کرنا جائز ہے۔ **(المائدۃ:96)** مسواک کرنا، زخم پر پٹی باندھنا۔
- پیسے وغیرہ رکھنے کے لیے بیلٹ باندھنا۔ گھڑی باندھنا، چشمہ لگانا، خیمہ لگانا، گلے میں بیگ لٹکانا، کمبل، لحاف اوڑھنا جائز ہے مگر سر اور منہ نہ ڈھانپا جائے۔

- خواتین موزے، بند جوتا پہن سکتی ہیں اور زیور بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ ہاتھوں میں دستانے پہننا جائز ہے اور نہ پہننا بہتر ہے۔

مکروہ کام: بدن سے میل کچیل دور کرنا بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا

مکہ معظّمہ میں داخلہ کے آداب

حرم مکہ اور اُس کی عظمت:

قرآن پاک میں ارشاد ہے: **ترجمہ:** ''کہہ دو کہ مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے اور ہر چیز اُسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اس کا حکم بردار رہوں۔'' **(النمل: 91)**

ترجمہ: ''میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں (اے حبیب مکرم) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں'' **(سورۃ البلد 1۔2)**

بیت اللہ جسے اللہ نے اپنا گھر قرار دیا ہے جس مسجد میں واقع ہے اُسے **مسجد حرام** (یعنی قابل احترام مسجد) کہا ہے۔ **(الحج: 25 تا 29)** اس مسجد کی عظمت یہ ہے کہ اس میں ایک نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ **(ابن ماجہ: 1404)**

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت جب تک حرمِ مقدس کی عظمت اور احترام کا حق ادا کرتی رہے گی خیر سے رہے گی اور جب وہ اس کے احترام اور احساس کو ضائع کر دے گی تباہ و برباد ہو جائے گی۔ **(ابن ماجہ: 3110)**

اللہ نے مکہ شہر جس میں بیت اللہ اور مسجد حرام واقع ہیں اس کو حرم (واجب الاحترام علاقہ) قرار دیا ہے۔ بلکہ اس کی ہر سمت میں کئی کئی کلومیٹر علاقے کو حدود حرم میں داخل فرما دیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ جگہ دکھا دی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان جگہوں پر نشان لگا دیے تھے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد میں ان کی تجدید فرمائی۔ حرم کی حدود مدینہ کی جانب پانچ (5) کلومیٹر، یمن کی جانب تقریباً گیارہ (11) کلومیٹر،

طائف کی سمت گیارہ (11) کلومیٹر اور تقریباً اتنے ہی کلومیٹر عراق کی جانب، جدہ کی طرف تقریباً سولہ (16) کلومیٹر تک حرم کی حد ہے۔ حرم میں منیٰ اور مزدلفہ شامل ہیں۔ میدان عرفات حرم میں شامل نہیں۔

زمین حرم قیامت تک کے لیے محترم ہے۔ حرم کی حدود کے اندر گھاس اکھاڑنا سوائے اذخر (خوشبو دار گھاس) کے خودرو درخت کاٹنا وہاں کے جنگلی جانوروں کو شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ (بخاری: 1587، مسلم: 3302) مکہ معظّمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت ہیں۔ انہیں ہرگز نہ اڑائیں نہ ڈرائیں نہ تکلیف پہنچائیں۔

حرم مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کر لینا مستحب ہے۔ حیض (ایام ماہواری) اور نفاس والی عورت کے لیے بھی نہانا مستحب ہے۔ نہایت خشوع وخضوع اور پورے ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے کثرت سے لبیک کہتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ کے آداب

اپنا سامان اپنی قیام گاہ پر رکھ کر باوضو مسجد حرام کی طرف آئیں۔ راستے میں تلبیہ پڑھتے رہیں۔ مسجد حرام کے بہت سے دروازے ہیں۔ "باب السلام" سے داخل ہونا افضل ہے۔ مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ کر پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

ترجمہ: "یا الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" (مسلم:1652)

مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔" (مسلم:1652، ابوداؤد:465)

کسی بھی مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لینا مستحب ہے تلبیہ پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں۔

مسئلہ: مسجد حرام میں داخل ہونے کے وقت تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھے بلکہ طواف کرے طواف ہی تحیۃ المسجد ہے۔ اگر سنت مؤکدہ یا فرض نماز کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتو پہلے ان کو ادا کرے پھر طواف کرے۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا کرنا:

جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے پر تین بار **اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کہیں یا تین مرتبہ یہ تکبیر کہے: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ** پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

ترجمہ: ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔“ (بیہقی)

پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اور درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

عمرہ کے افعال یہ ہیں۔ (بخاری: 1616، مسلم: 3033)

(1) احرام باندھنا۔ (طریقہ صفحہ 37) (2) بیت اللہ کا طواف کرنا۔ (طریقہ صفحہ 52)
(3) صفا و مروہ کی سعی کرنا (طریقہ صفحہ 59) (4) حلق یا تقصیر کرنا (طریقہ صفحہ 62)۔

احرام باندھنے کے بعد عمرہ کا پہلا کام طواف ہے۔

طواف کا بیان

کعبۃ اللہ کے گرد سات بار چکر لگانے کو ”**طواف**“ کہتے ہیں۔ طواف ”**حجر اسود**“ (کالا پتھر) سے شروع ہوتا ہے اور اسی پر ختم ہوتا ہے۔ طواف کے ایک چکر کو ”**شوط**“ کہتے ہیں۔ بیت اللہ کے چار کونے ہیں ہر کونے کو رکن کہتے ہیں ایک ”**رکن اُسود**“ دُوسرا ”رکن

یمانی'' اور باقی دو کونے ''رکنِ شامی'' اور ''رکنِ عراقی'' کے نام سے موسوم ہیں۔

طواف کا حکم:

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

- ترجمہ: اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ **(البقرۃ: 125)**
- ترجمہ: اور اس قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے۔ **(الحج: 26)**

طواف کی فضیلت:

طواف کی فضیلت سے متعلق نبی کریم ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں

- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس (120) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ساٹھ (60) طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس (40) نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس (20) بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے ہوتی ہیں۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی: 11248، بیہقی شعب الایمان: 4051)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ **(ترمذی: 866)**
- جس نے طواف کیا اور اس کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اس نے گویا ایک غلام اللہ کی راہ میں آزاد کیا۔ **(ابن ماجہ: 2956، نسائی: 2922)**
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تم طواف کی حالت میں کوئی بات کر لیتے ہو بس جو بھی دوران طواف کوئی بات کہے تو نیکی کی بات کہے۔ **(نسائی: 2922، ترمذی: 960، دارمی)**

طواف کی قسمیں

طوافِ بیت اللہ کی سات قسمیں ہیں اور ہر ایک کا حکم الگ الگ ہے۔

(1) طواف عمرہ: یہ عمرہ کا ایک رکن ہے۔ اس طواف میں **اضطباع** اور **رمل** ہے اور اس کے بعد سعی بھی ہے۔

(2) طوافِ قدوم: یہ طواف سنت ہے جو مکہ معظّمہ پہنچ کر سب سے پہلی بار کیا جاتا ہے۔ اسے **طواف الورود، طواف تحیۃ** بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاتی (میقات سے باہر کے باشندے) پر واجب ہے۔ اس کا وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد سے وقوف عرفات تک ہے وقوف عرفات شروع کرلیا تو اس کا وقت فوت ہوگیا۔ اس شخص پر کوئی دم نہیں۔ مکہ معظّمہ پہنچ کر جس شخص کا **احرام افراد** ہو وہ **طواف قدوم** کرے گا اس میں اضطباع اور رمل ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مکہ پہنچے کہ اندیشہ ہو کہ وہ طواف قدوم کرے گا تو عرفات کا وقوف فوت ہوجائے گا تو وہ طواف قدوم کیے بغیر ہی عرفات پہنچ سکتا ہے۔ **تمتع** کا احرام باندھنے والے کے لیے طواف قدوم کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنا پہلا طواف **طواف العمرہ** ہی کی نیت سے کرے گا۔ جبکہ حج **قران** کرنے والا عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد طواف قدوم کرے گا۔

(3) طواف زیارت: اس کو **طوافِ افاضہ، طواف حدر** اور **طواف حج** بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کا اہم رکن ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا اور جب تک حاجی یہ طواف نہ کرلے اس کی بیوی اس پر حلال نہ ہوگی۔ اس کا وقت **10 ذی الحجہ کی صبح صادق** سے لے کر **12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب** تک ہے۔ اس کے بعد تاخیر کرنے پر دم واجب ہے۔

یہ طواف **رمی، قربانی** اور **حلق** کے بعد کیا جاتا ہے۔

(4) طوافِ وداع: بیت اللہ سے رخصت ہوتے وقت جو آخری طواف کیا جاتا ہے۔ اس کو **طوافِ وداع** یا **طواف صدر** کہتے ہیں۔ یہ طواف بھی آفاقی پر واجب ہے۔ طواف وداع کے

بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص طواف وداع کیے بغیر بیت اللہ سے واپس نہ آئے مگراس خاتون کے لیے اجازت ہے جو حالت حیض (ماہواری) میں ہو۔'' (مسلم:3220)

(5) طواف نذر: اگر کسی نے طواف کی نذر مانی ہوتو نذر کا طواف واجب ہے۔

(6) نفلی طواف: یہ کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔نفل نماز سے نفلی طواف افضل ہے۔نفلی طواف میں اضطباع اور رمل نہیں ہوتا۔

(7) طواف تحیۃ: مسجد میں داخل ہونے کے بعد جس طرح مسجد میں دو رکعت نفل تحیۃ المسجد ادا کیے جاتے ہیں اسی طرح مسجد حرام میں داخلے کے بعد **طواف تحیۃ** کرنا مستحب ہے اس کا بڑا اجر وثواب ہے اگر کوئی دوسرا طواف کرلیا تو وہ اس کے قائم مقام ہوجائے گا۔

طواف کے فرائض:

طواف کے فرائض دو ہیں: (1) نیت (2) طواف کے پہلے چار چکر

طواف کے واجبات:

1: جسم اور لباس کا پاک ہونا اور باوضو ہونا۔خواتین کو حیض ونفاس (ناپاکی) کی حالت میں طواف کرنا جائز نہیں۔

2: جسم کے ان حصوں کو چھپانا جو ستر میں شامل ہیں۔

3: حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔

4: طواف کی ابتدا اپنی دائیں جانب سے کرنا۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو سب سے پہلے حجر اسود کے پاس آئے۔اس کا استلام کیا اور پھر اپنی دائیں جانب سے طواف شروع کیا۔جس کے پہلے تین چکروں میں آپ ﷺ نے رمل کیا اور ان کے بعد کے چار چکروں میں معمول کی رفتار سے چلے۔

(بخاری:1603،مسلم:3049،ابن ماجہ:2950،ترمذی:856)

5: پیدل طواف کرنا۔عذر کی حالت میں سواری پر طواف جائز ہے۔نفلی طواف بغیر عذر کے

بھی سوار ہو کر جائز ہے۔

6: طواف کے پہلے چار چکر فرض ہیں ان کے ساتھ باقی تین چکر پورے کرنا۔

7: ہر طواف یعنی سات چکر پورے ہونے کے بعد دوگانہ طواف پڑھنا۔(بخاری:1616)

8: حطیم کے باہر سے طواف کرنا تاکہ حطیم بھی طواف میں شامل رہے۔

9: ممنوعات احرام سے اجتناب کرنا۔

طواف کی سنتیں:

(1) **استلام:** ہر چکر کے شروع میں حجر اسود کا استلام کرنا یا اسے بوسہ دینا۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ** یا **اَللّٰهُ اَکْبَرُ** کہتے ہوئے ہاتھوں کو چوم لیں۔ یہ اشارہ کرنا ہے۔

پہلا اور آٹھواں استلام سنت مؤکدہ ہیں اور درمیان کے استلام سنت یا مستحب ہیں۔

(2) **اضطباع:** حج اور عمرہ کے طواف میں مرد کے لیے اضطباع یعنی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔(ابوداؤد:1884) عورتوں کے لیے اضطباع اور رمل نہیں۔

(3) **رمل:** طواف العمرہ اور طواف القدوم کے پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک مردوں کے لیے رمل کرنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے آہستہ آہستہ دوڑنا)۔(ابوداؤد:1884)

(4) ہر چکر میں رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگانا۔

(5) **دعا:** طواف کرتے وقت اللہ کا ذکر کرنا افضل ہے لیکن حدیث میں کسی ایسی دعا کا ذکر نہیں جو طواف کے لیے خاص ہو۔ لہٰذا اللہ کا ذکر، دعائیں اور درود کی کثرت ہونی چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے خانہ کعبہ کا طواف (سات چکر) کیا اور اس میں اس نے ان کلمات کہنے کے سوا اور کوئی بات نہ کی اس کے دس گناہ معاف کر دیے گئے دس نیکیاں لکھ دی گئی اور دس درجات بلند کر دیے گئے۔''

(ابن ماجہ:2957)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. (البقرۃ:201)

طواف کے مکروہات:

- دوران طواف کھانا پینا اور بے ضرورت باتیں کرنا مکروہ ہے۔ اگر پیاس لگ جائے تو پانی پی سکتے ہیں۔ پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا مکروہ ہے۔
- طواف کے دوران بلند آواز سے ذکر یا دعا کرنا جس سے طواف کرنے والوں کو خلل پڑے مکروہ ہے۔
- طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف دیکھنا اور پشت کرنا مکروہ ہے۔
- طواف کے دوران نظریں سامنے رکھیں۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے استلام کے وقت ادھر منہ کریں۔
- طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ بیت اللہ کے دوسرے حصوں کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔ **(بخاری: 1609)**
- دوگانہ طواف (دو رکعت نفل) طواف کے فوراً بعد پڑھیں بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

طواف کے مسائل:

- جس طواف کے بعد سعی کرنا ہو اس طواف میں رمل بھی ہوگا اور حالت احرام میں کیا گیا تو اضطباع بھی ہوگا۔

- سات چکر پورے کرنے کے بعد اگر کسی نے قصداً آٹھواں چکر بھی لگالیا تو اب وہ چھ چکر مزید لگا کر طواف پورا کرے۔ نفل عبادت شروع کرنے کے بعد اسے ادا کرنا لازم ہوجاتا ہے۔ اس طرح دو طواف ہوجائیں گے۔ طواف کرتے وقت جماعت کھڑی ہوجائے یا جنازہ آجائے یا وضو کرنے چلا جائے تو واپس آکر پھر جہاں سے چھوڑا وہیں سے بقیہ طواف مکمل کرے۔ اگر دوبارہ پہلے چکر سے شروع کرے تو بھی حرج نہیں۔
- بیت اللہ کے جتنا قریب ہوکر طواف کیا جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔
- طواف کرنے والے کو اگر چکروں کی تعداد میں شک ہوجائے تو جس چکر میں شک ہو اس کو دوبارہ کرے مثلاً یہ شک ہوا کہ چھ چکر ہوئے ہیں یا سات تو ایک چکر اور کرے تاکہ یقین ہوجائے کہ سات چکر پورے ہوگئے۔
- اگر مریض کو طواف (بذریعہ ویل چیئر وغیرہ) کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہوگئے اگرچہ دونوں کے دو مختلف قسم کے طواف ہوں۔ (عالمگیری)
- معذور شخص (اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے ہر وقت وضو توڑنے والی چیز نکلتی رہتی ہو اور اتنی مہلت نہ ملتی ہو کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے۔ مثلاً ریح خارج ہونا، پیشاب کا قطرہ خارج ہونا وغیرہ) طواف کر رہا ہے۔ اگر چار چکروں کے بعد وقت نماز ختم ہوگیا تو اب اس کا وضو جاتا رہا اب وہ دوبارہ وضو کرکے طواف کرے کیونکہ وقت نماز ختم ہوتے ہی معذور کا وضو ختم ہوجاتا ہے اور بغیر وضو طواف کرنا حرام ہے۔ اب وضو کرنے کے بعد بقیہ چکر پورے کرے اور اگر چاروں چکروں سے پہلے نماز کا وقت ختم ہوگیا تب بھی وضو کرکے بقیہ چکر پورے کرے اس صورت میں افضل یہ ہے پہلے چکر سے دوبارہ طواف شروع کرے۔
- عمرے میں طواف قدوم اور طواف وداع نہیں۔

طواف قدوم اور طواف عمرہ

بیت اللہ پہنچ کر سب سے پہلا کام **طواف کعبہ** ہے۔ صرف عمرہ اور حج **تمتع** کرنے والے کے لیے یہ **عمرہ کا طواف** ہے جو واجب ہے لہٰذا یہ **طواف شروع کرتے وقت تلبیہ بند کردیں۔**

حج افراد والے کے لیے یہ **طواف قدوم** ہے جو **سنت** ہے اور **حج قِران** والے کو پہلے عمرہ کا طواف اور پھر **سعی** کرنا ہوگی پھر **حج کا طواف قدوم** کرنا ہوگا۔ **اگر کوئی شخص تنگ وقت میں مکہ** معظّمہ پہنچے کہ اسے اندیشہ ہو کہ اگر طواف قدوم کرے گا تو عرفات کا وقوف فوت ہوجائے گا تو وہ طواف قدوم کیے بغیر عرفات پہنچ سکتا ہے۔ **حج افراد اور حج قران والے سوائے طواف کے تلبیہ کہنا موقوف نہ کریں کیونکہ ان کا احرام نہیں کھلے گا۔ (مسلم: 2910)** طواف عمرہ اور طواف قدوم میں رمل اور اضطباع سنت ہے۔

مسئلہ: طواف بے وضو یا جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کرنا سخت گناہ ہے اس میں بعض مرتبہ دَم وغیرہ واجب ہوجاتا ہے جس کی تفصیل جنایات کے باب میں آئے گی۔

طواف کا طریقہ

باوضو تلبیہ پڑھتے ہوئے بیت اللہ تک پہنچیں۔ حجر اسود کی طرف آجائیں۔ اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوجائیں کہ حجر اسود کا کونہ آپ کی دائیں طرف رہے اور درج ذیل امور انجام دیں۔

(الف) عمرہ اور حج تمتع کرنے والا طواف سے پہلے تلبیہ پڑھنا موقوف کردے۔ **(ب)** اضطباع کریں یعنی احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں اور داہنا کندھا ننگا رکھیں۔ (ج) طواف کی نیت کریں۔

عمرہ اور حج **تمتع** اور **حج قِران** کرنے والے **طوافِ عمرہ** کی نیت کریں۔ جبکہ **حج اِفراد** کرنے والے **طواف قدوم** کی نیت کریں۔

نیت:

دل میں طواف کی نیت کریں اگر زبان سے یہ الفاظ کہہ لیں تو بہتر ہے نیت کرتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیرے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما۔''

حجر اسود کا استقبال: اب اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی دائیں جانب حجر اسود کی طرف چلیں یہاں تک کہ حجر اسود بالکل سامنے اور مقابل میں ہوجائے اب یہاں کھڑے ہوکر مرد کانوں تک اور خواتین شانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے اب اس حالت میں یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: ''میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں رسول اللہ (ﷺ) پر درود وسلام ہو۔''

پھر ہاتھ گرادیں اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں۔

حجر اسود کا استلام

حجر اسود کا استلام (چھونا) کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لیں۔(بخاری:1603) جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ کر ان کے بیچ میں منہ رکھ کے یوں بوسہ لیں کہ آواز پیدا نہ ہو تین بار ایسا کریں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لیں۔ احرام کی حالت میں ان دونوں طریقوں سے استلام نہ کریں۔ کیونکہ حجر اسود پر عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے اگر وہ ہاتھ یا منہ کو لگ گئی تو دَم واجب ہوگا۔ اس لیے آج حجر اسود کا استلام صرف اشارہ سے کریں اور یہ اشارہ سے کرنا بھی سنت ہے۔(بخاری: 1613) حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں سے ایک بار حجر اسود کی طرف

اس طرح اشارہ کریں جیسے ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہوں۔ اشارہ کرتے وقت یہ پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

(بخاری: 1613)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

یا صرف اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں پھر ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ یہ حجر اسود کا استلام ہو گیا۔ اب دائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف شروع کریں۔

رمل: مرد طواف کے پہلے تین چکروں میں **رمل** (چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیز چلنا) کریں باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلیں۔ **(مسلم: 1261، ابن ماجہ: 2951، ترمذی: 857)** ہجوم کی وجہ سے اگر رمل نہ ہو سکے تو چلتے رہیں پہلے تین چکروں میں جہاں موقع ملے رمل کر لیں۔ باقی چکروں میں رمل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

طواف کے دوران ذکر اور دعا کرنا افضل ہے۔ اگر کچھ نہ بھی پڑھیں تب بھی طواف ہو جاتا ہے۔ طواف کے دوران یہ دعا (تیسرا کلمہ) پڑھنا افضل ہے ورنہ ذکر دعائیں اور درود شریف پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط **(ابن ماجہ: 2957)**

ترجمہ: ”اللہ پاک و برتر ہے، تمام حمد و شکر اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں جو نیکی کرا سکے اور کوئی قوت نہیں جو برائی سے روک سکے۔“

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا پڑھنا بند کر دیں۔ رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں۔ **(ابوداؤد: 1876)** اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو رکن یمانی کی طرف نہ اشارہ کریں

نہ بوسہ دیں۔ ایسے ہی گزر جائیں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. (البقرۃ:201، ابوداؤد:1892)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر **70** فرشتے مقرر ہیں لہٰذا جو شخص یہ دعا کرتا ہے اس کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ: 2957)

ہر چکر پر جب حجر اسود پر پہنچے تو استلام کریں یعنی بوسہ یا اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ **بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ** ط یا صرف **اَللهُ اَكْبَرُ** کہہ کر ہاتھوں کو چوم لیں۔ اس طرح طواف کے سات چکر پورے کریں اور آخری چکر پر بھی استلام کریں اس طرح استلام کی تعداد آٹھ ہوگی طواف مکمل ہوگیا۔ اضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا) ختم کردیں۔

وضاحت:...... پہلا استلام اور آٹھویں استلام سنت مؤکدہ ہیں اور درمیان کے استلام سنت یا مستحب ہیں۔

اب یہ تین مسنون کام کریں۔

(1) دوگانہ طواف (طواف کی دو رکعتیں) (واجب):

یہ دوگانہ طواف مقامِ ابراہیم کے قریب پڑھنا افضل ہے۔ (ترمذی: 856) اگر وہاں جگہ نہ ملے تو جہاں جگہ ملے پڑھ لیں۔ ہر طواف کے بعد یہ دو رکعت پڑھنا واجب ہیں۔ (بخاری: 1616، مسلم: 3049) اگرچہ نفلی طواف کیا ہو بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ یہ نیت کریں کہ میں طواف کے دوگانہ پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں۔ پہلی رکعت میں سورہ الکافرون (**قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْكٰفِرُوْنَ**) اور دوسری میں سورہ اخلاص (**قُلْ ھُوَ اللهُ اَحَدٌ**) پڑھنا افضل ہے۔ (مسلم: 1218، ترمذی: 869) اسلام پھیرنے کے بعد عاجزی اور خشوع خضوع کے ساتھ دعا کریں یہ

دعا کی قبولیت کی جگہ ہے نماز کے مکروہ اوقات میں نہ پڑھیں ان اوقات کے بعد پڑھیں۔

(2) ملتزم پر دعا:

بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود والے کونے کے درمیانی حصہ کو "ملتزم" کہتے ہیں ملتزم کی دعا کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مصیبت کا مارہ آفت زدہ شخص یہاں دعا مانگے گا وہ ضرور عافیت پائے گا۔ **(ابوداؤد، ابن ماجہ، المعجم الکبیر طبرانی: 11873)** چونکہ عام طور پر لوگ ملتزم پر خوشبو لگا دیتے ہیں۔ اس لیے ملتزم پر نہ ہاتھ لگائیں نہ اس سے چمٹیں بلکہ سامنے کھڑے ہوکر دعا کریں۔ یہ قبولیت دعا کا خاص مقام ہے۔ اگر احرام میں نہ ہوں تو موقع ملے تو ملتزم سے چمٹ کر دعا کریں۔ خواتین حجر اسود کو بوسہ دینے اور ملتزم سے چمٹنے کے لیے مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں۔ نامحرموں کے جسم سے جسم لگنا بڑا گناہ ہے۔

(3) آبِ زم زم پینا اور دعا کرنا:

- **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** "روئے زمین کے سب پانیوں سے بہتر آب زم زم ہے۔" **(معجم کبیر طبرانی: 1167)**
- "آب زم زم قبلہ رخ کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں پینا سنت ہے۔ جب بھی آبِ زمزم پئیں پیٹ بھر کر پئیں اور آخر میں الحمد للہ کہیں۔" **(ابن ماجہ: 3061)**
- "آبِ زم زم بابرکت پانی خوراک بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی۔" **(طبرانی)**
- "آبِ زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوگا۔" **(ابن ماجہ: 3062، بیہقی)** پھر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اس کے علاوہ اور جو چاہے دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ط (دارقطنی، حاکم)

ترجمہ: "الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق، مقبول عمل اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔"

طواف کے بعد عمرہ کا دوسرا کام صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔

سعی کا بیان

عبادت کی نیت سے صفا ومروہ (دو پہاڑیاں) کے درمیان سات مرتبہ آنا اور جانا سعی کہلاتا ہے۔ یہ حج اور عمرے کا رکن ہے۔ اس کے بغیر تو نہ حج ہوسکتا ہے اور نہ عمرہ۔ جب تک سعی کا ایک قدم بھی باقی ہے احرام نہیں کھولا جاسکتا۔

سعی کا حکم: قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف (سعی) کرے اور جو کوئی نیک کام کرے اللہ قدر شناس اور دانا ہے۔'' (البقرۃ: 158)

زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے صفا اور مروہ پر بت رکھے ہوتے تھے اور اُن کا طواف کرتے تھے اس وجہ سے مسلمان صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں بددلی اور گناہ محسوس کرتے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی تردید فرمائی ہے۔

- آپ ﷺ نے فرمایا: ''سعی کرو بے شک اللہ نے تم پر فرض کر دی ہے۔''

(بخاری: 1649، ابن ماجہ)

- ''اللہ اس شخص کا حج مکمل نہ کرے جو صفا مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا۔'' (مسلم: 3079)

سعی کے واجبات (شرائط):

(1) سعی کا طواف کے بعد کرنا۔ (2) سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ (3) سعی میں سات چکر پورے کرنا۔ (بخاری: 1616، مسلم: 1218)

سعی کی سنتیں:

(1) سعی کے لیے باب صفا کے راستے باہر آنا۔ (2) سعی مسلسل کرنا۔ (3) مردوں کے لیے سبز لائیٹوں کے درمیان دوڑنا اور باقی سعی میں عام رفتار سے چلنا۔ (بخاری: 1617)

عورتیں اور کمزور لوگ عام رفتار سے چلیں۔ **(4)** صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہونا اور اللہ کا ذکر اور دعا کرنا۔ **(5)** سعی کے دوران دعا اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا۔ **(ابوداؤد: 1888)** **(6)** سعی اور طواف چل کر ادا کرنا افضل ہے۔ عذر کی حالت میں سواری پر بھی جائز ہے۔

سعی کے مکروہات:

(1) بلا عذر سواری پر بیٹھ کر سعی کرنا۔ **(2)** پھیروں کے درمیان فرق اور تاخیر کرنا۔ **(3)** خرید وفروخت کرنا۔ صفا مروہ پر چڑھنے کو ترک کرنا۔ **(4)** دونوں سبز روشنیوں کے درمیان نہ دوڑنا۔ **(5)** طواف کے بعد بلا عذر بہت تاخیر سے سعی کرنا۔

سعی کے مستحبات:

(1) سعی طہارت کے ساتھ ادا کرنا۔ **(2)** اذکار اور دعا میں مصروف رہنا۔ **(3)** اذکار اور دعا کی تکرار تین دفعہ کرنا۔ **(4)** سعی سے فارغ ہو کر دو رکعت نفل (شکرانہ) پڑھنا۔

متمتع، قارن اور مفرد کے سعی کے احکام:

صرف عمرہ اور **متمتع (حج تمتع کرنے والا)** کی یہ سعی عمرہ کی ہے متمتع کو حج کی سعی **10** ذی الحجہ کو طواف زیارت کے بعد کرنی ہوگی۔ جس شخص نے **قران کا احرام** باندھا ہو یعنی **قارن** وہ مکہ معظّمہ آ کر اول عمرہ کا طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ کرے اس کے بعد عمرہ کی سعی کرے، پھر حج کا طواف قدوم اور اس کے بعد حج کی سعی کرے۔ **قارن** کو طواف قدوم کے بعد سعی کرنا افضل ہے اگر اس وقت سعی نہ کی تو طواف زیارت کے بعد کرے۔ قارن اگر طواف قدوم کے بعد سعی کرے تو طواف قدوم میں بھی رمل اور اضطباع کرے۔ **مفرد (حج افراد کرنے والا)** کے لیے یہ سعی حج کی ہے اگر وہ اس وقت سعی نہ کرے تو پھر طواف زیارت کے بعد کرنا ہوگی۔ **حج افراد اور حج قران والے مکہ میں احرام کے ساتھ ٹھہرے رہیں۔** حج کی سعی طواف قدوم کے بعد بھی ہو سکتی ہے اور طواف زیارت کے بعد بھی۔

سعی کا مسنون طریقہ

سعی شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے سامنے آئیں اور اس کا استلام کریں یہ استلام مسنون ہے۔ (مسلم: 2950) یہ حجر اسود کا نواں استلام ہوگا۔ آٹھ مرتبہ طواف کے دوران استلام کر چکے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد باب صفا سے نکل کر صفا پہاڑی کی طرف آئیں۔ اور یہ آیت پڑھیں:

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ... ﴾ (البقرہ: 158)

ترجمہ: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں......''

صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آئے (بعض لوگ اوپر پیچھے دیوار تک چلے جاتے ہیں یہ صحیح نہیں۔) یہاں قبلہ رخ کھڑے ہو کر سعی کی نیت کریں۔

سعی کی نیت: ''اے اللہ میں تیری خوشنودگی کے لیے سعی کرتا ہوں/ کرتی ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور اسے قبول فرما۔''

وہاں کھڑے ہو کر بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر تین بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں اور پھر تین بار یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

(مسلم: 2950، ابوداؤد: 1905)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے

لشکروں کو شکست دی۔“

اور جو دعا یاد ہو پڑھیں، درود پڑھیں اور دعا مانگیں۔ یہ دعا کی قبولیت کی جگہ ہے۔

نبی کریم ﷺ مروہ پر بھی اسی طرح دعا فرماتے تھے۔

مروہ کی طرف روانگی:

پھر صفا سے اتریں اور مروہ کی طرف اللہ کا ذکر کرتے ہوئے چلیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سعی کے دوران یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو سب پر غالب اور سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔“ **(معجم الاوسط طبرانی: 2757، مصنف ابن ابی شیبہ: 15807)**

اس کے علاوہ بھی جو دعائیں یاد ہوں پڑھیں۔ تیسرا اور چوتھا کلمہ پڑھتے رہیں۔

صفا اور مروہ جاتے ہوئے جب درمیان میں دو سبز رنگ کے ستون **”میلین اخضرین“** آئیں تو مردان دونوں سبز روشنیوں کے درمیان ہر چکر میں دوڑتے ہوئے گزریں، اس کے بعد اطمینان سے چلیں۔ خواتین نہ دوڑیں بلکہ اپنے معمول کی رفتار سے چلیں۔ مروہ پہنچ کر ایک چکر مکمل ہو گیا۔ مروہ پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور دعا مانگیں۔ جیسا صفا پر کیا تھا۔ (مروہ پر بیت اللہ کی عمارت نظر نہیں آتی۔) پھر مروہ سے صفا کی طرف آئیں۔ صفا پہنچ کر پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگیں۔ یہ دوسرا چکر ہو گیا۔ اسی طریقے سے سات چکر پورے کریں۔ ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔ **(مسلم: 1218، سنن کبریٰ: 845)**

حدیث ہے کہ جمرات پر کنکریاں مارنا اور بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کی سعی اللہ کے ذکر ہی کے لیے ہے نہ کسی دوسری وجہ سے۔ **(ابوداؤد: 1888)**

سعی کے بعد مستحب ہے کہ دو رکعت نفل شکرانے کے مسجد حرام میں جہاں چاہیں ادا کریں۔

حلق یا قصر:

صرف عمرہ یا حج تمتع کرنے والا سعی کے بعد حلق (سرمنڈوانا) یا قصر (بال کٹوانا) کر کے حلال ہوجائے یعنی احرام سے نکل آئے۔ (حلق یا قصر کرنے کا طریقہ صفحہ 62 پر دیا گیا ہے۔) حلق یا قصر کے بعد غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں۔

حج تمتع والے کو 8 ذی الحجہ کو مکہ سے حج کا احرام باندھنا ہوگا۔

مفرد اور قارن کا حج کے اعمال سے فارغ ہونے تک اپنا احرام نہ کھولنا:

سعی کے بعد مفرد اور قارن اپنا احرام نہیں کھول سکتے وہ 10 ذی الحجہ کو حج کے افعال یعنی جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی اور حلق یا قصر کے بعد احرام کھولیں گے۔ (مسلم: 1211)

حلق اور قصر کا بیان

''حلق'' کے لغوی معنی ہیں سرمنڈوانا اور ''قصر'' کے معنی ہیں بال کتروانا۔ حلق یا قصر دراصل احرام سے باہر آنے اور حلال ہونے کا ایک شرعی طریقہ ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ﴾ (الفتح: 27)

ترجمہ: ''تم ان شاء اللہ مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر یا بال کتروا کر امن وامان کے ساتھ داخل ہوگے اور تمہیں کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والے حاجیوں کے لیے تین بار دعائے مغفرت فرمائی جبکہ بال ترشوانے والوں کے لیے ایک بار۔

(بخاری: 1727، مسلم: 3146، ابن ماجہ: 3044)

حلق اور قصر کے مسائل:

1: مردوں کے لیے حلق اور قصر دونوں ہی جائز ہیں لیکن حلق کی فضیلت زیادہ ہے۔

2: کسی کے سر پر بال بالکل اگے ہی نہ ہوں یعنی گنجا ہو تو اس کے لیے صرف استرہ سر پر پھیر لینا کافی ہے۔حلق یا قصر سے پہلے نہ تو ناخن کتروائیں اور نہ ہی خط بنوائیں۔

3: نحر کے دن **10** ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی اور قربانی کے بعد حلق یا قصر (تقصیر) کرانا واجب ہے۔حلق یا قصر اور قربانی منیٰ میں سنت ہے اور حدِ حرم میں واجب ہے۔اگر حدِ حرم سے باہر جا کر کروائے گا تو دم لازم آئے گا۔

4: جب احرام سے باہر آنے کا وقت آ گیا تو اب محرم اپنا یا دوسرے محرم کا حلق یا قصر کر سکتا ہے۔جتنی مرتبہ عمرہ کریں ہر مرتبہ حلق یا قصر واجب ہے چاہے بال ہوں یا نہ ہوں

حلق اور قصر کا طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے اور رمی کے بعد قربانی کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجام (صحابی) کے سامنے پہلے اپنے سر کا دایاں حصہ پیش فرمایا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے دائیں حصے کی حجامت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے پھر اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سر کے بائیں حصے کی حجامت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بال صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما دیے۔ **(مسلم: 170، 171، ابوداؤد، بیہقی، احمد)**

مستحب ہے قبلہ رخ ہو کر اپنی دائیں جانب سے سر منڈوانا یا کتروانا شروع کرے۔ چوتھائی سر کے بال مونڈ دینا یا چوتھائی سر کے بال کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ دینا احرام سے نکلنے کے لیے واجب ہے اس سے کم مونڈنے یا کاٹنے میں احرام سے نہ نکلے گا۔عمرہ والا ہو یا حج والا سب کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

حلق اور قصر بھی ایک عبادت ہے اس وقت تکبیر تشریق پڑھتے رہیں۔

حلق یا قصر کے بعد ناخن کا ترشوانا مستحب ہے۔

خواتین کے لیے بال کتروانے کا طریقہ:

خواتین پردے کا مکمل خیال رکھتے ہوئے بال کھول کر لٹکا لیں اور تمام بالوں میں سے ایک انگلی کے پورے سے ذرا زیادہ بال کٹوائیں ۔خواتین اپنے بال خود کاٹ لیں یا اپنے محرم سے کٹوالیں۔کسی نامحرم سے نہ کٹوائیں۔رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔(ترمذی:915) لہٰذا خواتین کے لیے حلق (سر منڈوانا) حرام ہے۔

عمرہ مکمل ہوگیا:

حلق یا قصر کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں مگر حدود حرم کی پابندیاں لاگو رہیں گی اب آپ غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں خوشبو وغیرہ لگا سکتے ہیں۔حج تمتع والے اب 8 ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہیں اور نفل طواف کرتے رہیں۔

متمتع عمرہ کرنے کے بعد حج قران کا احرام نہ باندھے

اگر آفاقی متمتع حج کے مہینوں میں مکہ مکرمہ آکر عمرہ کرے اور عمرہ کے احرام سے حلال ہو کر حج سے پہلے مدینہ منورہ چلا جائے تو اب اسے حج کے لیے واپس مکہ مکرمہ آنا ہے ایسی صورت میں یا تو وہ عمرہ کا احرام باندھے گا اور مکہ مکرمہ آکر عمرہ کر کے احرام کھول دے گا اور پھر مکہ سے 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے گا دوسری صورت میں وہ صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ آئے طواف کرے اور اسی احرام سے حج کرے ایسے شخص کے لیے قران کا احرام باندھنا جائز نہیں ورنہ دم دینا پڑے گا۔

عمرہ کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

فرائض عمرہ: (1) احرام باندھنا۔(2) طواف کرنا۔

واجباتِ عمرہ: (1) سعی کرنا۔(2) حلق یا قصر کرنا۔

عمرہ کے درج ذیل افعال ترتیب سے ادا کریں۔

1: میقات سے غسل یا وضو کر کے احرام باندھنا۔

2: دو رکعت نفل ادا کرنا۔

3: عمرے کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

4: خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی دعا کرنا

5: بیت اللہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دینا۔طواف کی نیت کرنا حجر اسود کے استلام سے طواف کا آغاز کرنا اور طواف کے سات چکر مکمل کرنا۔

6: طواف کے دو رکعت نفل پڑھنا، ملتزم پر دعا کرنا، آب زم زم پینا اور دعا کرنا۔

7: حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لئے صفا پہاڑی کی طرف آنا۔ صفا و مروہ کی سعی کے سات چکر مکمل کرنا پھر دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کرنا۔ مردوں کو حلق یا قصر کرنا اور عورتوں کو ایک یا دو پورے بال کاٹنا اس کے بعد احرام کھول دینا عمرہ مکمل ہو گیا۔

(تمام افعال کے طریقے و تفصیل اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔)

حج تمتع کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

(الف) میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں۔ مکہ مکرمہ آ کر عمرہ ادا کریں یعنی طواف، سعی اور حلق یا قصر کے بعد احرام کھول دیں۔

(ب) 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے حج کے لیے احرام باندھ کر ظہر سے پہلے منیٰ جانا منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنا۔ 9 ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات جانا۔ظہر اور عصر کی نمازیں عرفات میں ادا کرنا۔ وقوف کرنا غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا۔مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں اکٹھی ادا کرنا۔وقوف کرنا۔ 10 ذی الحجہ کو منیٰ آنا۔جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔قربانی کرنا اور حلق یا قصر کر کے احرام کھول دینا۔طواف زیارت کرنا۔حج کی سعی کرنا۔ 11، 12 ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کرنا۔طواف وداع کرنا۔ حج کے مختصر افعال صفحہ 66 سے 67

تک اور تفصیلاً بیان صفحہ 68 سے 92 تک ملاحظہ فرمائیں۔

متمتع کے ذمے تین طواف ہیں۔ (1) طواف عمرہ (فرض) (2) طواف زیارت (فرض) (3) طواف وداع (واجب) اور دو سعی واجب ہیں ایک عمرے کی اور دوسری حج کی۔

حج قران کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

(الف) میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے احرام باندھنا مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے طواف اور سعی کے بعد حلق یا قصر نہ کرنا اور نہ ہی احرام کھولنا۔ حالت احرام میں ہی رہنا۔ طواف قدوم کرنا اور حج کی سعی کرنا اگر نہ ہو سکے تو طواف زیارت کے بعد سعی کریں۔

(ب) 8 ذی الحجہ کو اسی احرام میں منیٰ جانا ایام حج کے تمام افعال وہی ہیں جو حج تمتع کے لیے دیئے گئے ہیں۔

قارن کے ذمے چار طواف ہیں۔

(1) طواف عمرہ (فرض) (2) طواف قدوم (سنت) (3) طواف زیارت (فرض) (4) طواف وداع (واجب)

دو سعی واجب ہیں ایک عمرے کی دوسری حج کی۔

حج افراد کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

(1) میقات سے حج کی نیت سے احرام باندھنا **(2)** مکہ پہنچ کر طواف قدوم کرنا اور **8** ذی الحجہ کو منیٰ جانا (اگر وقت نہ ہو تو **9** ذی الحجہ کو سیدھے عرفات چلے جانا) باقی افعال وہی ہیں جو حج تمتع کے ہیں۔ **مفرد کے ذمے قربانی نہیں صرف تین طواف ہیں۔**

طواف قدوم (سنت)، طواف زیارت (فرض)، طواف وداع (واجب) اور حج کی سعی (واجب)۔ غیر آفاقی کے لیے طواف قدوم اور طواف وداع نہیں۔

مناسک حج ایک نظر میں

حج کے ترتیب وار افعال: (۱) احرام باندھنا (۲) منیٰ میں رات گزارنا (۳) عرفات میں ٹھہرنا (۴) مزدلفہ میں رات گزارنا اور کنکریاں اکٹھی کرنا (۵) منیٰ واپس آکر جمرہ عقبیٰ کی رمی کرنا (۶) قربانی کرنا (۷) بال منڈوانا یا کتروانا (۸) احرام کھولنا (۹) طواف زیارت کرنا (۱۰) سعی کرنا (۱۱) تینوں جمرات کی رمی کرنا۔ (۱۲) طواف وداع کرنا۔

مسجد حرام ← ۸ کلومیٹر ← منیٰ 8 ذی الحج (پہلا دن) ← ۱۴ کلومیٹر ← عرفات 9 ذی الحج (دوسرا دن) ← ۹ کلومیٹر ← مزدلفہ کی رات 9 ذی الحج (دوسرا دن)

مسجد حرام

حج تمتع
- حج تمتع کرنے والا عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول لے۔

حج قران
- حج قران کرنے والا طواف اور سعی کے بعد احرام پر رہے (بال نہ منڈوائے نہ کاٹے) اور طوافِ قدوم کرے چاہے تو حج کی سعی اب کرلے یا پھر طوافِ زیارت کے بعد کرے۔

حج افراد
- حج افراد کرنے والا طواف قدوم کرے چاہے تو حج کی سعی اب کرلے یا پھر طوافِ زیارت کے بعد کرے

منیٰ (8 ذی الحج، پہلا دن)

- 8 ذی الحج کو حج تمتع کرنے والا اور اہل حرم اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ لیں اور منیٰ کی طرف روانہ ہوجائیں۔
- حج قران اور افراد کرنے والا اپنے احرام پر منیٰ روانہ ہوجائیں۔
- ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز ان کے اوقات پر پڑھنی ہیں۔ اگر مسافر ہیں تو قصر کریں رات منیٰ میں قیام کریں۔

عرفات (9 ذی الحج، دوسرا دن)

- 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہوجائیں۔
- نماز ظہر اور نماز عصر عرفات میں ادا کریں۔
- غروب آفتاب تک وقوف کریں
- غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں۔

دوران سفر تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مزدلفہ کی رات (9 ذی الحج، دوسرا دن)

- 9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچیں، نماز مغرب اور عشاء عشاء کے وقت میں ملا کر مزدلفہ میں ادا کریں۔
- رات مزدلفہ میں بسر کریں
- نماز فجر کے بعد وقوف کریں سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہوجائیں۔

منیٰ

10 ذی الحج (تیسرا دن)

- 10 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں۔ رمی سے پہلے تلبیہ بند کر دیں۔
- قربانی کریں (تمتع اور قران کرنے والے کے لیے)
- سر کے بال منڈوانا یا کتروانا
- احرام کھول دینا
- مسجد حرام جا کر طواف زیارت اور حج کی سعی کرنا رات منٰی میں قیام کرنا

ایامِ تشریق منیٰ

13,12,11 ذی الحج

- ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کی راتیں منٰی میں گزارنا
- تمام نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کرنا اگر مسافر ہے تو قصر کرے
- زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات عدد کنکریاں مارنا پہلے چھوٹے شیطان، پھر درمیانے شیطان اور پھر بڑے شیطان کو
- اگر طواف زیارت نہیں کیا تو ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ مغرب سے پہلے ضرور کر لیں۔
- ۱۲ ذی الحجہ کو اگر منٰی سے نکلنا چاہے تو غروب آفتاب سے پہلے منٰی سے روانہ ہو جائے۔
- منٰی سے مکہ آئیں آفاقی رخصت سے پہلے طواف وداع کریں، پھر اپنے مقام کی طرف لوٹ جائیں۔

ارکانِ حج

- احرام باندھنا
- عرفات میں ٹھہرنا
- طواف زیارت کرنا
- جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہیں

واجبات حج

- میقات سے احرام باندھنا
- غروب آفتاب تک عرفہ میں ٹھہرنا
- مزدلفہ میں رات گزارنا اور وقوف کرنا
- کنکریاں مارنا
- قارن اور تمتع کو قربانی کرنا
- ترتیب وار پہلے جمرہ عقبہ پر رمی پھر قربانی پھر حلق یا قصر کرنا۔
- سعی کرنا
- طواف وداع کرنا

ممنوعات احرام

☆ مرد کا سلے ہوئے کپڑے پہننا ☆ مرد کے لیے سر ڈھانکنا ☆ بال یا ناخن کاٹنا ☆ خوشبو لگانا ☆ عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا ☆ خشکی کا شکار کرنا

حج کا تفصیلی طریقہ

ایامِ حج: حج کے پانچ دن مخصوص ہیں (**8 تا 12** ذی الحجہ) جن میں اعمال حج ادا کیے جاتے ہیں۔

8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) حج کا پہلا دن
منیٰ کے لئے روانگی

8 ذی الحجہ طلوع آفتاب کے بعد حالت حرام میں تمام حجاج کو منیٰ جانا ہے۔
(مسلم: 2944)

مفرد جس کا احرام حج کا ہے اور **قارن** جس کا احرام حج و عمرہ دونوں کا ہے۔ ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں۔ یہ انہی احرام کے ساتھ منیٰ جائیں گے۔

حج تمتع والا اور اہل حرم کا احرام باندھنا:

متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا اور اہل حرم مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے **8** ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں، متمتع کا حج تمتع کا اور اہل حرم کا حج افراد کا احرام ہے مسجد حرام سے احرام باندھنا افضل ہے اور احرام باندھنے سے پہلے ایک نفلی طواف کر لینا افضل ہے۔ یہ طواف آپ سلے ہوئے کپڑوں میں بھی کر سکتے ہیں اور چاہیں تو احرام کے چادریں اپنی قیام گاہ سے ہی لپیٹ کر آئیں اور یہ طواف کر لیں، اس کے بعد دوگانہ طواف ادا کریں اگر سلے ہوئے کپڑوں میں یہ نفلی طواف کیا تو طواف کرنے کے بعد احرام کے چادریں باندھ لیں اور سر ڈھانپ کر احرام حج کے نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا افضل ہے، ان کے علاوہ دوسری کوئی سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں، نفل ادا کرنے کے بعد دعا مانگیں اور پھر مرد سر ننگا کر لیں، اس کے بعد حج کے احرام کی

نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں۔ (مردوں اور خواتین کے لیے تفصیل سے احرام باندھنے کا طریقہ سابقہ صفحات پر دیا گیا ہے۔)

حج کے احرام کی نیت اور تلبیہ:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے، وہ الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيٓ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے۔''

یا اس طرح کہیں:

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا.

نیت کرنے کے بعد آپ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے اور تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا سنت ہے، مرد اونچی آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ط

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصہ اور

دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

بس اب آپ کے حج کا احرام بندھ گیا اور اب احرام کی وہی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں۔ تلبیہ کہتے وقت گفتگو کرنا مکروہ ہے البتہ سلام کا جواب دینے کی اجازت ہے۔

مخصوص ایام میں خواتین کے لیے حج اور عمرے کے احکام:

اگر خواتین حیض کی حالت میں ہوں تب بھی ان کے لیے 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا ضروری ہے، احرام باندھنے سے پہلے ان کے لیے غسل کرنا بہتر ہے۔ (مسلم: 2937) ورنہ وضو کر لیں۔ البتہ ایسی خواتین نہ تو مسجد حرام میں جائیں اور نہ ہی نفل پڑھیں، بلکہ اپنی قیام گاہ پر قبلہ رخ بیٹھ کر حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، بس ان کا احرام بندھ گیا۔ نیت اور تلبیہ کے بعد ان پر بھی احرام کی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں۔ اب منیٰ روانہ ہو جائیں حج کے تمام افعال ادا کریں اور پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کریں جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

حضرت عائشہؓ کو حیض آنے پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عام حاجی جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی رہو لیکن بیت اللہ کا طواف اُس وقت تک نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو جاؤ۔" (بخاری: 1650، مسلم: 2937)

قرآن کا احرام باندھنے والی خاتون:

اگر کسی خاتون نے قران کا احرام باندھا تھا مگر حیض کی وجہ سے اسے حج سے پہلے عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے ایام شروع ہو گئے اب بال کاٹ کر عمرے کا احرام کھول دے اور حج کا احرام باندھ کر 8 ذوالحجہ کو منیٰ روانہ ہو جائے اور حج کے تمام افعال سرانجام دے۔ پاک ہونے تک طواف زیارت نہ کرے اگرچہ ایام نحر گزر جائیں اس تاخیر پر اس پر کوئی دَم واجب نہیں نہ ہی گناہ ہے جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف زیارت کرے اور

حج کی سعی کرے۔حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے عمرے کی قضا کرے اور حج سے پہلے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے ایک دم بھی دے۔ اب اس کا حج حج افراد ہو گیا اس لئے قربانی اس پر واجب نہیں رہی۔عمرے کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے۔

اگر حج تمتع میں پہلے عمرہ نہ کر سکے:

اگر کسی خاتون کو گھر سے روانگی کے وقت ایاّم شروع ہو جائیں اور اس کا حج تمتع کا ارادہ ہو۔تو وہ بھی احرام باندھ لے جب پاک ہو جائے تو عمرہ کر لے۔اگر پاک ہونے سے پہلے حج کا وقت آ جائے تو وہ 8 ذی الحجہ کو عمرے کی نیت ختم کر کے حج کی نیّت کر کے منیٰ چلی جائے پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد اس عمرے کی قضا کرے (یعنی مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے۔)

منیٰ میں پانچ نمازیں

8 ذی الحجہ کو احرام باندھ کر مکہ مکرمہ سے منیٰ جائیں اور راستے میں تلبیہ کثرت سے پڑھیں، منیٰ میں آج ظہر سے پہلے پہنچیں جہاں پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے۔**(ترمذی:879، ابن ماجہ:3005)** یعنی 8 ذی الحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور **9** ذی الحجہ کی فجر۔ **9 ذی الحجہ** کی رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔**(مسلم:1218)** بعض اوقات معلم حجاج کرام کو **8** تاریخ کی بجائے **7** تاریخ کو ہی منیٰ لے جاتے ہیں، ایسی صورت میں **7** تاریخ کو ہی منیٰ روانہ ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں، اس صورت میں منیٰ کے قیام کے دوران نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں گی، اس میں کوئی حرج نہیں، بقیہ اوقات میں ذکر و نوافل، تسبیحات اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہیں، کوشش کیجیے کہ کچھ نمازیں مسجد خیف میں جا کر پڑھیں، یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔روایت میں ہے کہ مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نمازیں پڑھی ہیں۔

(معجم کبیر طبرانی:12283)

تکبیر تشریق پڑھنا

9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد سے لے کر **13 ذی الحجہ** عصر کی نماز تک۔ ہر نماز کے بعد یہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔ مرد بلند آواز میں پڑھیں عورتیں آہستہ آواز میں۔ (درمختار، ہدایہ) **9** ذی الحجہ سے **10** ذی الحجہ تک نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہیے پھر تلبیہ پڑھنی چاہیے تلبیہ 10 ذی الحج کو رمی کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) حج کا دوسرا دن

منیٰ سے عرفات کو روانگی

9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہو جانے کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہوں گے، راستے میں تلبیہ اور تکبیر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** اور تہلیل **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھنا مستحب ہے۔ (مسلم: 1284، 1285) عرفات پہنچتے پہنچتے دوپہر ہو جائے گی۔ وقوف عرفات جو فرض ہے اس کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ **9 ذی الحجہ** کو عرفات کے میدان میں حاضری حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اگر کوئی **9** ذی الحجہ کے زوال سے لے کر **10** ذی الحجہ کی صبح صادق تک تھوڑی دیر کے لیے بھی میدان عرفات میں حاضر نہ ہوا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: **"حج وقوف عرفہ ہے۔" (ترمذی: 889، ابوداؤد: 1949)**

وقوف کی سنتیں:

(1) غسل **(2)** دونوں خطبوں میں حاضری **(3)** دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا **(4)** روزے کے بغیر ہونا **(5)** باوضو ہونا **(6)** نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا **(7)** چھت یا ٹینٹ وغیرہ کے بغیر کھلے آسمان تلے قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور دعاؤں کا تین بار

تکرار کرنا (8) غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر روانہ ہونا۔

9 ذی الحجہ کو عرفات میں ان باتوں کا خیال رکھیے۔

(1) وقوف کی نیت سے غسل کرلیں: زوال ہونے کے بعد اگر آسانی سے ممکن ہو تو وقوف عرفہ کی نیت سے آپ غسل کرلیں، اگر غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو وضو کرلیں۔ کھانے پینے کی حاجت سے فارغ ہو جائیں۔

(2) عرفات میں ظہر اور عصر دونوں نمازیں پڑھنی ہیں: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں وادی نمرہ (جہاں آج کل مسجد نمرہ ہے) میں آرام فرمایا جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا پھر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا فرمائیں اور اس کے آگے پیچھے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔ **(مسلم: 1218)**

عرفہ میں جمع بین الصلاتین:

میدان عرفات میں جو مسجد نمرہ ہے اس کے امام صاحب **9 ذی الحجہ** کو حج کا خطبہ دیں گے اس کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے اور قصر (دو دو رکعت کر کے) پڑھائیں گے۔ ایک اذان اور دو اقامتیں (ہر نماز کے لیے اقامت) کہی جائیں گی۔ پہلے ظہر کے فرض پڑھائیں گے، اس کے فوراً بعد عصر کے فرض پڑھائیں گے، ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل نماز نہ پڑھیں۔ جو حجاج کرام مسجد نمرہ میں امام صاحب کے پیچھے نمازیں پڑھیں، ان کو یہ دونوں نماز اکٹھی ملا کر پڑھنی ہیں۔ حنفی علماء کے مطابق دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ وہ نمازیں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں پڑھی جائیں۔ لیکن چونکہ ہر شخص وہاں پہنچ نہیں سکتا اور سب حاجی وہاں سما نہیں سکتے۔ لہٰذا اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھیں اور اپنے مسافر یا مقیم ہونے کے مطابق قصر یا پوری نمازیں پڑھیں۔ صاحبین (امام ابوحنیفہ کے شاگرد) کے نزدیک تنہا یا جماعت کے ساتھ دونوں نمازوں کو اکٹھی پڑھنا درست

ہے۔ لہٰذا خیمہ میں نماز ادا کرنے والے کو اختیار ہے خواہ جمع بین الصلاتین کرے یا ہر نماز اپنے وقت پر ادا کرے۔

نمازوں کے بعد تکبیر تشریق اور تلبیہ پڑھیں باقی وقت ذکر اور دعاؤں میں گزاریں۔ **عرفہ کے دن دعا ہی خاص عبادت ہے۔**

وضاحت: ......رسول اللہ ﷺ حج کے موقع پر **4** ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔ **5، 6، 7** ذی الحجہ مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا اور **14** ذی الحجہ کو مدینہ روانہ ہو گئے۔ اس طرح آپ ﷺ کا مکہ مکرمہ میں قیام 10 دن رہا۔ اس دوران آپ ﷺ ہر جگہ قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

(3) وقوف عرفہ کا وقت: وقوف کا مطلب ہے کھڑے ہونا، ٹھہرنا، 9 ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر تک وقوف عرفہ کا وقت ہے۔ (نسائی: 3019)

وقوف عرفہ کا مسنون طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ رخ ہوئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ **(مسلم: 1218، ابوداؤد، ابن ماجہ)**

زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں جہاں چاہیں وقوف کر سکتے ہیں۔ **(مسلم: 1218)** جبل رحمت (عرفات کا مشہور پہاڑ) کے قریب وقوف کرنا مستحب ہے۔ اگر وہاں جانے میں دشواری ہو یا واپسی میں اپنا خیمہ تلاش کرنا مشکل ہو جائے تو اس سے بہتر ہے کہ اپنے خیمے میں وقوف کریں۔ افضل یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر مغرب تک وقوف کریں جتنا وقت کھڑے ہو سکتے ہیں کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جائیں اگر تکلیف کا اندیشہ نہ ہو تو کچھ دیر دھوپ میں کھڑے ہو کر دعا مانگیں توبہ استغفار کریں۔ اللہ کی حمد وثناء قرآن کی تلاوت درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ وقوف بیٹھ کر، لیٹ کر، سوتے اور جاگتے ہر طرح جائز ہے لیکن بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے (عالمگیری)

عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت انتہائی قیمتی وقت ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں۔ یہ دعاؤں کی مقبولیت کا وقت ہے لہٰذا خشوع وخضوع اور گریہ زاری کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں اور اپنے لئے اپنے عزیز واقارب اور کل مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

اگر 9 ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو تو عرفات میں ظہر پڑھیں عرفات شہر نہ ہونے کی وجہ سے یہاں جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔ حجۃ الوداع کے دن جمعہ تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔

میدانِ عرفات کی مسنون دعائیں

- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بہتر دعاء عرفہ کے دن کی دعاء ہے اور سب سے بہتر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگی ہے، وہ یہ ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (ترمذی:3585)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

- امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد عرفات میں قبلہ رخ ہوکر 100 مرتبہ یہ دعا کہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

پھر سو (100) مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

پھر سو (100) مرتبہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ.

ترجمہ: ''اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے اور ہم پر بھی رحمت فرما۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے اس نے میری تسبیح اور تہلیل کی اور میری بڑائی اور عظمت بیان کی اور میری معرفت حاصل کی اور میری شان بیان کی اور میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا، اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے حق میں میں نے اس کی سفارش قبول کی اور اگر میرا بندہ مجھ سے تمام عرفات والوں کے لیے سفارش کرے تو اس کی سفارش ان سب کے حق میں قبول کروں۔'' (ترغیب)

- رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس دعا کو عرفات میں کثرت سے پڑھو۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. (البقرۃ:201، بخاری:6389)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

ان دعاؤں کے علاوہ تلاوت قرآن مجید، تلبیہ، استغفار کلمہ توحید (چوتھا کلمہ) تیسرا کلمہ دعا اور درود شریف پڑھنے میں غروب آفتاب تک مشغول رہیں۔ (کچھ مسنون دعائیں استغفار کے کلمات اس کتاب کے آخر میں دیے گئے ہیں وہاں سے ملاحظہ فرمائیں)۔

(3) حدود عرفات کے اندر وقوف کرنا فرض ہے: عرفات کی حدود میں وقوف کرنا فرض ہے، بعض حجاج جو انفرادی طور پر حج کرتے ہیں، وہ اپنے خیمے عرفات کی حدود سے باہر لگا لیتے ہیں۔ مسجد نمرہ کے اندر کا محراب کی طرف کا آدھا ہال اور محراب کے پیچھے کا حصہ حدود عرفات سے باہر ہے۔ جسے **''بطن عرفہ''** کہا جاتا ہے۔ اگر وہاں کوئی ٹھہرے تو اس کو چاہیے کہ مغرب سے پہلے حدود عرفات کے اندر آجائے اگر کوئی عرفات کی حدود میں تھوڑی دیر کے لیے بھی نہیں آیا تو اس کا حج نہیں ہوا۔ **(ابن ماجہ:3012)**

(4) میدان عرفات سے نکلنے کا وقت: عرفات کے میدان میں غروب آفتاب تک ٹھہرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص باہر نکل گیا اور غروب آفتاب سے پہلے اندر واپس نہیں آیا تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

عرفات سے مزدلفہ روانگی

مزدلفہ منیٰ اور عرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستے پر واقع ہے جو حد حرم میں داخل ہے۔ مزدلفہ کی آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے **''مشعر الحرام''** کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ) میں اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے۔'' **(البقرۃ:198)**

غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہوں۔ راستہ میں ذکر اللہ اور تلبیہ پڑھتے رہیں۔ مغرب کی نماز عرفات میں یا راستے میں پڑھنا جائز نہیں۔ مزدلفہ پہنچ کر پڑھیں۔ نماز مغرب کو موخر کر کے عشاء کے وقت نماز عشاء کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ **(بخاری: 1669)** اگر کوئی غلطی سے راستے میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو اسے مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اندیشہ ہو کہ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے صبح صادق نہ ہو جائے تو اب راستے ہی میں نماز مغرب اور نماز عشاء پڑھ لے۔(بخاری)

مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کا طریقہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس جگہ پر آپ قیام کریں، وہاں پہلے اذان دیں، پھر تکبیر کہیں اور پہلے مغرب کے فرض جماعت سے پڑھیں پھر اقامت کہیں اور عشاء کے فرض جماعت سے پڑھیں۔(بخاری:1673،مسلم:3099) پھر مغرب کی سنتیں پڑھیں، اس کے بعد عشاء کی سنتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھیں، مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لیے جماعت شرط نہیں ہے اگر اکیلے پڑھیں تب بھی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔فرض نمازوں کے بعد پہلے تکبیر تشریق پھر تلبیہ پڑھیں۔

وقوف مزدلفہ (واجب)

وقوف مزدلفہ واجب ہے اور اس کا وقت صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے تک ہے۔ (مسلم:1218) مزدلفہ میں رات کو جاگنا اور عبادت کرنا افضل ہے۔نماز پڑھنے کے بعد اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کریں، پھر آخری شب میں بیدار ہو جائیں۔ نوافل پڑھیں، دعائیں کریں اور توبہ استغفار کریں اور درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ جب صبح صادق ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اول وقت میں اذان دیں اور جماعت سے فجر کی نماز ادا کریں۔مزدلفہ میں نماز فجر عام دنوں کی نسبت جلدی ادا کرنا مسنون ہے۔(بخاری: 1575) صبح صادق ہو جانے کے بعد وقوف مزدلفہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، موقع ہو تو پہلے غسل کریں پھر نماز پڑھ کر وقوف کریں۔

تمام میدان میں جہاں چاہے وقوف کر سکتے ہیں سوائے **''وادی محسر''** کے جو مزدلفہ سے خارج ہے یہ وہ مقام ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب آیا تھا۔لہٰذا یہاں سے دوڑ کر گزرنے کا حکم ہے۔**مشعر الحرام کے پہاڑ جبل قزح کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔** (مسلم:1218) اگر رش کی وجہ سے وہاں پہنچنا مشکل ہو تو بہتر یہی ہے جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں وقوف کریں۔

مسئلہ:...... ضعیف معذور، بیمار اور عورتیں مزدلفہ میں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد منیٰ چلی جائیں تو ان کے لیے جائز ہے۔ (بخاری: 1678، ابن ماجہ: 3026)

مزدلفہ میں قبولیت دعا کا وقت:

فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے سے پہلے تک جو وقت ملے قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ اٹھا کر تکبیر تہلیل اور توبہ استغفار کریں درود شریف اور تلبیہ پڑھیں اور دعا مانگیں۔ (مسلم: 1218) یہ قبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔

مزدلفہ سے کنکریاں چننا: مزدلفہ سے کنکریاں چننا مستحب ہے ورنہ راستے سے لیں جمرہ عقبہ کے پاس سے نہ لیں ستر (70) سے کچھ زیادہ کنکریاں چن لیں اور یہ کام رات ہی کو کر لیں صبح کو وقت نہیں ملے گا۔ یہ کنکریاں چنے کے دانے کے برابر ہوں زیادہ بڑی نہ ہوں۔ (ابن ماجہ: 3029) اگر ناپاکی کا یقین ہو تو بہتر ہے دھو لیں۔ ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے یہ کنکریاں منیٰ میں تین دن تک شیطانوں کو مارنے کے کام آئیں گی۔

10 ذی الحجہ (یوم نحر) حج کا تیسرا دن

مزدلفہ سے منیٰ روانگی

10 ذی الحجہ سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں۔ راستے میں تلبیہ کہتے رہیں۔ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔ (بخاری: 1686) سورج نکلنے کا انتظار کرنا خلافِ سنت ہے۔ (مسلم: 1218) حج کے مناسک کی وجہ سے عید الضحیٰ کی نماز حاجیوں کو معاف ہے۔ 10 ذی الحجہ کو دوبارہ منیٰ آ کر یہ چار کام ترتیب وار کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چاروں کام اسی ترتیب سے انجام دیئے۔

(1) جمرہ عقبہ پر رمی (2) قربانی (3) حلق یا قصر (4) طواف زیارت۔

حنفی مسلک میں دسویں تاریخ کو یہ تینوں کام ترتیب سے کرنے واجب ہیں۔ (1) جمرہ عقبہ

پر رمی (2) قربانی کرنا (3) سر کے بال منڈانا۔ اگر اس ترتیب کو کسی شخص نے بدل کر آگے پیچھے کر دیا تو اس پر ایک دم واجب ہو گا۔

صاحبین (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ) اور اکثر فقہاء کے یہاں یہ ترتیب مسنون ہے جس کی خلاف ورزی سے دم واجب نہیں ہوگا۔

مفرد کو رمی اور حلق وقصر میں ترتیب رکھنا ضروری ہے۔ یعنی پہلے رمی پھر حلق یا قصر۔

مسئلہ: دوسرے، تیسرے دن کی رمی۔ قربانی یا حلق قصر سے قبل کرنا ترکِ واجب نہیں۔

اگر پہلے دن قربانی نہیں ہو سکی حالت احرام ہی میں ہے کہ دوسرا دن آ گیا دوسرے دن کی رمی اپنے وقت میں ہی کرے اس سے مذکورہ ترتیب پر فرق نہیں پڑے گا۔

(1) 10 ذی الحجہ کا پہلا کام: جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی (واجب):

کنکریاں مارنے کو "رمی" کہتے ہیں۔ رمی شعائر اللہ میں سے ہے۔ **رمی کا وقت 10 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے لے کر آنے والی رات کی صبح صادق سے پہلے تک ہے۔** البتہ رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اور زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک بھی جائز ہے۔ عورتوں، بیماروں اور ضعیفوں کے علاوہ غروب آفتاب کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ پر ضحیٰ کے وقت (چاشت) کنکریاں ماری تھیں اور اس کے بعد کی تاریخوں میں سورج ڈھل جانے پر۔ (بخاری: 1746) دسویں تاریخ کو منیٰ میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آج صرف بڑے شیطان کو جسے جمرۃ کبریٰ اور جمرہ عقبہ کہتے ہیں، سات کنکریاں مارنی ہیں۔ (ابن ماجہ: 3031) گیارہویں، بارہویں، تیرہویں کو تینوں شیطانوں کو مارنی ہیں۔ یہ دراصل ستون ہیں جو نشانی کے طور پر اس جگہ بنے ہوئے ہیں، جہاں شیطان زمین میں دھنسا تھا، عوامی زبان میں ان ہی کو شیطان کہا جاتا ہے، مزدلفہ سے جو کنکریاں آپ لائے ہیں، ان میں سے سات کنکریاں مارنے کے لیے لے لیں اور احتیاطاً ایک دو کنکریاں زیادہ لے لیں، چونکہ بعض

مرتبہ کوئی کنکری ضائع ہو جاتی ہے، اس کی جگہ دوسری کنکری مارنی ہوتی ہے وہاں کی گری پڑی کنکری نہ اٹھائیں وہ مردود ہیں۔

رمی کرنے کا مسنون طریقہ:

رمی شروع کرتے وقت تلبیہ کہنا بند کر دیں: حضرت جابرؓ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا بند فرما دیا تھا۔ **(ابن ماجہ: 3040)**

جمرہ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جمرہ عقبہ سے تھوڑے فاصلے پر اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ دائیں طرف اور خانہ کعبہ بائیں طرف اور چہرہ سامنے ہو۔ جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں۔ **(مسلم: 3134)** کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں۔ **(ترمذی: 897)** اور تکبیر پڑھ کر ایک ایک کر کے ماریں۔ تکبیر یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّ سَعْيًا مَشْكُوْرًا.

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے۔ شیطان کی خواہش کو پامال کرنے اور اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے، اے اللہ! اس حج کو حج مبرور بنا دے اور گناہوں کو معاف فرما دے اور اس کوشش کو قبول فرما لے۔“

(فتح الباری، مصنف ابن ابی شیبہ)

اگر پوری تکبیر یاد نہ ہو تو صرف ”**بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ**“ یا **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر کنکریں ماریں۔ **(بخاری: 1750)** کنکریں ستون کو اس طرح ماریں کہ کنکری اس حوضی کے اندر گرنی چاہیے جو اس ستون کے اردگرد بنی ہوئی ہے، کنکری ایک ایک کر کے پھینکیں اور ہر مرتبہ تکبیر پڑھیں، اگر کسی شخص نے ساتوں کنکریاں ایک ساتھ پھینک دی تو وہ ایک کنکری شمار ہو گی، چھ کنکریاں اور مارنی ہوں گی، اگر کوئی کنکری ستون تک نہیں پہنچی بلکہ پہلے ہی گر گئی تو اس کے

بدلے دوسری کنکری ماریں، وہاں گری پڑی کنکریاں نہ اٹھائیں، اسی طرح موٹے پتھر نہ پھینکیں، جوتے نہ ماریں اور زبان سے کوئی فضول کلمہ نہ نکالیں۔ رمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریں۔ (بخاری: 1752، ابن ماجہ: 3032) یونہی قیام گاہ چلے جائیں۔ یہاں دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

کنکریاں خود مارنا واجب ہیں: کنکریاں خود مارنا واجب ہے، اگر کسی شخص نے خواہ مرد ہو یا عورت، کسی دوسرے شخص سے کنکریاں لگوائیں تو اس کی کنکری ادا نہیں ہوگی، اس کے ذمے واجب باقی رہے گا ورنہ ایک دَم دینا پڑے گا۔

ضعیف مرد اور خواتین کنکریاں رات کو بھی مار سکتے ہیں:

اگر کمزور اور ضعیف مردوں اور خواتین کو دن میں کنکریاں مارنا دشوار ہو تو وہ رات کو مغرب یا عشاء کے بعد جا کر ماریں یا درمیان شب میں ماریں، صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے مار سکتے ہیں۔ (ابوداؤد: 1942) اگر رات کو ماریں تو قربانی 11 ذی الحجہ کو کریں اور اس کے بعد بال کٹوائیں۔

کنکریاں مارنے کے لیے نائب بنانا:

قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو۔'' (سورۃ بقرہ: 96)

لہٰذا حاجی کے لیے جائز نہیں کہ وہ رمی کا عمل کسی اور کو سونپے البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا کمزور ہو کہ وہ کھڑے ہو کر نماز بھی نہ پڑھ سکے اور اپنی ضروریات کے لیے چلنا پھرنا بھی اس کے لیے دشوار ہو، یا کوئی شخص اپاہج، ہاتھ پاؤں سے معذور ہو، یا اندھا، نابینا ہو تو وہ دوسرے کو کہہ کر اپنی کنکریاں مروا سکتا ہے، لہٰذا نائب پہلے اپنی طرف سے سات (7) کنکریاں مارے پھر جس نے اسے نائب بنایا ہے اس کی طرف سے سات (7) کنکریاں مارے۔ کنکری مارنے سے پہلے اس کی طرف سے نیت کرے۔

(2) 10 ذی الحجہ کا دوسرا کام: قربانی (واجب)

دسویں تاریخ کا دوسرا کام قربانی کرنا ہے، قربانی کا وقت 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر سے 12 ذی الحجہ کی غروب آفتاب تک ہے مسنون وقت 10 ذی الحجہ کی طلوع آفتاب کے بعد ہے حج تمتع اور حج قران کرنے والے کے لیے قربانی کرنا واجب ہے۔

قربانی کے لیے بکری، بکرا، دنبہ، بھیڑ کم از کم ایک سال کا ہو یا 5 سالہ اونٹ یا 2 سالہ گائے کی قربانی دے سکتے ہیں۔ اونٹ یا گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ (مسلم: 1318) یہ حج کی قربانی یا ''دم شکر'' کہلاتی ہے، آپ اسی نیت سے یہ قربانی کریں، البتہ حج افراد کرنے والے کے لیے قربانی واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے، اگر گنجائش ہو تو قربانی کر لے ورنہ رہنے دے۔

اگر کوئی خود جانور خرید کر قربانی کرنا چاہے اسے اس کام کے لیے منیٰ کے ''ذبح خانہ'' جا کر اپنی پسند کا جانور خرید کر خود ذبح کرے یا کسی اور کو مقرر کرے (جو ایک مشقت طلب کام ہے) دم شکر کی قربانی کے گوشت کا حکم عیدالاضحیٰ کی قربانی کی طرح ہے یعنی خود بھی کھا سکتا ہے جبکہ دم جنایات (کفارے) کی قربانی کا تمام گوشت صرف محتاجوں اور فقراء میں تقسیم کرنا ہوگا۔ خود کھانا یا مالداروں کو دینا جائز نہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی پاک ﷺ تریسٹھ (63) اونٹ کی قربانی خود اپنے دست مبارک سے فرمائی جبکہ بقیہ سینتیس (37) اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی طرف سے ذبح فرمائے۔ (مسلم: 1218، 2950)

قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والے دس روزے رکھیں:

قارن اور متمتع اگر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ دس روزے رکھیں تین روزے حج کے مہینے میں یعنی یکم شوال سے 8 ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد جب چاہیں رکھ لیں۔ باقی سات روزے 13 ذی الحجہ کے بعد رکھیں خواہ مکہ میں رکھیں یا کسی اور جگہ مگر اپنے

گھر واپس آ کر رکھنا افضل ہے۔اگر عرفہ سے پہلے تین روزے نہ رکھے تو پھر قربانی ہی کرنی ہو گی۔

قربانی بذریعہ بینک:

عام طور پر حجاج کرام قربانی کی رقم حج درخواست کے ساتھ سعودی بینک یا کمپنی کے پاس جمع کرواتے ہیں جو باقاعدہ حکومت کی زیر نگرانی یہ کام انجام دیتے ہیں اور اس طرح نہ تو قربانی کا گوشت ضائع ہوتا ہے اور نہ کھال بلکہ بحفاظت غریب ممالک اور مہاجرین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے حج سے پہلے مکہ میں قربانی کا کوپن جس پر قربانی کا وقت درج ہوتا ہے حجاج کی قیام گاہ پر دے دیا جاتا ہے اگر کوئی شخص اپنے طور پر حج کی قربانی یا دم کی قربانی کرنا چاہے وہ سعودی اداروں کے مخصوص کاؤنٹر پر رقم جمع کروا کے کوپن حاصل کر لیں۔لہٰذا قربانی کا وقت جو کوپن پر درج ہے اس کے بعد حلق یا قصر کریں۔

عیدالضحیٰ کی قربانی

عیدالضحیٰ (یعنی سنت ابراہیمی والی) کی قربانی ان حاجیوں پر واجب ہے جو مکہ میں مقیم ہیں اور صاحب نصاب ہیں (جو شخص مکہ میں 15 دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرے وہ مقیم ہے۔) البتہ انہیں اختیار ہے کہ قربانی چاہے مکہ میں کریں یا اپنے وطن میں کسی کو کرنے کے لئے کہہ دیں اور جو مسافر ہیں ان پر یہ قربانی واجب نہیں۔اگر کریں تو ثواب ہے۔

(3)10 ذی الحجہ کا تیسرا کام: حلق یا قصر (واجب):

قربانی کے بعد دسویں تاریخ کا تیسرا کام حلق (سر کے بال منڈوانا) یا قصر (بال کٹانا) ہے۔(بخاری: 1792) حلق اور قصر کا وقت دس ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔اس کے بعد کریں تو دم لازم ہے۔افضل وقت دس ذی الحجہ ہے

مردوں کے لیے حلق افضل ہے یا قصر میں کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹوانا تو واجب ہے اور افضل یہ ہے کہ تمام سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوائیں، اگر سر کے بال چھوٹے ہوں اور ایک پورے سے کم ہوں تو

استرے سے صاف کرنا ضروری ہے۔خواتین پردے کا مکمل خیال رکھتے ہوئے بال کھول کر لٹکائیں اور تمام بالوں میں سے انگلی کے ایک پورے سے ذرا زیادہ خود کاٹ لیں یا اپنے محرم سے کٹوالیں۔(حلق اور قصر کا طریقہ تفصیلاً اس کتاب میں دیا گیا ہے وہاں سے ملاحظہ فرمائیں)

احرام کھول کر عام لباس پہننا:

سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد آپ سے وہ تمام پابندیاں ختم ہوگئیں جو احرام باندھتے وقت آپ پر لگی تھیں، البتہ ایک پابندی ابھی باقی ہے، وہ یہ کہ بیوی اگر ساتھ ہے تو اس سے کوئی شہوت کی بات اور شہوت کا عمل نہیں کر سکتے، جب تک طواف زیارت نہ کرلیں۔لہٰذا بال کٹوانے کے بعد آپ غسل کرلیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگانا مردوں کے لئے سنت ہے(مسلم) پھر طواف زیارت کے لیے مکہ آجائیں۔

(4)10 ذی الحجہ کا چوتھا کام: طواف زیارت/طواف افاضہ (فرض):

طواف زیارت حج کا تیسرا اور آخری بڑا رکن ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہے

ترجمہ:''پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔''(الحج:29) اس آیت سے طوافِ افاضہ مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے روز طوافِ افاضہ کیا اور پھر آپ ﷺ نے مکہ سے واپس منیٰ آکر ظہر کی نماز ادا کی۔(بخاری:1732،مسلم:1308،بیہقی)

طواف زیارت کا وقت:

اس کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق طلوع ہوجاتے ہی شروع ہوجاتا ہے، اس سے پہلے جائز نہیں۔طواف زیارت 10، 11، 12 ذی الحجہ کے تینوں دنوں میں ہوسکتا ہے۔البتہ دسویں ذی الحجہ کو ادا کرنا افضل ہے۔بغیر کسی عذر کے 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب کے بعد کرنے سے گناہ ہوگا اور دم دینا ہوگا۔یہ طواف کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتا۔

طواف زیارت کا طریقہ:

(طواف کا طریقہ وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہاں دوبارہ لکھ دیا جاتا ہے۔)

اگر طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہو تو اس طواف میں رمل کرنا ہوگا اور اگر احرام کی حالت میں ہیں یعنی احرام کی چادریں نہیں اتاریں تو اضطباع بھی کریں۔ اگر کسی نے طواف قدوم کے بعد حج کی سعی کرلی ہے تو اس طواف میں رمل اور اضطباع نہ کرے۔

باوضو طواف زیارت کے لیے آپ پہلے بیت اللہ کے حجر اسود والے کونے کے سامنے آ کر اس طرح کھڑے ہوں کہ منہ آپ کا بیت اللہ کی طرف ہو۔ یہاں کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے یہ نیت کریں کہ

"میں طواف زیارت کے سات چکر اللہ کے لیے لگاتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔"

نیت کر کے دائیں طرف کو ذرا چلیں تا کہ حجر اسود آپ کے سینے کے بالکل سامنے ہو، یہاں کھڑے ہو کر آپ پہلے حجر اسود کا استقبال (تعظیم) کریں، استقبال کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ نماز کی طرح کانوں تک اٹھائیں، تکبیر یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

پھر ہاتھوں کو چھوڑ دیں۔ اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں، آج چونکہ آپ حالت احرام میں نہیں ہیں اور خوشبو لگانے کی کوئی پابندی نہیں ہے، اس لیے اگر موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیں، ورنہ صرف ہاتھ کے اشارے سے استلام کریں، ورنہ دور سے کھڑے ہو کر اس طرح استلام کریں کہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف ایک مرتبہ اس خیال اور نیت کے ساتھ اشارہ کریں جیسے آپ حجر اسود پر ہاتھ رکھ رہے ہیں اور اشارہ کرتے وقت یہ تکبیر کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

حجر اسود کے استقبال اور استلام کے بعد پاؤں کو داہنی طرف موڑ کر اس طرح کہ حجر اسود بائیں طرف رہے پھر طواف کرنا شروع کر دیں۔ طواف کے دوران یہ دعا پڑھتے رہیں یا کوئی دوسری دعائیں پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط (ابن ماجه)

رکن یمانی اور حجر اسود کے دوران یہ دعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

طواف زیارت کے پہلے تین چکروں میں مرد رمل کریں، ، ہجوم کی وجہ سے جس قدر بآسانی ممکن ہو اس پر عمل کریں۔ خواتین آرام سے چلیں، ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کریں۔ موقعہ ہو تو بوسہ دیں یا ہاتھ لگائیں، ورنہ اشارہ سے استلام کریں، اسی طرح آج جب آپ رکن یمانی سے گزریں اور موقع ملے تو دونوں ہاتھ لگائیں یا صرف داہناں ہاتھ لگائیں، صرف بایاں ہاتھ نہ لگائیں ایسے ہی گزر جائیں، البتہ رکن یمانی کو بوسہ دینا یا اس کی طرف صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا درست نہیں بلکہ خلاف سنت ہے۔

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو اب حجر اسود پر آ کر آٹھویں مرتبہ استلام کریں۔ آپ کا طواف زیارت مکمل ہو گیا۔ **طواف کے بعد درج ذیل تین کام کریں۔**

(1) طواف کی دو رکعتیں (واجب)

مقام ابراہیم کے قریب یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ دو رکعت نفل پڑھیں، یہ واجب ہیں۔ اس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ (مسلم:1218) ان کی بجائے کوئی دوسری سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(2) ملتزم پر دعا

ملتزم سے چمٹ کر گڑ گڑا کر سینے اور رخسار لگا کر انتہائی عاجزی سے دعائیں مانگنا حج کا ایک مسنون عمل ہے۔ اگر موقع ملے تو اس سے چمٹ کر دعا کریں۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار پر چمٹے ہوئے دیکھا۔ میں نے لوگوں کو (صحابہ کرام کو) بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خانہ کعبہ کی دیوار سے چمٹے ہوئے دیکھا۔ (احمد، ابوداؤد)

(3) آب زَم زَم پینا اور دعا کرنا

آب زم زم پر آئیں اور کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر تین سانس میں زمزم کا پانی پینا سنت ہے۔ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں۔ زمزم پیتے وقت دعا کریں، زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتے ہیں۔ (بیہقی) اس لیے اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگیں اور یاد ہو تو یہ دعا بھی پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

طواف زیارت مکمل ہو گیا اور بیوی سے شہوت کی بات کرنے کی جو پابندی باقی تھی وہ بھی طواف زیارت کے بعد ختم ہو گئی۔

حج کی سعی (واجب)

طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کی جاتی ہے۔ اس میں احرام شرط نہیں یہ سعی بغیر احرام کے اپنے روزمرہ کے لباس میں کریں۔ یہ طواف زیارت کے فوراً بعد کریں طواف زیارت سے پہلے نہیں ہو سکتی متمتع کے لیے یہ سعی ضروری ہے اور اس وقت کرنا افضل ہے اگر متمتع نے 8 ذی الحج کو حج کا احرام باندھنے کے بعد ایک نفلی طواف کر کے حج کی سعی کر لی ہے تو اب نہ کرے

اگر قارن اور مفرد نے طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی کر لی ہے تو اب سعی نہ کریں۔ (حج کی سعی کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کی سعی کا ہے)

طواف زیارت کے بعد منیٰ واپسی: طواف زیارت اور حج کی سعی کرنے کے بعد آپ واپس منیٰ آجائیں، بلاضرورت مکہ مکرمہ میں نہ ٹھہریں، البتہ اگر نماز کا وقت قریب ہو تو حرم شریف میں نماز پڑھنے کے بعد منیٰ روانہ ہو جائیں، دسویں، گیارہویں اور بارھویں ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا سنت ہے۔ اگر کوئی دو دن ہی میں واپس چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (البقرۃ: 203، ترمذی: 889، ابوداؤد: 1973) ان راتوں میں ذکر الٰہی کریں اور دعائیں مانگیں۔

11 ذی الحجہ حج کا چوتھا دن

منیٰ میں قیام اور رمی:

گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو ''ایام رمی'' کہتے ہیں۔ آج تینوں جمرات کو کنکریاں مارنی ہیں، کنکریاں مارنے کا وقت آج زوال کے بعد شروع ہو کر غروب آفتاب تک ہے۔ (بخاری) غروب آفتاب کے بعد مکروہ ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے آج زوال سے پہلے کنکریاں ماریں تو وہ کنکریاں ادا نہیں ہوں گی، زوال کے بعد دوبارہ کنکریاں مارنا ضروری ہوگا۔ خواتین، بوڑھے اور کمزور حضرات رات کے وقت بھی کنکریاں مار سکتے ہیں لیکن صبح صادق سے پہلے پہلے کنکریاں مارنی ہیں، آج پہلے جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مارنی ہیں پھر جمرہ وسطیٰ کو، پھر جمرہ عقبہ کو مارنی ہیں۔

جمرہ اولیٰ (چھوٹا شیطان) کی رمی

پہلے جمرہ اولیٰ کے سامنے آکر کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں اور کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان پکڑیں، کنکری مارتے وقت یہ تکبیر کہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ رَغۡمًا لِلشَّيۡطٰنِ وَرِضًا لِلرَّحۡمٰنِ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّ سَعْيًا مَشْكُوْرًا.

یا صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لیں۔"

ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارنے کے بعد ستون سے ذرا دور ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کچھ دیر کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں، چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا بقدر سورہ فاتحہ پڑھنے کے کھڑے رہنا اور تحمید، تہلیل ،تکبیر اور درود پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مسنون ہے۔ **(ابوداؤد: 1973)**

جمرہ وسطیٰ (درمیانے شیطان) کی رمی:

جمرہ وسطیٰ کی طرف آئیں، وہاں پہنچ کر اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں، کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ہٹ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کچھ دیر کے لئے جو دل چاہے دعا کریں۔ **(ابوداؤد: 1973)**

جمرہ عقبیٰ (بڑا شیطان) کی رمی:

جمرہ عقبہ کی طرف آئیں اور اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں، لیکن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی بلکہ نکلتے چلے جائیں۔ تینوں جمروں کو ترتیب وار کنکریاں مارنا سنت ہے۔ **(ابوداؤد: 1973)** پہلے چھوٹے کو پھر درمیانے کو پھر بڑے کو اور بعض علماء اس ترتیب کو واجب کہتے ہیں۔ رات کو منیٰ میں ہی قیام کریں، تلاوت، ذکر، توبہ واستغفار کریں، دعائیں مانگیں۔ ایک روایت ہے یہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔ **(مسلم)**

12 ذی الحجہ حج کا پانچواں دن

منیٰ میں قیام، رمی (واجب):

تینوں جمرات کو زوال کے بعد غروب آفتاب سے پہلے **11** ذی الحجہ والی ترتیب سے کنکریاں مارنی ہیں، یعنی پہلے جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مار کر دعا کریں، پھر جمرہ وسطیٰ کو سات

کنکریاں مارنے کے بعد دعا کریں اور پھر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں، لیکن اس کے بعد دعا نہ کریں۔

قیام کا اختیار اور رمی:

بارہویں تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر آجائیں، جیسا کہ

قرآن پاک میں ارشاد ہے ''اور قیام (منیٰ) کے دنوں میں جو گنتی کے دن ہیں (یعنی 11، 12، 13 ذوالحجہ) اللہ کو یاد کرو اگر کوئی جلدی کرے اور دو ہی دن میں چل پڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں'' (البقرہ:203، ابوداؤد: 1949)

آج کل یہی معمول ہے کہ بارہویں تاریخ کی شام کو منیٰ سے لوگ مکہ مکرمہ آجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص بارہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ٹھہرا رہا اور صبح صادق اسے وہیں ہوگئی تو تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنا بھی اس پر واجب ہے، لہٰذا وہ شخص تیرہویں تاریخ کو بھی اسی ترتیب سے تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارے۔ البتہ تیرہویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے بھی کنکریاں مارنے کی کراہت کے ساتھ اجازت ہے، اگرچہ بہتر آج بھی زوال کے بعد ہی مارنا ہے، کنکریاں مارنے کے بعد اب آپ مکہ مکرمہ آجائیں۔ منیٰ کا کام مکمل ہوگیا۔

منیٰ سے واپسی کے بعد مکہ میں قیام

مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد ادب واحترام کے ساتھ مکہ میں قیام کریں، مسجد حرام میں جماعت سے نمازوں کا اہتمام کریں، زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں یہ افضل عبادت ہے، نفلی عمرے بھی کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت، نفل نمازیں اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، صلوٰۃ التسبیح وغیرہ پڑھیں صدقہ خیرات بھی کریں۔

طواف وداع (واجب)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ لوٹے جب تک وہ آخری مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کر لے۔ مگر حائضہ کے لیے یہ طواف معاف ہے۔'' **(بخاری: 1755، مسلم: 2922، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)**

جس دن آپ کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو، اس دن آپ ایک آخری طواف کر لیں۔ یہ آخری طواف **''طواف وداع''** کہلاتا ہے، اس کو **طواف رخصتی** اور **طواف صدر** بھی کہتے ہیں، یہ طواف صرف آفاقی پر واجب ہے سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے اسے معاف ہے۔ (بخاری: 1755) (میقاتی، حلی اور مکی پر واجب نہیں مستحب ہے) اس کے لیے نیت ضروری نہیں اگر طواف زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کر لیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ اگر طوافِ وداع کے بعد کسی وجہ سے مکہ میں دوبارہ قیام کرنا پڑے تو رخصت کے وقت دوبارہ طواف وداع کرنا مستحب ہے۔ اس طواف میں رمل اور اصطباع نہیں۔

طواف وداع کا طریقہ

لہٰذا جب مکہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو، اس دن روانہ ہونے سے پہلے آپ مسجد حرام میں آئیں اور باوضو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر اسود والا کونا آپ کے دائیں طرف رہے اور طواف وداع کی یہ نیت کریں،

''اے اللہ میں طواف وداع کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما۔''

اس کے بعد حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر حجر اسود کا استقبال اور استلام کریں اور بیت اللہ کے سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں استلام کریں، سات چکر لگانے کے بعد آٹھواں استلام کریں اور اس کے بعد تین ضمنی کام کریں۔

(1) دو رکعت ''دوگانہ طواف'' پڑھیں۔ (2) ملتزم سے چمٹ کر گریہ زاری سے دعا (3) زمزم کا پانی پی کر دعا کریں۔

حج مکمل ہو گیا

حج آپ کا مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہم سب کو حج مبرور نصیب فرمائے۔ آمین۔ بیت اللہ پر آخری نظر ڈالتے ہوئے دل میں پھر حاضری کی تمنا و آرزو لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! مجھے بار بار حاضری کی توفیق عطا فرما، اپنی حاجات کے لئے اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں کریں۔

نوٹ: اگر کسی نے مدینہ سے مکہ جانا ہو تو وہ احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو۔

عمرہ کا آسان اور مسنون طریقہ

(صرف عمرہ کرنے والوں کے لیے)

عمرہ کا بیان گزشتہ صفحات میں حج کے بیان میں آچکا ہے۔ زائرین کی سہولت کے لیے عمرہ کا طریقہ دوبارہ تحریر کیا جا رہا ہے جبکہ تفصیلاً بیان سابقہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

فرائض عمرہ: احرام باندھنا۔ طواف کرنا۔ واجباتِ عمرہ: سعی کرنا۔ حلق یا قصر کرنا۔

جو شخص عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہو اس کے راستہ میں جو میقات پڑتی ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لے خواہ کسی بھی سواری سے گزر رہا ہو۔ میقات ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ معظّمہ جانے والوں کو بغیر احرام باندھے گزرنا منع ہے۔ ہوائی جہاز کی صورت میں اگر جہاز کے اندر احرام باندھنا مشکل ہو تو اپنے گھر سے یا ایئر پورٹ سے ہی احرام باندھ سکتے ہیں۔

احرام باندھنا: احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل یا وضو کر کے اگر خوشبو میسر ہو تو بدن پر لگالیں۔ (بخاری: 1539) پھر دونوں چادروں میں سے ایک تہبند کے طور پر باندھ لے اور دوسری کو اوڑھ لے۔ عورت حسب معمول سلے ہوئے کپڑے پہنے رہے۔

احرام کے دو رکعت نفل: احرام کے دو رکعت نفل پڑھ لیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو ورنہ بغیر نفل پڑھے احرام باندھ لیں۔ نفل پڑھتے وقت اسی چادر کے پلو سے سر ڈھانپ لیں اور نفل کی پہلی رکعت میں سورہ الفاتحہ کے بعد سورہ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔

احرام عمرہ کی نیت: نفل پڑھنے کے بعد عمرہ کے احرام کی نیت باندھ لیں اور کہیں **لَبَّيْكَ عُمْرَةً** (ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں) پھر یہ **تلبیہ** پڑھیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

(بخاری: 1549، مسلم: 2814، ترمذی: 828، ابن ماجہ: 2919)

مردوں کے لیے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا مستحب ہے۔ عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔ تلبیہ ایک بار پڑھنا فرض اور تین بار پڑھنا سنت ہے۔ تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔ پھر کثرت سے تلبیہ، ذکر اور استغفار میں مشغول رہیں۔ عمرہ کی نیت اور تلبیہ پڑھنے کے بعد آپ احرام میں داخل ہو گئے۔ اب مرد کے لیے سر ڈھانکنا منع ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے خوشبو کا استعمال، ناخن کاٹنا، جسم کے کسی حصہ سے بال دور کرنا وغیرہ منع ہے۔ اس کی تفصیل اس کتاب میں دی گئی ہے۔

مسجد حرام میں داخلہ: مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنا سامان کسی ہوٹل وغیرہ میں رکھ کر مسجد حرام میں باوضو تلبیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوں جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہیں اور درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے پھر تلبیہ پڑھتے ہوئے حجر اسود کی طرف آئیں۔ مرد احرام کی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر

بائیں کندھے پر اس طرح ڈالیں کہ دایاں کندھا ننگا ہو جائے اس کو **اضطباع** کہتے ہیں۔

طواف: طواف سے پہلے تلبیہ ختم کر دیں اور طواف کی نیت کریں۔ اے اللہ! میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے طواف کی نیت کرتا ہوں/کرتی ہوں اس کو قبول فرما اور میرے لیے آسان فرما۔

نیت کے بعد حجر اسود کے استلام (چھونا) کے لیے دائیں طرف ذرا چلیں کہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے۔ یہاں کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں جیسے نماز میں اٹھاتے ہیں۔ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں۔ پھر **بسم اللہ، اللہ اکبر** پڑھ کر ہاتھوں کو چوم لیں۔ یہ حجر اسود کا **استلام** ہو گیا اب دائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف شروع کریں۔ مرد طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیز چلنا) کریں باقی چکروں میں معمول کے مطابق چلیں۔ اضطباع اور رمل صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔ طواف کے دوران ذکر اور دعا کرنا افضل ہے۔طواف کے دوران یہ دعا پڑھنا افضل ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ط

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط (ابن ماجہ: 2957)

ترجمہ: ''اللہ پاک و برتر ہے، تمام حمد و شکر اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں جو نیکی کرا سکے اور کوئی قوت نہیں جو برائی سے روک سکے۔''

رکن یمانی پر پہنچ کر رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں۔ اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو رکن یمانی کی طرف اشارہ نہ کریں۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا

عَذَابَ النَّارِ. (البقرة: 201، ابوداؤد: 1892)

ہر چکر پر حجر اسود کا استلام کریں اور اس طرح سات چکر پورے کریں اور آخری چکر پر بھی استلام کریں۔

دوگانہ طواف: طواف سے فارغ ہوکر (مرد دونوں کندھے ڈھانپ کر) دوگانہ نفل ادا کریں جو کہ واجب ہیں۔ ان دو رکعت نفل میں پہلی رکعت سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔ دوگانہ طواف سے فارغ ہوکر آب زم زم پینا مستحب ہے۔ پھر حجر اسود کا استلام کر کے صفا مروہ کی سعی کے لیے روانہ ہوجائیں۔

سعی: صفا پہاڑی کی طرف آئیں اور یہ آیت پڑھیں:

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ ... ﴾ (البقرہ: 158)

ترجمہ: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں......''

پھر سعی کی نیت کریں: ''اے اللہ! میں تیری خوشنودگی کے لیے سعی کرتا ہوں/کرتی ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما۔''

پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تین بار اللہ اکبر کہیں پھر تین بار یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

(مسلم: 2950، ابوداؤد: 1905)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔''

صفا سے اتر کر مروہ کی طرف جائیں جو دعائیں یاد ہوں پڑھیں۔ تیسرا کلمہ سبحان اللہ بحمدہ

اور چوتھا کلمہ، درود شریف، قرآن مجید پڑھتے رہیں۔ **میلین اخضرین** (دو سبز روشنیوں) کے درمیان مرد تیز دوڑیں اور عورتیں عام چال سے چلیں۔ مروہ پہنچ کر ایک چکر مکمل ہو گیا۔ مروہ پر بھی کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعائیں پڑھیں جو صفا پر پڑھیں تھیں۔ اب مروہ سے اتر کر صفا کی طرف جائیں اور صفا پر پہنچ کر پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگیں۔ یہ دوسرا چکر ہو گیا اسی طریقے سے سات چکر پورے کریں۔ ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ **(مسلم: 1218)**

● کسی عذر کی وجہ سے سعی سواری وغیرہ (wheel chair) پر کی جاسکتی ہے۔ ● اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو بغیر وضو کے سعی کی جاسکتی ہے باوضو ہو کر سعی کرنا افضل ہے۔

حلق (منڈوانا) یا قصر (بال چھوٹے کرانا): سعی مکمل کرنے کے بعد مرد اپنے سر کے بال منڈوالیں یا چھوٹے کروالیں، منڈوانا افضل ہے۔ عورتیں اپنے سر کے بال لٹکا کر تمام بالوں میں سے ایک پورے کے برابر کاٹ دیں۔

عمرہ مکمل ہو گیا اب آپ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں، خوشبو لگا سکتے ہیں۔

نفلی عمرہ اور نفلی طواف

نفلی عمرے کے لیے آپ کو حرم کی حدود سے باہر جا کر عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، اس کے لیے دو جگہیں مشہور ہیں، ایک مقام **"جعرانہ"** ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً 9 میل کے فاصلے پر ہے، وہاں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کر لیں، یا دوسری جگہ مقام **"تنعیم"** ہے، جو **"مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا"** کے نام سے مشہور ہے، ان میں سے کسی جگہ جا کر آپ احرام باندھ سکتے ہیں، پہلے احرام کی چادریں باندھیں اوڑھیں، پھر احرام عمرہ کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں، پھر احرام عمرہ کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں اور مکہ مکرمہ آ کر عمرہ کریں۔ پہلے طواف کریں۔ پھر سعی کریں پھر حلق یا قصر کریں۔

نفلی طواف کے لیے احرام کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ہر نماز کے بعد آپ طواف

کر سکتے ہیں، مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آپ کثرت سے نفلی طواف کریں۔عمروں کی کثرت کے مقابلے میں طواف کی کثرت زیادہ افضل ہے، نفلی طواف کے بعد دوگانہ نفل پڑھیں جو واجب ہیں۔آب زَم زَم پئیں اور ملتزم پر بھی دعا کریں۔

دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا:

آدمی جتنی بار عمرہ کر کے سر پر استرا پھروالے، چاہے سر پر بال ہوں یا نہ ہوں اس طرح احرام سے نکل جائے گا۔

اگر آپ کسی زندہ یا مردہ کی طرف سے عمرہ یا طواف کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے عمرہ یا طواف کرلیں نیت یوں کریں۔

’’اے اللہ میں اپنے والد یا شوہر کی طرف سے یہ عمرہ یا طواف کی نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں ان کی طرف سے اسے قبول فرما اور میرے لیے آسان فرمادے۔‘‘

خود عمرہ یا طواف کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے شخص کو یا کئی لوگوں کو پہنچا سکتے ہیں۔

متفرق مسائل اوران کا حل

احرام کے مسائل:

● اگر کوئی 8 ذی الحجہ سے پہلے منیٰ میں موجود ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو وہ منیٰ سے حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے کیونکہ منیٰ حدود حرم میں ہے۔

(درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

● اگر کوئی **مفرد** مکہ نہیں گیا بالا بالا عرفات چلا گیا وہاں وقوف کیا طواف قدوم اس سے ساقط ہوگیا اس کے ترک پر کوئی کفارہ نہیں۔مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

● اگر کوئی **قارن** مکہ نہیں گیا اور عرفات چلا گیا تو وقوف کی وجہ سے اس کا عمرہ جاتا رہا لہٰذا اس پر قربانی ’’دم شکر‘‘ بھی اس سے ساقط ہوگیا کیونکہ جب اس نے عمرے کو چھوڑ دیا تو یہ مثل مفرد

کے ہے اور مفرد پر قربانی نہیں۔عمرہ چھوڑنے کی وجہ سے ایک دم اس پر لازم ہوگا اور عمرے کی قضا کرنی بھی لازم ہے۔

- ایک احرام سے ایک سے زیادہ عمرے نہیں ہو سکتے۔عمرہ کرنے کے بعد جب تک حلق یا قصر کے ذریعے احرام نہیں کھولا جائے گا دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔

مجبوری کی وجہ سے احرام نہ باندھنا:

بعض ملازمین (بحری جہاز، ہوائی جہاز وغیرہ) حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے یا حج کی اجازت ملے گی یا نہیں معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھ سکے مگر بعد میں اجازت ملنے کی صورت میں جدہ سے احرام باندھا تو دم لازم نہیں ہوگا۔

احرام کی مشروط نیت کرنا:

اگر کسی بیماری یا کسی دشواری یا قانونی پیچیدگی کی بنا پر حرم تک پہنچنا مشکل نظر آرہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حج یا عمرے کی نیت کرتے وقت یہ الفاظ بھی کہے: ”اے اللہ میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے۔“ **(بخاری: 5089)**

اس مشروط نیت کا یہ فائدہ ہوگا کہ رکاوٹ پیش آنے کی صورت میں احرام کھولنا پڑا تو فدیہ نہیں دینا پڑے گا۔اگر حج اور عمرہ نفلی ہوں تب بھی قضا دینی نہیں ہوگی۔

- فرض حج ادا کرنے کے بعد فقراء اور مساکین پر مال خرچ کرنا نفلی حج سے افضل اور بہتر ہے۔ خاص طور پر جہاں فقراء کو ضرورت زیادہ ہو۔ (درمختار)

- مقام ابراہیم کو بوسہ دینا چھونا یا استلام کرنا منع ہے۔ (غنیّۃ المناسک)

حرم شریف، منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ میں نماز کے مسائل:

کوئی شخص مکہ مکرمہ میں اس وقت مقیم تصور کیا جائے گا جب 7 ذی الحجہ تک اس کے کم از کم پندرہ دن ہوں گے تو ایسے افراد مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں تمام نمازیں پوری پڑھیں۔اگر کوئی شخص دو مقامات پر 15 روز ٹھہرنے کی نیت کرے تو اگر وہ دونوں مقام مستقل

جدا جدا ہوں تو وہ مقیم نہیں ہو گا مثلاً اگر کوئی شخص چودہ دن مکہ میں پانچ دن منیٰ اور عرفات میں۔ تو اس صورت میں وہ مسافر ہی رہے گا اور سب جگہ نماز قصر ہی پڑھے گا۔ مسافر مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔

نماز میں عورت کا مرد کے برابر کھڑے ہونا:

نماز ایک ہی امام کے پیچھے باجماعت خواہ حرمین شریفین میں ہو یا کہیں بھی عورت کو مردوں سے الگ کھڑے ہونا شرعاً ضروری ہے۔ ورنہ مرد کی نماز نہیں ہوگی اور عورت کی بھی مکروہ ہوگی اور مرد خواہ اس عورت کا باپ بیٹا یا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر درمیان میں ایک مرد کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ چھوڑ کر یا درمیان میں کوئی پردہ حائل ہو، کھڑی ہو تو ان صورتوں میں نماز درست ہے۔ (عالمگیری)

عورتوں کے لیے حج سے متعلق احکام

عورت بھی حج کے تمام افعال مرد کی طرح ادا کرے مگر چند امور عورت کے ساتھ خاص ہیں وہ یہ ہیں۔ عورت تلبیہ آہستہ پڑھے۔ اضطباع اور رمل نہ کرے مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو خانہ کعبہ سے دور رہ کر طواف کرے بلکہ استلام بھی اشارے سے کرے۔ صفا مروہ کی سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان مردوں کی طرح نہ دوڑے۔

مجبوراً حیض (ماہواری) کے ایام میں عمرہ کرنا:

ماہواری کے ایام میں احرام باندھنا جائز ہے۔ لہٰذا اگر کسی عورت کے احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے اور احرام کے دو رکعت نفل نہ پڑھے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر پاک ہونے کا انتظار کرے جب پاک ہو جائے تب عمرہ کرے۔ اگر واپسی سے پہلے پہلے پاک ہو کر عمرہ کرنے کی صورت نہ ہو (یعنی ویزہ بڑھانے وغیرہ) تو مجبوراً اس حالت میں عمرہ کر لے اگر عمرہ کرنے کے بعد پاک ہو کر دوبارہ عمرہ کرنے کا وقت مل

جائے تو دوبارہ عمرہ کرنا لازم ہوگا اور اگر دوبارہ عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس صورت میں حرم کی حدود میں ایک دَم دینا (بکرا یا بکری ذبح کرنا) لازم ہوگا۔

دورانِ طواف حیض (ماہواری) آجائے:

اگر دورانِ طوافِ حیض آجائے تو ایسی عورت کو چاہیے کہ مطاف سے باہر نکل جائے اور پاک ہونے کے بعد طواف مکمل کرکے یا ازسرِ نو طواف کرے۔ اگر طواف کے چار چکر کرچکی ہے اور تین چکر باقی ہیں تو ان تین چکر کے چھوٹ جانے کی وجہ سے ایک بکرے کی قربانی واجب ہوگی اگر مکہ میں رکنا ممکن نہ ہو۔

اگر کسی کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض یا نفاس جاری ہوجائے تو وہ اسی حال میں سعی کرنا اور اپنے بال ترشوا کر عمرہ مکمل کرنا اور احرام سے نکلنا جائز ہے۔

بیمار اور حائضہ عورت کے لیے طواف وداع کا حکم ساقط ہوجانا:

اگر کسی خاتون کے معذوری کے ایام (حیض) شروع ہوجائیں تو طواف وداع اس خاتون سے معاف ہوجاتا ہے۔ اس کے لیے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں، اس طرح اگر کوئی شخص بیمار ہوگیا اور طواف وداع کی طاقت نہیں ہے تو اس سے بھی یہ طواف ساقط ہوجاتا ہے۔

حائضہ عورت کے لیے طواف زیارت کا حکم:

طواف زیارت جو فرض ہے، وہ کسی شخص سے کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو حیض شروع ہوجائے اور اس نے اب تک طواف زیارت نہ کیا ہو تو طواف زیارت کے لیے اس کو وہاں ٹھہرنا ضروری ہے، جب فارغ ہوجائے تو فوراً غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن کر طواف زیارت کرے، پھر صفا مروہ کی سعی کرے، سعی طواف کے تابع ہے لہٰذا طواف سے پہلے سعی کرنا درست نہیں۔ طواف کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے تو حالت حیض ہی میں سعی کرسکتی ہے کیونکہ سعی کے لیے طہارت (پاکیزگی) شرط نہیں۔ اور صفا مروہ کا حصہ مسجد کے حکم میں نہیں۔

اگرحیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا مشکل ہو مثلاً ویزا بڑھانا ممکن نہیں ہے یا محرم ساتھ نہیں رہ سکتا تو ان صورتوں میں ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت کرلے اور حدود حرم میں ایک اونٹ یا گائے بطورِ دَم ذبح کرے اور اس کا گوشت غریبوں کو دے دے۔ اگر طواف زیارت حالت جنابت میں کرلیا تو بھی یہی حکم ہے۔ اگر دم جنابت دینے سے پہلے پاکی کی حالت میں طواف زیارت دوبارہ کرلینے کا موقع مل گیا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔

(نخبۃ المناسک، فتاویٰ شامی)

طواف زیارت سے متعلق مسائل:

اگرکوئی مرد یا عورت "طواف زیارت" کیے بغیر وطن واپس آ گیا تو جب تک وہ واپس جا کر طواف زیارت نہیں کر لے گا، اس وقت تک میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات حرام رہیں گے۔ اس لیے طواف زیارت کو کسی حال میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر واپسی کی تاریخ آجائے تو درخواست کر کے اپنی تاریخ آگے بڑھوالیں اور اپنا عذر بیان کردیں لیکن طواف زیارت کے بغیر ہرگز واپس نہ آئیں۔

حج کی سعی سے متعلق مسائل:

(1) پہلی صورت حج (وقوف عرفہ) سے پہلے سعی کرنا: آفاقی حج افراد والے نے حج کا احرام باندھا ہوتا ہے اور قران والے نے عمرے کے ساتھ ساتھ حج کا احرام بھی باندھا ہوتا ہے ان دونوں قسم کے افراد نے طواف قدوم بھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا طواف قدوم کے بعد کسی بھی دن حج کی سعی کرسکتے ہیں البتہ مسنون ہے کہ طواف کے بعد بلاضرورت سعی میں تاخیر نہ کی جائے

(2) واضح رہے کہ حج قران والے نے دو طواف کرنے ہوتے ہیں ایک طواف عمرہ کا اور دوسرا طواف قدوم اس طرح سعی بھی دو کرنی ہوتی ہیں ایک عمرے کی اور ایک حج کی اگر اس نے پہلے دونوں طواف ایک ساتھ کرلیے پھر دونوں سعی ایک ساتھ کی تو مناسک کی ادائیگی تو ہوجائے گی البتہ ترتیب کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے سنت ترک ہوگی۔

(3) حج تمتع والا مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے پھر جب حج کا احرام باندھے گا تو ایک نفلی طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کرسکتا ہے۔

دوسری صورت یعنی حج کے بعد (وقوف عرفہ) کے بعد سعی کرنا:

(1) حج کی سعی وقوف عرفہ کے بعد کرنا مسنون ہے یعنی رمی، قربانی، حلق یا قصر کے بعد احرام کھول کر طواف زیارت کے بعد کرے۔

(2) اگر کوئی 10 ذی الحجہ کو حلق سے پہلے سعی کرنا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں احرام کی حالت میں طواف زیارت رمل اور اضطباع کے ساتھ کرے اس کے بعد سعی کرے۔

(3) حج تمتع اور حج افراد کرنے والے کے لیے وقوف عرفہ کے بعد اور طواف زیارت کے بعد سعی کرنا افضل ہے حج افراد کرنے والا آفاقی ہو یا غیر آفاقی (اہل حل یا اہل حرم) دونوں کے لیے یہی حکم ہے۔

(4) اگر کسی نے وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے پہلے سعی کر لی تو سعی ادا نہیں ہوئی سعی درست ہونے کے لیے شرط ہے وہ کسی معتبر طواف (یعنی ایسا طواف جس کے بعد سعی ہو سکتی ہے) یا طواف کے اکثر چکروں کے بعد واقع ہو لہٰذا اگر طواف کے تین چکروں کے بعد سعی کی تو سعی ادا نہیں ہوگی۔

دعا کی قبولیت کے خاص مقامات:

مکہ معظّمہ میں یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے لیکن درج ذیل مقامات خاص ہیں

(1) طواف کرتے وقت (2) حجر اسود پر (3) رکن یمانی (4) ملتزم (5) بیت اللہ کے اندر (6) میزاب رحمت (7) زم زم کے پاس (8) مقام ابراہیم (9) سعی کے وقت (10) صفا مروہ پر (11) عرفات میں (12) مزدلفہ میں (13) منیٰ میں (14) مشعر الحرام (15) جمرات کے پاس سوائے جمرہ عقبہ کے (16) خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے پر۔

نابالغ رنا سمجھ اور سمجھ دار بچوں کا حج

نابالغ بچے بھی حج اور عمرہ ادا کر سکتے ہیں جن کا ثواب ان کے والدین کو ملے گا۔ (مسلم)

نابالغ بچوں کی طرف سے ان کا ولی یا سرپرست یا والدین نیت کریں انہیں احرام پہنا دیں اور افعال کی ادائیگی کے لئے اپنے ساتھ ساتھ رکھیں ان کا نفلی حج ہوگا اس کا ثواب بچوں اور ان کے والدین یا سرپرست کو بھی ملے گا اگر ان بچوں سے کوئی ممنوع فعل کا ارتکاب ہو جائے یا ان کا ولی ان کی طرف سے کوئی رکن ادا نہ کر سکے تو بچے پر یا اس کے ولی پر کوئی جزا یا کفارہ نہیں۔

سمجھ دار لڑکے اور لڑکیاں مرد اور عورت کی طرح احرام باندھیں تمام ارکان خود ہی ادا کریں اگر کوئی واجب یا فرض ادا نہ کر سکیں تو ان پر کوئی جزا یا کفارہ نہیں۔ آخر میں جس طرح بڑے احرام کھولیں وہ بھی کھولیں۔

نوٹ: بہتر یہی ہے کہ حتی الامکان بچوں کو حج میں ساتھ نہ لایا جائے بچوں کا یہ حج نفل حج ہوگا بالغ ہو کر صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں ان کو اپنا فرض حج خود ادا کرنا ہوگا۔

حج بدل

حج بدل سے مراد ہے کہ اپنے بدلے اپنے مصارف (خرچ) پر دوسرے شخص سے حج کروانا۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد بہت ہی بوڑھے ہو چکے ہیں، نہ وہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کی سکت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔“

(بخاری: 1852، ابوداؤد: 1810، ترمذی: 930، نسائی: 2622)

ان احادیث سے معلوم ہوا جو شخص خود اپنا فرض حج ادا نہیں کر سکتا وہ دوسرے کو بھیج کر اپنا فریضہ ادا کر سکتا ہے (نماز اور روزے میں نیابت نہیں یعنی کوئی دوسرے کی طرف سے

ادا نہیں کرسکتا یہ بدنی عبادتیں ہیں جبکہ حج بدنی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے اس میں نیابت جائز ہے)

حج بدل صحیح ہونے کی شرائط:

حج بدل صحیح ہونے کے لیے فقہاء نے کچھ شرائط لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں

1: جس پر حج فرض ہوا اور اس نے زمانہ حج (شوال، ذیقعد، ذوالحج کے پہلے دس دن) پایا مگر حج نہیں کیا پھر کوئی ایسا عذر پیش آ گیا جس کی وجہ سے حج کرنے کی قدرت نہیں رہی مثلاً ایسا بیمار ہوگیا کہ شفا کی امید نہیں رہی یا نابینا یا اپاہج ہوگیا یا بڑھاپے کی وجہ سے ایسا کمزور ہوگیا کہ خود سفر کرنے پر قدرت نہیں رہی تو اس کے ذمے فرض ہے کہ اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو بھیج کر حج کرائے یا وصیت کردے کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرے مال سے حج بدل کروایا جائے۔

2: اگر عورت کے پاس بقدر ضرورت حج کے لیے مال موجود ہے مگر ساتھ جانے کے لیے محرم نہیں ملتا یا اگر ملتا ہے تو وہ اپنا خرچ برداشت نہیں کرسکتا۔ عورت کے پاس اتنا مال نہیں کہ اپنے خرچ کے علاوہ محرم کا خرچ بھی خود برداشت کرسکے تو موت سے پہلے وصیت کردے کہ میرے مال سے حج بدل کرایا جائے یہ وصیت تہائی مال میں نافذ ہوگی۔

3: اگر کسی نے اپنے آپ کو معذور و مجبور جان کر حج بدل کرادیا اس کے بعد خود حج کرنے پر قادر ہوگیا تو خود حج کرنا فرض ہوگیا اور جو حج بدل کروایا ہے وہ نفل حج ہو جائے گا۔

4: حج بدل کرانے والا خود کسی سے حج کے لیے کہے اگر کوئی شخص از خود دوسرے شخص کی طرف سے اس کے کہے بغیر حج کرے تو فرض ساقط نہیں ہوگا۔ مرتے وقت وصیت کرنا بھی کہنے کے حکم میں ہے۔ البتہ کسی کا وارث اگر اس کی وصیت کے بغیر بھی اس کی طرف سے حج بدل کردے یا کسی سے کرادے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

5: حج بدل کرانے والا ہی حج کے سارے مصارف خود برداشت کرے۔

6: حج بدل کرنے والا مسلمان ہو، عاقل ہو چاہے نابالغ ہی ہو مگر بلوغت کے قریب ہو، اگر کسی ناسمجھ سے حج بدل کرایا تو فرض ادا نہیں ہوگا۔ (ردمختار)

7: حج بدل کرنے والا احرام باندھتے وقت اس شخص کی طرف سے حج کی نیت اس طرح کرے ''اے اللہ میں فلاح شخص (اس کا نام لے) کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما''

8: اگر کوئی شخص کسی زندہ (معذور) یا کسی میت کی طرف سے محض ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حج کرانا چاہتا ہے تو اس کے وطن سے کروانا ضروری نہیں۔ مکہ سے بھی کروانا جائز ہے اگر حج کروانے والا صاحب استطاعت ہو میقات سے کروانا افضل ہے۔

9: حج بدل کرنے والا ایک ہی شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھے۔ اگر اس نے حج بدل کرانے والے کی طرف سے بھی احرام باندھا اور ساتھ ہی اپنے فرض حج کا احرام باندھ لیا یا پھر دو افراد کی طرف سے حج بدل کا احرام باندھ لیا تو ان کی طرف سے فرض ادا نہیں ہوگا۔

10: وہی شخص حج کرے جس سے حج بدل کروانے والے نے کہا ہے ہاں اگر یہ اجازت دی ہے کہ وہ دوسرے سے بھی حج بدل کرواسکتا ہے تو پھر دوسرے کے ذریعے بھی حج بدل ہوسکتا ہے۔

11: حج بدل کرنے والا اس شخص کی منشا کے مطابق حج کرے جو حج بدل کرا رہا ہے مثلاً حج کرانے والے نے حج قران کا کہا ہے تو حج قران اگر حج تمتع کا کہا ہے تو حج تمتع کرے۔

12: حج بدل اجرت و معاوضہ لے کر کرنا جائز نہیں۔ جتنا روپیہ حج کے مصارف میں خرچ کیا ہے وہی دیا جائے۔

13: بہتر ہے حج بدل کے لیے ایسے شخص کو بھیجا جائے جس نے فرض حج کیا ہوا ہو۔

14: حج بدل کرانے والے کے مقام سے سفر حج شروع کیا جائے اور اسی میقات سے حج کا

احرام باندھا جائے۔

15: فقہاء نے فرمایا ہے کہ اولاد والدین کی طرف سے اگر بلا وصیت بھی حج کرے تو اللہ سے امید ہے کہ اس سے ان کا فرض حج ادا ہو جائے گا۔(ابن ماجہ: 2904)

16: حج بدل کی جب سب شرائط پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض بھی ادا ہو جائے گا اور حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا۔ (ردمختار، درالمختار)

17: دوسرے کا حج فرض ادا کرنے کے لیے حج بدل کرنا اپنا نفلی حج ادا کرنے سے افضل ہے۔(غنیّۃ المناسک)

18: عورت کا حج بدل مرد کرسکتا ہے اس طرح مرد کا حج بدل عورت کرسکتی ہے۔ البتہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج بدل کا سفر نہ کرے۔

حج کی وصیت کرنا:

جس شخص پر حج فرض ہوگیا اور ادا نہیں کیا اور موت آنے لگے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے مال سے حج کرانے کی وصیت کرے۔ اگر وصیت کیے بغیر مر گیا تو گناہ گار ہوگا۔ لیکن اگر حج فرض کے لیے روانہ ہو گیا اور راستے میں موت آ گئی تو وصیت کرنا واجب نہیں۔

وصیت تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے۔ اگر میّت پر قرض ہے تو قرض کی ادائیگی کے بعد جو مال بچے اس کے **1/3** میں حج بدل کی وصیت اور دیگر وصیتیں نافذ ہوں گی۔ اگر بالغ وارث اپنی خوشی سے تہائی مال سے زیادہ دے دیں تو بھی جائز ہے۔

اگر تہائی مال میں حج بدل کی گنجائش نہ ہو اور بالغ ورثا اپنی طرف سے مزید مال دینے کو راضی نہ ہوں تو جس جگہ سے تہائی مال سے حج کیا جا سکتا ہے وہاں سے کسی کو حج بدل کے لیے بھیجا جائے۔ حج بدل کرنے والے کو حج افراد کرنا چاہیے کیونکہ اس میں قربانی نہیں ہے۔

حج فوت ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا وقوف عرفہ فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہیے عمرہ کر کے احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کرے۔ (دارقطنی)

جس شخص کا حج فوت ہو جائے تو اس پر حج کے باقی افعال ساقط ہو جائیں گے اسے چاہیے کہ عمرہ کر کے احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے اگر مفرد یا متمتع ہے تو ایک عمرہ کرے اور اگر قارن ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ (1) اگر عمرہ کر چکا تھا یعنی ایک طواف اور ایک سعی تو اب اسے ایک طواف اور ایک سعی کر کے حلق یا قصر کرنا ہو گا۔ (2) اگر عمرہ نہیں کیا تھا تو وہ پہلے عمرے کا ایک طواف اور سعی کرے گا پھر ایک اور طواف اور سعی کر کے حلق یا قصر کرے گا اور آئندہ سال اسے حج کی قضا کرنی ہو گی البتہ کوئی دم یا کفارہ ایسی صورت میں لازم نہیں نہ ہی حج کی قربانی اس پر ہے اور نہ ہی طواف وداع۔ (شرح لباب المناسک)

حج وعمرہ فاسد ہو جانا

﴿فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ﴾ (البقرۃ: 197)

ترجمہ: ''لہٰذا جو شخص (حج کے) ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو اسے جان لینا چاہیے کہ حج میں کوئی شہوانی فعل، کوئی بدکاری اور کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔''

وقوف عرفہ سے پہلے اگر کسی نے احرام کی حالت میں جماع کیا قصداً یا بھول کر حج فاسد ہو جائے گا اگر میاں بیوی دونوں احرام میں تھے تو دونوں پر ایک ایک دم (بکری ذبح کرنا) واجب ہو گا۔ مگر پھر بھی افعال حج پورے کرنا ہوں گے اور احرام کی ممنوعات سے بچنا ہو گا ورنہ کفارہ دینا ہو گا۔ اس فاسد حج کی قضا فی الفور واجب ہے یعنی آئندہ سال میں اس کی قضا کرے اور اس سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔ حج اگرچہ نفل ہی ہو تب بھی قضا کرنی پڑے گی۔ ہر

عبادت اگرچہ وہ نفل ہی ہو شروع کر لینے کے بعد اسے مکمل کرنا واجب ہے۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا: حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا۔ (ابوداؤد، ترمذی: 889، نسائی: 3019، ابن ماجہ)

عمرہ میں طواف کے چار شوط سے پہلے جماع مفسد ہے بعد چار شوط کے نہیں عمرہ فاسد ہو جائے تو اس کو بھی پورا کریں اور ایک دم دیں اور اس کی قضا کریں۔

احصار (حج سے رُک جانا)

احصار کے لغوی معنی ہیں روکنا، منع کرنا، باز رکھنا۔ اصطلاح فقہ میں احصار یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر وہ حج یا عمرہ کرنے سے روک دیا جائے ایسے شخص کو "محصر" کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "اگر حج اور عمرہ سے تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے کرو اور اپنے سر نہ منڈواؤ اور جب تک قربانی اپنی جگہ (حرم) میں نہ پہنچ جائے۔" (البقرۃ: 196)

محصر پر واجب ہے وہ اس احصار کے بدلے حسب مقدور قربانی دے اس کو "دَمِ احصار" کہتے ہیں اس کے بعد وہ احرام ختم کر سکتا ہے۔

احصار کی چند صورتیں: احرام باندھنے کے بعد روکے جانے کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(1) راہ کا پُر امن نہ ہونا۔ (2) مرض لاحق ہو جانا (3) احرام باندھنے کے بعد عورت کے ہمراہ کوئی محرم نہ رہے بیمار ہو جائے یا وفات پا جائے۔ (4) سفر حج کا خرچ نہ رہے کم پڑ جائے یا چوری ہو جائے۔ (5) عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر احرام باندھا ہو اور احرام باندھ لینے کے بعد شوہر منع کر دے۔ ان تمام صورتوں میں احرام باندھنے والا محصر ہو جائے گا۔

احصار کے مسائل: • احصار کی صورت میں محصر حسب حیثیت اونٹ، گائے، بکری جو بھی میسر ہو خرید کر حرم بھیج دے یا قیمت بھیج دے کہ اس کی طرف سے قربانی کر دی جائے۔

• احصار کی قربانی واجب ہے جب تک قربانی نہ ہو جائے محصر احرام ختم نہ کرے۔

• عمرے یا حج اِفراد سے روکا گیا ہو تو ایک قربانی اور قران یا تمتع سے روکا گیا ہو تو دو قربانیاں بھیجے۔

احکام جنایات (جرائم اور اُن کے کفارے)

''جنایت'' سے مراد ایسا کام کرنا ہے جو حرم میں ہونے کی وجہ سے یا احرام باندھ لینے کی وجہ سے حرام ہو کر گناہ کے زمرہ میں شامل ہو جائے، جنایت کی جمع جنایات ہیں۔ جنایات کی دو قسم ہیں: **(الف) جنایات احرام (ب) جنایات حرم**

جنایت کے ارتکاب کی وجہ سے شریعت نے جو کفارے اور جزا مقرر کی ہیں وہ یہ ہیں۔

(1) بدنہ: بدنہ سے مراد پورے گائے یا اونٹ ذبح کر کے صدقہ کرنا ہے۔

(2) دم: سے مراد جانور ذبح کرنا ہے جو پوری بکری یا بھیڑ (جو ایک سال کی) ہو یا اونٹ، گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ ہے۔ (ان جانوروں کے بھی وہی احکام وشرائط ہیں جو قربانی کے جانوروں کے لئے ہیں۔)

(3) صدقہ: اس سے مراد صدقہ فطر یعنی ایک صاع جو یا کشمش یا نصف صاع گندم یا ان کی قیمت دی جائے۔ (نصف صاع تقریباً پونے 2 کلو بعض فقہا کے مطابق ڈھائی کلو کے برابر ہوتا ہے)۔ کچھ صدقہ دینے کا حکم ہو تو وہاں مٹھی بھر گندم دینا یا قیمت دینا مراد ہے۔

(4) قیمت: بحالت احرام یا حدود حرم میں خشکی کے جنگلی جانوروں کے شکار وغیرہ کرنے سے اس جانور کی قیمت دینا واجب ہے۔

جنایات سے متعلق ہدایات:

☆ جنایت قصداً کرے یا بھول کر، سوتے میں کرے یا جاگتے میں کرے، خوشی سے کرے یا کسی کی زبردستی سے، وغیرہ سب صورتوں میں جزاء واجب ہوتی ہے۔ جنایت قصداً کرنا سخت گناہ ہے اگر جنایت ہوجائے تو توبہ بھی کریں اور جزا بھی دیں۔

☆ بدنہ یا دم واجب ہوتو اسے حدودِ حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور جو صدقہ واجب ہے اس کی ادائیگی کے لیے حدودِ حرم شرط نہیں، دوسری جگہ بھی فقراء کو دیا جاسکتا ہے۔

☆ دم جنایت کا تمام گوشت غریبوں اور فقراء میں تقسیم کیا جائے۔

☆ احرام کی جنایت میں قارن پر دو کفارے واجب ہوں گے کیونکہ اس کے دو احرام ہیں ایک حج کا دوسرا عمرے کا۔ احرام کی جنایتوں پر دو کفارے اور بلا احرام میقات سے گزرنے پر ایک کفارہ ہے اس کے علاوہ حج اور عمرے کی باقی جنایتوں میں قارن پر ایک کفارہ ہوگا۔

جنایات احرام

وہ جنایات جن میں بدنہ (یعنی اونٹ یا گائے کی قربانی) واجب ہے:

صرف دو صورتوں میں سالم اونٹ یا سالم گائے کی قربانی واجب ہے۔

1: طواف زیارت اگر کوئی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں کرلے تو حدودِ حرم میں گائے یا اونٹ کی قربانی واجب ہوگئی۔ اگر 12 ذی الحجہ سے پہلے طہارت کے ساتھ دوبارہ طواف کرلینے سے کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

2: وقوف عرفات کے بعد حلق یا قصر اور طواف زیارت سے پہلے اگر مباشرت (جماع، ہمبستری) کرلی تو اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہے۔

اگر 12 ذی الحجہ گزر جانے کے بعد اعادہ کرلے تو تاخیر کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔

طواف زیارت میں جنابت اور حیض ونفاس کا فرق:

جنابت عام طور پر امر اختیاری ہے اس سے پا کی حاصل کرنا انسان کے اختیار میں ہے۔ اس لیے حالت جنابت میں طواف کرنے کے بعد اگر پاک ہوکر ایام نحر کے اندر اعادہ نہیں کرتا بلکہ ایام نحر گزر جانے کے بعد اعادہ کرتا ہے تو جرمانے میں تاخیر کی وجہ سے دم (بکری یا بھیڑ کی قربانی) لازم ہوجائے گا۔ اس کے برعکس حیض و نفاس قدرتی عذر ہے اس سے پاک ہونا عورت کے اختیار میں نہیں اس لیے شریعت نے طواف زیارت کو عورت کے لیے ایام نحر گزر جانے تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس تاخیر پر کوئی جرمانہ نہیں۔ ہاں البتہ اگر پاک ہوجانے کے بعد طواف زیارت کرنے میں تاخیر کی جائے تو دم لازم ہوجائے گا۔

وہ جنایات جن میں دم (یعنی بکری یا بھیڑ کی قربانی) واجب ہے:

طواف کے واجبات میں سے کوئی بھی ترک کر دیا جائے تو ایک دَم واجب ہے۔

ممنوعات احرام سے بچنا بھی طواف کے واجبات میں سے ہے۔ ان میں سے بعض ممنوعات جن کا تعلق وجوبِ دَم سے ہے۔ ان کے مسائل پیش خدمت ہیں:

1: اگر زیادہ خوشبو کا استعمال کیا تو ایک دَم واجب ہے اور اگر تھوڑی خوشبو استعمال کی لیکن جسم کے کسی بڑے عضو پر مثلاً سر، ہاتھ، پیر وغیرہ پر ملی تب بھی دَم واجب ہے۔

2: اگر ایک ہی مجلس میں پورے بدن پر خوشبو لگائی تو ایک ہی دَم واجب ہے اور اگر مختلف مجلسوں میں پورے بدن پر لگائی تو ہر مرتبہ کے عوض دَم واجب ہوگا۔

3: خوشبو لگانے کے بعد قربانی تو کر لی لیکن خوشبو زائل نہیں کی تو پھر دم دینا ہوگا۔

4: خوشبو دار لباس پہنا اور دن بھر پہنے رہا تو ایک دَم واجب ہوگا۔

احرام کی حالت میں خوشبو چھونا یا سونگھنا یا خوشبو دار میوہ وغیرہ کو سونگھنا مکروہ ہے۔ کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں۔ پکی ہوئی چیزیں پلاؤ بریانی جن میں زعفران الائچی وغیرہ ڈالی جاتی ہے ان کا کھانا جائز ہے۔

5: **رقیق مہندی** سر، داڑھی یا ہاتھ پیر میں لگائی تو ایک دَم واجب ہوگا۔

6: **سلے ہوئے کپڑے** پہننے میں دَم واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک دن یا ایک رات پہنے رہے، اس سے کم وقت پہننے سے دَم واجب نہ ہوگا بلکہ صرف صدقہ واجب ہوگا، اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ سلے ہوئے کپڑے کو رواج کے مطابق پہنے اگر کوئی اپنا کرتہ یا شیروانی یونہی کندھے پر ڈال لے اور ہاتھ آستینوں میں نہ ڈالے تو کوئی جنایت نہیں ہے۔

ناپاکی کی حالت میں طواف:

7: اگر **طواف قدوم وطواف وداع یا طواف عمرہ یا طواف نفل** ناپاک حالت میں کیا تو دم واجب ہے۔ اگر کامل طہارت کے ساتھ ان کا اعادہ (دوبارہ) کرلیا تو کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

بے وضو طواف:

8: **طواف زیارت، طواف عمرہ** بے وضو کرنے سے دَم واجب ہے اگر وضو کر کے طواف دوبارہ کرلیا تو کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

اگر طواف زیارت کے چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹ جائے اور بقیہ تین کو اسی حالت میں بغیر وضو کے پورا کرے تو ہر چکر کے عوض ایک صدقہ فطر واجب ہوجائے گا اور اگر ان چکروں کا اعادہ کرے گا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

طواف کے چکروں میں کمی کرنا:

9: **طوافِ زیارت** کے زیادہ سے زیادہ تین شوط ترک کردینے سے دَم واجب ہے اور اگر تین شوط سے زیادہ ترک کردیے تو پھر دَم سے اس کی تلافی نہ ہوگی بلکہ دوبارہ طواف زیارت کرنا ہوگا۔

10: **واجباتِ حج** میں سے کوئی واجب ترک کردیا جائے تو دَم واجب ہے۔

11: مفرد: **حلق یا تقصیر یا طوافِ زیارت** دسویں ذی الحجہ کے بعد کرے تو دَم واجب ہوگا۔

12: قارن: **قربانی** سے پہلے یا **رمی** سے پہلے **حلق** کرالے تو ایک دَم واجب ہوگا۔

بلا احرام میقات سے آگے بڑھ جانا:

13: اگر کوئی آفاقی (میقات کے باہر سے) میقات سے بغیر احرام باندھے آگے مکہ مکرمہ کی طرف جائے گا تو گنہگار ہوگا اور میقات پر واپس آکر احرام باندھنا واجب ہوگا اور اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات سے آگے ہی احرام باندھ لیا تو ایک دَم دینا واجب ہوگا اور اگر کسی بھی میقات پر واپس آکر احرام باندھا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔

14: **بلا عذر غروب آفتاب سے قبل عرفات سے نکل آنا:** اگر کوئی محرم حاجی 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے نکل گیا تو دَم واجب ہوگا۔ البتہ غروب آفتاب سے پہلے عرفات میں آگیا ہو تو دَم ساقط ہوجائے گا۔

15: اگر بغیر عذر کے مزدلفہ کا وقوف جو 10 ذی الحجہ کی صبح کو ہونا ہے چھوڑ دیا تو دَم واجب ہوگا اگر عذر کی وجہ سے چھوڑا تو دَم واجب نہیں ہوگا۔

وہ جنایات جن میں صرف صدقہ واجب ہے:

1: **خوشبو کا استعمال:** اس مقدار میں کیا جائے جس سے دَم واجب نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں صدقہ واجب ہوگا، مثلاً ایک عضو سے کم میں خوشبو لگائی یا لباس میں ایک بالشت مربع سے کم جگہ میں لگائی یا زیادہ لگائی لیکن لباس کو پورے ایک دن یا پوری ایک رات استعمال نہیں کیا۔

2: **سلا ہوا لباس:** ایک دن یا ایک رات سے کم پہنا یا اتنے ہی وقت کے لیے سر ڈھانک لیا تو ایک صدقہ واجب ہوگا اور اگر معمولی سے وقت کے لیے سر ڈھانکا یا سلا ہوا کپڑا پہنا مثلاً ایک گھنٹے سے بھی کم تو ایک مٹھی آٹا دینا کافی ہے۔

3: **عورت کے چہرے کو کپڑا لگنا:** اگر کپڑا لگتے ہی فوراً ہٹا لیا تو کچھ لازم نہیں اگر کچھ دیر کے لیے لگا رہا البتہ ایک گھنٹے سے کم وقت لگا رہا تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ

کرنا واجب ہے۔عورت نے ایک دن رات پورا چہرہ یا چوتھائی **چہرہ ڈھانکا** تو ایک دم واجب ہے اگر چوتھائی حصے سے کم ڈھانکا یا ایک دن یا رات سے کم ڈھانکا تو صدقہ واجب ہے۔

4: **طوافِ قدوم یا طوافِ وداع یا اور کوئی نفلی طواف:** بے وضو کرنے سے ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ واجب ہوگا۔اگر وضو کر کے طواف لوٹا لیا تو کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

5: **طوافِ قدوم یا طوافِ وداع** کے تین یا تین سے کم شوط (چکر) ترک کر دیے تو ہر شوط کے عوض ایک صدقہ واجب ہوگا۔

6: **سعی:** بلا عذر **سعی** کے تین یا اس سے کم چکر چل کر نہ کیے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ لازم ہوگا۔اگر پیدل اعادہ (دوبارہ) کرلیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

7: **رمی:** ایک دن میں جس قدر **رمی** واجب ہیں ان میں سے آدھی سے کم ترک کر دے مثلاً 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی سات رمی واجب ہیں، ان میں سے کوئی شخص تین رمی ترک کردے تو ہر کنکری کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔

8: **اگر احرام کھولنے کا وقت نہیں آیا** تو کسی دوسرے شخص کے سر یا گردن کے بال بنا دیے، چاہے یہ دوسرا شخص محرم ہو یا غیر محرم صدقہ واجب ہوگا۔

9: **ناخن کاٹنا:** پانچ ناخن کٹوائے یا پانچ سے زیادہ لیکن کسی ایک ہاتھ پیر کے نہیں بلکہ متفرق طور سے کٹوائے تو ایک صدقہ واجب ہوگا۔

جنایات حرم

جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے خواہ وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو، مثلاً:

حرم کی خودرُو گھاس، درخت، پودے وغیرہ کا کاٹنا یا اکھاڑنا **''جنایت''** ہے۔اگر کسی کی ملکیت نہ ہوں تو ان کی قیمت راہ خدا میں خرچ کر دی جائے۔اگر کسی کی ملکیت ہوں تو دگنی

قیمت ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی صدقہ بھی دینا ہے اور مالک کو قیمت بھی ادا کرنی ہے۔ البتہ اذخر (ایک قسم کی خوشبودار گھاس) کو کاٹنے یا اکھاڑنے کی اجازت ہے۔ حرم کے شکار کا قتل بھی **''جنایت''** ہے۔ قتل کرنے والے کو اس کا تاوان دینا ہوگا۔ حرم کے پرندے کے انڈے توڑنا، بھون کر کھانا **''جنایت''** ہیں۔ ٹڈیاں اور جوئیں مارنا بھی **''جنایت''** ہے۔ جوئیں یا ٹڈی تین سے زیادہ ماریں یا کسی کو مارنے کا حکم دیں تو ایک صدقہ فطر واجب ہوگا۔ اور تین یا تین سے کم ماریں تو جو چاہے صدقہ دیں۔ پالتو جانور کے مارنے کی جزا واجب نہیں ہوتی مثلاً کوئی شخص اپنی پالتو بکری، گائے، اونٹ، مرغی مار دے تو اس پر جزا واجب نہیں۔ صرف وحشی جانوروں کا شکار کرنے پر جزا واجب ہوتی ہے۔ جن جانوروں کا گوشت حلال نہیں وہ چاہے کتنے ہی بڑے ہوں ان کی جزا ایک بکری ہے۔ حرم کے درخت سے مسواک بنانا جائز نہیں۔ حرم سے باہر حلق یا قصر کرانا بھی جنایت ہے۔ ایسا کرنے سے ایک دم واجب ہوگا۔

دَم اور صدقہ ادا کرنے کے اصول:

1: حج کے واجبات میں سے کوئی واجب اگر کسی عذر (مثلاً بخار، زخم، سر میں درد وغیرہ) کے بغیر ترک کیا جائے تو قربانی واجب ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے تو نہ دَم واجب ہے اور نہ صدقہ۔ عذر کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت رہے۔

2: احرام کی حالت میں جو کام ممنوع ہیں ان کو کر لینے سے بعض صورتوں میں دَم واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ۔ (جیسا کہ جنایات کی اقسام سے واضح ہے) دَم واجب ہونے کی صورت میں یہ بھی اختیار ہے کہ دَم کی بجائے چھ مسکینوں کو صدقہ دے دے (یعنی ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ الفطر کی مقدار دے دے) یا اس کی قیمت دے دی جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ جب اور جہاں چاہے صرف تین روزے رکھ لے۔

صدقہ واجب ہونے کی صورت میں اختیار ہے کہ صدقے کے بجائے ایک روزہ رکھ لے۔

حرم میں عورتوں کا نماز جنازہ میں شریک ہونا: حرمین شریفین میں تقریباً ہر نماز کے بعد امام

صاحب نماز جنازہ کا اعلان کرتے ہیں یہاں خواتین کا نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے۔ حرم شریف میں نماز جنازہ پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ نماز جنازہ کا طریقہ سیکھ لینا چاہیے اگر بالفرض نہ آتا ہو تو امام کے ساتھ صرف تکبیرات کہہ دینے سے نماز ادا ہو جائے گی۔

مکہ مکرمہ کے خاص مقامات:

(1) مولد النبی: یہ وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی یہاں اب سعودی حکومت نے لائبریری قائم کردی ہے۔

(2) جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قدیمی قبرستان ہے۔ اس میں بہت جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے شمار تابعین دفن ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس قبرستان میں مدفون ہیں۔ یہ قبرستان مسجد جن کے قریب ہے۔

(3) مسجد جن: اس وقت یہ ایک میدان تھا جہاں جنوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن سنا۔ (سورہ جن: 1) اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بعد میں یہاں مسجد تعمیر کردی گئی ہے۔

(4) غار حرا: یہ جبل نور پر واقع ہے۔ اس غار میں رسول اللہ ﷺ عبادت کرتے تھے اور آپ ﷺ پر پہلی وحی اسی غار میں نازل ہوئی تھی۔

(5) جبل ثور: مکہ مکرمہ سے 10 کلومیٹر دور وہ پہاڑ ہے جس کی غار میں مدینہ منورہ ہجرت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن اور تین رات قیام فرمایا تھا۔

مدینہ منورہ کی حاضری

مکہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ تقریباً 440 کلومیٹر ہے۔ مکہ معظّمہ کی طرح مدینہ منورہ بھی حرمت اور برکت والا شہر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عیر اور ثور (دو پہاڑ) کے درمیان مدینہ (حرمت والا شہر) ہے۔'' (بخاری:1870، مسلم:1370)

اہل مدینہ کے ساتھ جو کوئی مکر وفریب کرے گا وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسا کہ پانی

میں نمک پگھل جاتا ہے۔ (بخاری: 1877)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مدینہ کے راستوں پر فرشتے متعین ہیں لہٰذا نہ اس میں طاعون پھوٹ سکتا ہے اور نہ دجال داخل ہوسکتا ہے۔‘‘

(بخاری: 7134)

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔ اگرچہ مدینہ منورہ کا سفر حج کی عبادت میں شامل نہیں مگر مدینہ منورہ کی زیارت ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ لہٰذا جب مدینہ منورہ کا سفر کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت کریں۔ مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں اور درود کثرت سے پڑھیں۔

مسجد نبوی کی فضیلت:

مسجد نبوی کی تعمیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھوں سے فرمائی اور برسوں اس میں نمازیں پڑھائی ہیں۔

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(بخاری:1190، مسلم:1394)

- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔‘‘ (ابن ماجہ: 1413)

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی (میری وفات کے بعد) گویا اس نے میری زندگی میں

میری زیارت کی۔‘‘ **(مشکوۃ،طبرانی،شعب الایمان:4154)**

مسجد نبوی اور روضہ اقدس کی زیارت:

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد اپنا سامان قیام گاہ پر رکھ کر غسل کرلیں ورنہ وضو کرلیں، صاف ستھرا لباس پہن لیں، خوشبو لگائیں، نہایت ادب و احترام سے درود پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں قدم رکھیں اور مسجد میں داخل ہوکر یہ دعا پڑھ لیں اور مستحب ہے کہ اعتکاف کی بھی نیت کرلیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. ط **(ترمذی: 314)**

تحیۃ المسجد کے دو رکعت نفل پڑھیں۔ **(بخاری: 444)** پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔ اگر جماعت کھڑی ہوتو بغیر تحیۃ المسجد پڑھے جماعت میں شامل ہوجائیں۔

ریاض الجنۃ:

’’**ریاض الجنۃ**‘‘ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ’’میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔‘‘ **(بخاری: 1196 ومسلم)**

روضہ مبارک اور ممبر کا درمیانی حصہ ریاض الجنۃ ہے۔ یہاں دو رکعت شکرانے کے نفل پڑھیں اور دعا کریں۔

روضہ اقدس:

ریاض الجنۃ کے ساتھ ’’**روضہ اقدس**‘‘ ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ روضہ اقدس کے چاروں طرف جالیاں ہیں۔ جالیوں میں تین سوراخ ہیں جو اس مقدس روضہ مبارک میں تین قبور مبارک کی نشاندہی کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر فاروقؓ کی قبر مبارک۔ صدیق اکبرؓ کا سر مبارک حضور ﷺ کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر مبارک حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ کے برابر ہے۔

صلوۃ وسلام کا طریقہ:

روضہ مبارک پر حاضری کے لیے خشوع وخضوع ادب واحترام کے ساتھ روضہ اقدس کی طرف چلیں اور جالیوں کے سامنے پہلے بڑے سوراخ والی جگہ پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ اس سوراخ کے آگے چند قدم کے فاصلہ سے کھڑے ہو جائیں اور نظریں جھکا لیں۔ درود اور سلام درمیانی آواز سے اس طرح پیش کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَحْبُوْبَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ پر درود سلام ہو اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ پر درود سلام ہو اے اللہ کے حبیب آپؐ پر درود سلام اے اللہ کے محبوب آپؐ پر درود سلام ہو اے سب مخلوق میں افضل آپؐ پر درود سلام ہو اے خاتم النّبیین آپؐ پر درود سلام ہو اے نبی آپؐ پر درود سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔

اس کے علاوہ کوئی بھی درود پڑھیں بہتر ہے نماز والا درود (درود ابراہیمی) پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (بخاری: 6357)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (بخاری: 6360)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (مسند احمد: 1714)

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یوں سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ سردار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَنَا عُمَرَ الْفَارُوْقُ رضی اللہ عنہ ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

ریاض الجنۃ کے ستون:

عربی میں ستون کو "اسطوانہ" کہا جاتا ہے۔ ریاض الجنۃ میں بعض ستون بہت مشہور ہیں اور فضیلت کے اعتبار سے بڑے اہم ہیں۔ ان ستونوں کے قریب نوافل پڑھنا بڑی برکت کا

ذریعہ ہے۔ستونوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(1) اسطوانۂ حنّانہ: اس ستون کی جگہ کھجور کا ایک تنا تھا۔آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔آپ ﷺ کے لیے جب منبر تیار ہوا تو فراق اور جدائی میں یہ تنا آہ وبکا کرنے لگا۔ حضور ﷺ نے اس پر دست شفقت رکھا تو اس نے رونا بند کردیا۔(بخاری: 3584)

(2) اسطوانۂ عائشہؓ: حضور ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کردوں تو (وہاں اتنا ہجوم ہوجائے کہ) وہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعے پڑنے لگیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی۔ جب دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(3) اسطوانہ ابی لبابہ رضی اللہ عنہ: ایک صحابی حضرت ابی لبابہؓ جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔انھوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھے رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کردیا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں نوافل ادا فرمایا کرتے تھے اور لوگوں کو قرآن سناتے تھے۔

(4) اسطوانہ سریر: اس جگہ نبی ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں بستر بچھا دیا جاتا اور پردہ لٹکا دیا جاتا۔

(5) اسطوانہ وفود: آپ ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے یہاں ملاقات فرماتے تھے۔

(6) اسطوانہ تہجد: آپ ﷺ یہاں تہجد کی نماز ادا کرتے تھے۔ یہ ستون روضہ مبارک کی جالیوں کے اندر آ گیا ہے۔

(7) اسطوانہ جبریل علیہ السلام: یہاں جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی۔ یہ ستون بھی روضہ مبارک کے اندر آ گیا ہے۔

(8) چبوترہ اصحابِ صفہؓ: یہ زمین سے تقریباً دو فٹ اونچا چبوترا بنا ہوا ہے اس کی لمبائی 40 فٹ اور چوڑائی بھی 40 فٹ ہے۔ یہاں نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن اور حدیث کی تعلیم

کے علاوہ دیگر علوم وفنون سے بھی آراستہ کرتے تھے۔ اگر موقع ملے تو ان جگہ پر نوافل پڑھیں، تلاوت کریں، دعائیں مانگیں۔

گنبد خضرا: روضہ اقدس کے بالائی حصہ پر گنبد بنا ہوا ہے۔ یہ گنبد **1282 ہجری** کے بعد تعمیر کیا گیا پہلے اس کا رنگ سفید تھا بعد میں سبز کروایا گیا تب سے اس کا نام **''گنبد خضرا''** (سبز) ہی پڑ گیا۔

مدینہ منورہ کے مقاماتِ فضیلت کی زیارت

مسجد قبا کی فضیلت:

یہ وہ تاریخی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: ''بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن جس کی بنیاد تقویٰ (پرہیز گاری) پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں نماز کے لیے کھڑے ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں پاک رہنے کو اور اللہ پسند کرتا ہے پاک رہنے والوں کو۔'' **(سورہ التوبہ: 108)**

مسجد قبا میں نماز کا ثواب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مسجد قبا میں دو رکعت نماز (نفل) ادا کی تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔'' **(ترمذی: 324، ابن ماجہ: 1411)**

رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ کو مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ آپ ﷺ مسجد قبا کبھی سواری پر اور کبھی پیدل تشریف لے جاتے۔ **(بخاری: 1193، مسلم: 3395)** مدینہ میں قیام کے دوران میں مسجد قباء کی زیارت کے لیے جانا چاہیے اور نفل پڑھنے چاہئیں۔

جنت البقیع کی حاضری:

مسجد نبوی کے قریب ہی مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان ''**جنت البقیع**'' ہے جہاں بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین آرام فرما ہیں۔ جن میں آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں

سوائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، اہل بیت اور چچا، پھوپھیاں اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ جنت البقیع کی زیارت سنت ہے وہاں جا کر یوں دعا کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ.

(مسلم:975،نسائی:2040،ابن ماجہ:1546)

ترجمہ: اے بستی کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں! تم پر سلام ہو۔ ان شاء اللہ ہم بھی ضرور تم سے ملنے والے ہیں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف رخ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ **(ترمذی:1053،ابوداؤد)**

ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبروں میں رہنے والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی مغفرت فرمائے آپ پہلے چلے گئے اور بے شک ان شاء اللہ ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

شہدائے اُحد کی زیارت:

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران احد پہاڑ کی طرف بھی جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' **(بخاری:4084)**

یہاں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ ان شہداء کی قبریں ایک احاطہ میں موجود ہیں وہاں جا کر انہیں بھی ایصال ثواب یعنی جنت البقیع میں زیارت قبور کی

دعائیں دی گئی ہیں یہاں بھی پڑھیں۔سورہ فاتحہ اورقرآن کی کچھ سورتیں پڑھ کران شہداء کی ارواح کوثواب پہنچائیں۔

قرآنی اور مسنون دعائیں

توبہ واستغفار کی دعا: رسول اللہ ﷺ سجدے میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔(الاعراف:23)

برے لوگوں سے محفوظ رہنے کی دعا:

﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ﴾ (الاعراف:47)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! نہ کرتو ہمیں ظلم پیشہ لوگوں کے ساتھ۔''

غلبہ حق کی دعا:

﴿ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴾ (الاعراف:89)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! فیصلہ فرمادے ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ اورتو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔''

ایمان پر ثابت قدمی کی دعا:

﴿ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ ﴾ (الاعراف:126)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! انڈیل دے ہم پر صبر اور وفات دے ہمیں اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں۔''

عرش الٰہی کو تھامنے والے فرشتوں کی اہل ایمان کے حق میں دعا:

﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

وَ قِهِمُ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز پر محیط ہے، پس تو ان لوگوں کو معاف کردے جنہوں نے توبہ کی، اور تیری راہ کی پیروی کی، اور تو انہیں جہنم کے عذاب سے نجات دے۔ اے ہمارے رب! اور تو انہیں ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل کردے جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، اور اُن لوگوں کو بھی تو اُن جنتوں میں داخل کردے جو ان کے ماں باپ، بیویوں اور اولاد میں سے نیک ہوں، تو بے شک زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے۔'' **(المؤمن: 7-8)**

مصائب اور مشکلات سے نکلنے کی دعا:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ ﴾ **(النمل: 62)**

ترجمہ: ''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کرکے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین میں نائب بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔''

اہلِ خانہ و اولاد کی طرف سے سکون کے لیے خصوصی دعا:

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ ﴾ **(الفرقان: 74)**

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! مرحمت فرما ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیزگاروں کے لیے پیشوا۔''

سفر کی دعائیں

گھر سے نکلتے وقت کی دعا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو

پڑھے تو اس کو (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا اور ان کلمات کو سن کر شیطان مردود وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے وہ محفوظ رہتا ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ **(ابوداود:5095،ترمذی:3426)**

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا: رسول ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت اسلام علیکم کہتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

ترجمہ: اے اللہ گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ **(ابوداود:5096)**

جب سوار ہونے لگے: جب سواری پر سوار ہونے لگیں تو پائیدان پر قدم رکھیں تو **بِسْمِ اللّٰهِ** کہیں اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھیں تو پھر **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہیں پھر یہ آیت پڑھیں

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. (سورة الزخرف: 13، 14)

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔''

اس کے بعد تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہے، اور پھر یہ دعا پڑھے:

سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: اے خدا تو پاک ہے بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، کیونکہ تو ہی گناہ بخشتا ہے۔ (ابوداؤد:2602، ترمذی:3446)

اترتے چڑھتے تکبیر و تسبیح: جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہیں اور جب نشیب ہو تو **سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنا چاہیے۔ (بخاری: 2994، نسائی، ابوداؤد)

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’جو اس دعا کو پڑھے گا وہ غرق ہونے سے بچا رہے گا‘‘

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

ترجمہ: اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور کافروں نے اللہ کو نہ پہچانا جیسے کہ اُسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور اُس عقیدے سے برتر ہے جو مشرک شرکیہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ **(سورۃ ہود آیت 41 اور سورۃ الزمر آیت 67) (طبرانی، ابن السنی)**

سفر میں خوشحالی کی دعا: آپ ﷺ نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ سفر میں جاؤ تو اپنے سب رفقا سے زیادہ خوشحالی ہو اور بامراد ہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ سفر میں ان پانچ سورتوں کو پڑھو۔ **سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق** اور **سورۃ الناس**۔ ہر سورۃ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور سورۃ الناس کے ختم پر بھی بسم اللہ پڑھی جائے اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ایسا کیا تو میں بہت مال دار ہو گیا۔ **(مسند ابی یعلی: 7419)**

منزل پر اترنے کے بعد پڑھنے والی دعا: رسول پاک ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ کسی منزل پر اتریں تو یہ دعا پڑھ لیں وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔'' (مسلم:6878، ترمذی:3437)

سفر سے واپسی کی دعا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو پھر ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین مرتبہ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لائق تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم لوٹ کر آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے والے (اور) اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلی ذات نے تمام لشکروں کو شکست دی۔ (بخاری:6385، 2995)

رسول اللہ ﷺ سفر سے واپسی پر پہلے مسجد تشریف لے جا کر دو رکعت نفل ادا کرتے۔ (مسلم:716)

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعا:

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت درود پڑھ کر یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ** (ترجمہ: یاالٰہی! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) (مسلم:1652) مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور درود پڑھ کر یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.** ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔'' (مسلم:1652، ابوداؤد:465)

جنت میں لے جانے والی دعا (سیدالاستغفار): حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ سید الاستغفار پڑھے اور پھر اسی دن

شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور رات کو یہ استغفار پڑھے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری 6306، 6323، ابوداود: 5070)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں۔

دین و دنیا کے غم دور کرنے کی دعا: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " جو شخص صبح و شام سات بار **سورۃ توبہ کی یہ آخری آیت** پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر و غم دور کر دیتا ہے۔" (سنن ابوداود: 5081)

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: میرے لیے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

رنج و غم دور کرنے کی دعا: حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

أَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (بخاری: 6369)

ترجمہ: "اے اللہ! بلاشبہ میں رنج و غم، نکمّے پن اور سستی، بزدلی اور کنجوسی، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

اللہ کی پناہ طلب کرنے کی جامع دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ۔ (نسائی: 5538)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔‘‘

برے اخلاق، اعمال اور خواہشات سے حفاظت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ. (ترمذی: 3591)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے۔

بُرے ہمسائے کے شر سے پناہ کی دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بُرے ہمسائے سے اللہ کی پناہ چاہتے رہو اور یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ. (نسائی: 5504)

ترجمہ: میں سکونت کے گھر میں برے ہمسائے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس لیے کہ جنگل کا ہمسایہ تو بدل جاتا ہے (لیکن بستی کا ہمسایہ اپنی جگہ جمارہتا ہے)۔

گھر سے باہر حفاظت کے لیے دعا: رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ يُجْھَلَ عَلَیَّ. (ابن ماجہ: 3884)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا پھسل جاؤں یا (کسی کے ساتھ) ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا (کسی کے ساتھ) جہالت کے کام کروں یا میرے ساتھ کوئی جہالت و نادانی سے پیش آئے۔

جامع دعا: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ دعائیں تو بہت سی ہیں مگر میں کوئی دعا یاد نہ رکھ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب دعاؤں سے جامع دعا یہ دعا ہے، کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰہِ. ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے ہر اس چیز کی بھلائی مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی اور ہر اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی اور اے اللہ! تو ہی ہے جس سے مدد مانگی جاسکتی ہے اور تیرے ہی ذمہ حق پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور عبادت کی قوت حاصل نہیں ہوسکتی۔ **(ترمذی: 3521)**

درود شریف کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ **(مسلم:912)**

1- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ. **(بخاری: 6358)**

ترجمہ: اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں۔ جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت بھیج محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر۔

2- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. **(احمد : 17200)**

3- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. **(بخاری: 6360)**

4- اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. **(مسند احمد: 1714)**

5- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ . **(نسائی: 1293)**

1
حجر اسود

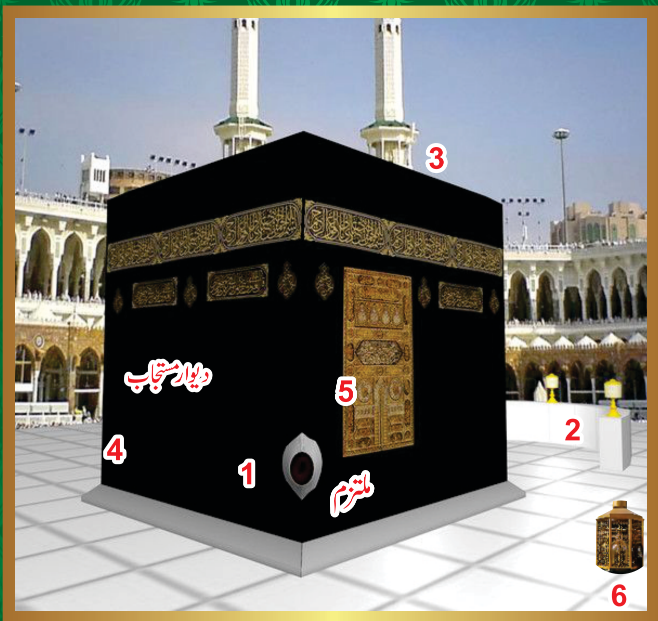


2
حطیم



3
میزاب رحمت







رکن یمانی
4



باب کعبہ
5



مقام ابراہیم
6